تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عز الدین رحمہ اللہ

جس مین ابتداے خلقت اور انبیاء اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاے راشدین

و بنی امیہ و بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ

تک کا ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہے کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد ہفتم

جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات ابتدائی سنہ ۵ھ سے روز وفات تک کے درج ہین

اور جس کا

مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب متوطن رام پور و مترجم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

زبان اردو سے سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صاحب چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۹ھ

حق طبع محفوظ ہے - - - - - قیمت فی جلد تین روپیے

عروج الاسلام

اُردو ترجمہ التاریخ الکامل للعلامہ ابن الاثیر الجزری

اسکی تقریباً پچاس جلدین ہونگی - اور پوری کتاب کی قیمت سو روپیہ ہے - اور اگر کوئی جدید موانع پیش نہ آگئے تو سنہ ۱۳۲۲ ہجری کے اختتام سے پہلے یہ ختم ہو جائینگے - لیکن ابھی اسکی حرف ذیل کی جلدین طبع ہوئی ہین - اور وہ ہمارے پاس سے مل سکتی ہین جو صاحب چاہین بذریعہ پوسٹ کارڈ قیمت بھیجکر یا بذریعہ قیمت طلب پارسل طلب فرماسکتے ہین محصول وغیرہ ذمہ خریدار ہے

جلد اوّل مین آفرینش عالم و آدم سے حضرت موسی علیہ السلام کے پیشتر تک کے انبیا اور اونکے معاصر عرب و عجم کی قوموں اور بادشاہون کا حال مندرج ہے - ۲۵۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ

جلد دوم مین حضرت موسی علیہ السلام سے لیکر اکثر انبیا اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات تک کا اور نیز شاہان ایران - توران مین مصر بابل مین یونان اور اقوام عرب کا درج ہے ۲۶۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ

جلد سوم مین حضرت عیسیٰ سے بعد کے بزرگان دین اور بقیہ بادشاہان روم و فارس اور اقوام عرب کے عراق مین آباد ہونے اور حیرہ کی سلطنت کا اور نیز امراے عرب اور قوم قریش کی قوت کا اور نیز ولادت باسعادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال قلمبند کیا گیا ہے - ۲۹۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ - **جلد چہارم** مین اہل عرب کی اون لڑائیوں کا بیان کیا گیا ہے جو اونکے درمیان ایام جاہلیت مین ہوئی ہین - اور جس سے عرب کی قدیمی حالت دکھائی دیتی ہے - اسمین عربی کے کثرت سے اشعار مع ترجمہ لکھے گئے ہین ۲۷۱ صفحہ قیمت فی جلد عہ **جلد پنجم** مین بھی ایام عرب کی لڑائیان اور اونکے اشعار مع ترجمہ ہین - اور ایک شجرہ انساب بھی دیا گیا ہے جس سے عرب کے قبائل کو انساب معلوم ہوتے ہین - یہ جلد جب مین تیار ہو جائیگی **جلد ششم** مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آبا و اجداد کرام کا اور بعثت نبوت اور اشاعت اسلام کا اور نیز سنہ ۵ ہجری تک کے غزوات سید انام کا حال تحریر کیا گیا ہے - ۲۷۶ صفحہ قیمت فی جلد عہ **جلد ہفتم** مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقیہ غزوات کا بیان وفات سید کائنات تک مندرج ہے قیمت فی جلد عہ **جلد ہشتم** مین حضرت ابوبکر الصدیق کی خلافت بابرکت اور مرتدین عرب کے قلع و قمع اور ابتدائی فتوحات اسلامیہ کا ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری یعنی روز وفات حضرت ابوبکر تک بیان ہے صفحہ قیمت فی جلد دو روپیہ

المشتہر عبد الغفور خان رامپوری بلدہ محی الدین بادشاہ حیدر آباد دکن

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد ہفتم

فقرہ	مضمون	صفحہ
	سنہ ۵ ہجری	
۱	رسول اللہ کا بی بی زینب سے زید کے طلاق دینے کے بعد نکاح کرنا	۲۱
۲	غزوہ دومۃ الجندل اور عیینہ سے مصالحت اور سعد کی ماں کا انتقال	۲۳
	غزوۃ الخندق جسے غزوۃ الاحزاب بھی کہتے ہیں	
۳	بنی النضیر کا قریش اور غطفان کو رسول اللہ پر چڑہا کر لانا	۲۴
۴	رسول اللہ کا سلمان فارسی کے اشارہ سے مدینہ کے گرد خندق کھودنا اور سلطنت فارس و روم اور یمن کی فتح کی بشارت اور منافقین کے نفاق کا ذکر ..	″
۵	قریش وغیرہ کا اور مسلمانوں کا مورچہ باندہکر مقابلہ پر پڑنا	۳۰
۶	حیی کا کعب بن اسد کو بہکا کر رسول اللہ کے برخلاف کھڑا کرنا ..	۳۱

فقرہ	مضمون	صفحہ
۷	رسول اللہ کا غطفان کو مدینہ کی پیداوار دیکر لوٹانے کا ارادہ اور سعد بن معاذ کا اوس سے منع کرنا	۳۲
۸	قریش کے سوارون کا حملہ اور مسلمانون کا اونکو ہٹانا	۳۳
۹	سعد بن معاذ کی ایک تیر سے رگ ہفت اندام کٹ جانا -	۳۴
۱۰	صفیہ کا یہودی کو قتل کرنا اور حسان کی نامردی	"
۱۱	نعیم بن مسعود کا مسلمان ہوکر بنی قریظہ قریش اور غطفان مین پھوٹ ڈالنا	۳۵
۱۲	بنی قریظہ کا قریش اور غطفان سے رہن طلب کرنا اور اونمین نااتفاقی اور آندہی سے اونکی پریشانی -	۳۶
۱۳	قریش اور غطفان کی واپسی اور حذیفہ کا اونکی خبر لانا .. - .. -	۳۷
	غزوہ بنی قریظہ	
۱۴	رسول اللہ کا بنی قریظہ پر حصار	۳۸
۱۵	بنی قریظہ کا ابولبابہ سے مشورہ لینا اور اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کرنا .. .. .. -	۳۹
۱۶	بنی قریظہ کی نسبت سعد کو حکم بنانا اور اوسکا اون کی نسبت قتل کا فتوی دینا	۴۰
۱۷	بنی قریظہ کا قتل اور مال غنیمت کی تقسیم	۴۱
۱۸	ریحانہ کا انتخاب اور سعد بن معاذ کی موت	۴۲
	سنہ ۶ ہجری	
	غزوہ بنی لحیان	
۱۹	رسول اللہ کا بنی لحیان پر جانا اور عسفان مین پہونچکر مکہ والون کو دہمکی دینا	۴۳
	غزوہ ذی قرد	
۲۰	بنی فزارہ کا رسول اللہ کے اونٹ	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	لوٹنا اور سلمہ کا اونکے تعاقب مین جانا	۴۴
۲۱	احزم کا عبد الرحمن کے ہاتھہ سے قتل اور ابو قتادہ کا عبد الرحمن کے برچھا مارنا اور نبی صلعم کا ذی قرد مین پہونچنا	۴۵
۲۲	رسول اللہ کا ذی قرد سے واپس ہونا اور سلمہ کی دوڑ	۴۷
	خزاعہ کے بنی المصطلق کا غزوہ	
۲۳	رسول اللہ کا بنی المصطلق پر جانا اور ہشام کا عبادہ کے ہاتھہ سے دہوکے سے قتل	۴۸
۲۴	رسول اللہ کا نکاح جویریہ بنت الحارث سے	۴۹
۲۵	جہجاہ اور سنان کے جھگڑے پر انصار اور مہاجرین کی تکرار اور عبد اللہ بن ابی کا مہاجرین کے برخلاف کلمات کہنا اور رسول اللہ کی دانائی	۴۹
۲۶	مقیس کا مسلمان بنکر دہوکے سے عبادہ کو قتل کرکے مرتد ہوجانا	۵۴
	بی بی عائشہ پر بہتان	
	رسول اللہ کا اپنی بیبیون کو قرعہ ڈالکر سفر مین لیجانا اور بی بی عائشہ کا لشکر سے تنہا پیچھے رہ جانا	//
۲۸	صفوان کا عائشہ کو اونٹ پر بٹہاکر لانا اور لوگون کا اون پر صفوان سے ناجائز تعلق رکھنے کا بہتان لگانا	۵۶
۲۹	بی عائشہ کو اپنے بہتان کی خبر مسطح کی مان سے معلوم ہونا اور عربون مین گھر کے اندر پاخانہ کا دستور نہ ہونا	۵۷
۳۰	رسول اللہ کا خطبہ اور اوس و خزرج کی تکرار	۵۸
۳۱	رسول اللہ کا بریرہ سے اور زینب عائشہ سے تحقیقات کرنا اور علی کا بریرہ	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	کو مارنا اور رسول اللہ کو عائشہ کی طلاق کا مشورہ دینا اور رسول اسد پر عائشہ کی پاکدامنی کی نسبت وحی کا نازل ہونا اور وحی کی حالت اور حسان مسطح اور حمنہ پر حد لگایا جانا	۵۸و۵۹
۳۲	حضرت ابوبکر کو مسطح پر رحم دلانے کے لئے اسد تعالی کا حکم ..	۶۱
۳۳	صفوان کا حسان کو مارنا اور رسول اسد کا حسان کو بیرحا اور ایک لونڈی دینا اور صفوان کا نامرد ہونا	״
	عمرۂ حدیبیہ	
۳۴	رسول اسد صلعم کا عمرہ کے ارادہ سے مکہ کو روانہ ہونا اور حدیبیہ مین پہونچنا	۶۲
۳۵	بدل الخزاعی کا رسول اسد پاس آنا اور قریش کی مخالفت کا بیان کرنا	۶۴
۳۶	عروہ کا نبی صلعم پاس آنا اور ابوبکر او	
	مغیرہ سے اور عروہ سے گفتگو اور اصحاب نبی صلعم کا نبی صلعم کی تعظیم کرنا اور عروہ کا تعجب	۶۴
۳۷	حلیس کا نبی صلعم کے پاس آنا اور قربانی دیکھکر لوٹ جانا اور پہر مکرز اور سہیل کا آنا	۶۷
۳۸	رسول اسد کا خراش کو اور پہر عثمان کو قریش کے پاس بھیجنا اور قریش کا خراش کے اونٹ کو مارنا اور عثمان کو قید کر لینا	״
۳۹	رسول اسد صلعم کی صلح قریش سے اور عہدنامہ کے شرائط	۶۹
۴۰	ابوجندل کا مسلمان ہوکر رسول اسد پاس آنا اور عہدنامہ کے موافق سہیل کو اوسکا واپس دیا جانا اور عہدنامہ کا اختتام	۷۰
۴۱	رسول اسد اور مسلمانون کا قربانی کرنا اور بال منڈوانا اور اس صلح کے	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	عمدہ نتائج	۷۱
۴۲	ابوبصیر کا مسلمان ہوکر مدینہ آنا اور قریش کے طلب کرنے پر بھاگنا اور ساحل بحر پر مسلمانان مکہ کو جمع کرکے قزاق کا پیشہ کرنا اور قریش کی تحریک پر نبی صلعم کے پاس چلا آنا	۷۲
۴۳	رسول اللہ کا مسلمان عورتون کو کفار کو نہ دینا اور مشرکون اور مسلمانون کے نکاح کی حلت و حرمت ..	۷۴
۴۴	سریہ عکاشہ و محمد بن مسلمہ و ابوعبیدة بن الجراح	۷۵
۴۵	زید بن حارثہ کے سریہ اور بنی حبیب کے مسلمانون کا مال و اسباب واپس دینا ..	۷۶
۴۶	عبدالرحمن بن عوف کا سریہ دومة الجندل پر	۷۸
۴۷	سریہ علی بن ابی طالب فدک کو	
۴۸	زید بن حارثہ کا یا ابوبکر کا سریہ بنی فزارہ پر اور بدر کے پوتے کے عوض	۷۸
	مسلمانان مکہ کا چھڑانا	۷۹
۴۹	سریہ کرز اور عمر بن الخطاب کا جمیلہ سے نکاح اور طلاق اور نماز استسقا	۸۰
	رسول اللہ صلعم کا بادشاہان اطراف کو خطوط لکھنا	
۵۰	شاہان اطراف کے پاس رسول اللہ کا قاصدون کو بھیجنا	۸۱
۵۱	مقوقس کا رسول اللہ کے فرمان کا اعزاز و اکرام کرنا	؍؍
۵۲	ہرقل کا نبی صلعم کے خط کا اعزاز کرنا اور بطارقہ سے اتباع کو کہنا اور دحیہ کا ضغاطر پاس جانا اور اسکا قتل اور ہرقل کا ابوسفیان سے رسول اللہ کا حال پوچھنا اور نبوت کی تصدیق کرنا	؍؍
۵۳	حارث حاکم شام کا جواب رسول اللہ	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	کے برخلاف	۸۸
۵۴	نجاشی کا رسول اللہ کے فرمان کو دیکھکر ایمان لانا اور ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے رسول اللہ کا نکاح	"
۵۵	پرویز کا رسول اللہ کے فرمان کو چاک کرنا اور بازان کو لکھنا کہ محمد کو پکڑ کر بھیجدے اور بازان کے قاصدوں کو ہاتھ رسول اللہ کا پرویز کے قتل کی خبر دینا اور بازان کا اسلام ..	۸۷
۵۶	ہوذہ کا جواب اور رجال کا اسلام اور مرتد ہونا	۸۹
۵۷	منذر حاکم بحرین کا اسلام اور رعایا کا جزیہ دینا	۹۰
۵۸	ام رومان کی موت	۹۱
	سنہ ۷ ہجری	
	غزوہ خیبر	
۵۹	رسول اللہ کی چڑھائی خیبر پر اور غطفان کا سامنے آنا اور عامر بن الاکوع	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	کی حدو اور قتل	۹۱
۶۰	حصن ناعم اور حصن قموص کی فتح اور صفیہ اور گدہوں کے گوشت کی حرمت	۹۳
۶۱	زبیر بن باطا کو ثابت کا رسول اللہ سے چھڑانا مگر اوسی کی درخواست پر اوسکا قتل کیا جانا	۹۴
۶۲	حصن صعب و حصن وطیح و سلالم کی فتح اور محمد بن مسلمہ کا مرحب کو اور زبیر کا یاسر کو قتل کرنا	۹۵
۶۳	اس حصن کا ایک روایت کے بموجب حضرت علی کے ہاتھ سے فتح ہونا	۹۶
۶۴	بی بی صفیہ کا رسول اللہ سے نکاح اور کنانہ کا قتل	۹۹
۶۵	اہل خیبر کی اطاعت اور نصف پیداوار پر اون سے اور اہل فدک سے معاملہ	۱۰۰
۶۶	ایک یہودی عورت زینب نام کا رسول کو زہر دینا اور بشر بن البراء کا اوس سے مرنا	"

فقرہ	مضمون	صفحہ
٦٧	وادی القریٰ کی فتح اور رسول اللہ کا اون سے محصول مقرر کرنا اور چوری کا گناہ اور حضرت عمر کا وہان کے باشندون کو نکالنا	١٠١
٦٨	رسول اللہ کی نماز قضا ہونا	١٠٢
٦٩	حجاج بن علاط کا مسلمان ہو کر مکہ جانا اور جھوٹ بولکر اپنا مال واسباب لانا	〃
٧٠	شق اور نطاۃ کی تقسیم مسلمانون مین اور کتیبہ کا خمس مین دیا جانا اور خیبر کا حدیبیہ والون کو ملنا اور حضرت عمر کا یہود کو عرب سے نکالنا	١٠٤
	فدک	
٧١	فدک کا نصف رسول اللہ کی ملکیت قرار پانا اور خلفاے راشدین کے عہد مین بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہنا اور خلیفہ مامون تک اوسکا حال۔	١٠٥
٧٢	زینب بنت رسول اللہ اور ماریہ زوجہ رسول اللہ اور منبر رسول اللہ	١٠٦

فقرہ	مضمون	صفحہ
٧٣	عمر کا ہوازن پر اور بشیر کا بنی مُرّہ پر اور غالب کا بنی مرہ اور بشیر کا یُمن پر سریہ	١٠٧
	عمرۃ القضا	
٧٤	رسول اللہ کا مکہ جانا اور عمرہ کرنا اور میمونہ سے نکاح	١٠٨
٧٥	رسول اللہ کا مدینہ آنا اور غزوہ موتہ اور غزوہ ابن ابی العوجا	١٠٩
	سنہ ۸ ہجری	
٧٦	زینب بنت رسول اللہ کا انتقال	١١٠
٧٧	غالب بن عبد اللہ کا سریہ کلب اللیث پر اور جندب کا استقلال	〃
٧٨	علاء بن الحضرمی کا بحرین پر جانا اور شجاع اور کعب بن عمیر کے سرایا	١١١
	خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کا اسلام	
٧٩	عمرو بن العاص کا نجاشی کے پاس جانا	١١٢

فقره	مضمون	صفحه
۸۰	عمرو بن العاص خالد بن الولید عثمان بن طلحہ کا اسلام	۱۱۳
	غزوہ ذات السلاسل	
۸۱	عمرو بن العاص کا علاقہ جذام پر جانا اور ابو عبیدہ کی روانگی امداد کے لیے اور نیز عمرو بن العاص کا عُمان پر جانا	۱۱۴
	غزوۃ الخبط وغیرہ	
۸۲	غزوۃ الخبط مین غذا کی کمی ہونا اور نیز ان کا سمندر کی مچھلی کو کھانا	۱۱۵
۸۳	ابو قتادہ اور عبد الرحمن بن حدرد کا سریہ جشم پر	۱۱۶
۸۴	ابو قتادہ کا سریہ اضم پر اور محلم کا عامر بن الاضبط کو باوجود اظہار اسلام مار ڈالنا	۱۱۷
	غزوہ موتہ	
۸۵	رسول اللہ کا زید بن حارثہ کی امارت مین رومیون پر لشکر بھیجنا اور اوس کا وداع کرنا	۱۱۸
۸۶	رومیون کا مسلمانون کے مقابلہ کے لیے آنا اور اونکی تعداد اور عبد اللہ کی جرأت اور اوسکے ارادون کو دیکھ کر زید بن ارقم کا گھبرانا	۱۲۰
۸۷	رومیون اور مسلمانون کی لڑائی اور زید جعفر اور عبد اللہ کی شہادت اور رومیون کا غلبہ	۱۲۲
۸۸	رسول اللہ کا مدینہ والون کو امراے لشکر کے قتل کی خبر دینا	۱۲۵
۸۹	خالد کی امارت اور دشمن کو پسپا کر کے لشکر اسلام کو نکال لانا	″
۹۰	مردہ رشتہ دارون کے لیے کھانا بھیجنے کی رسم کی ابتدا اور جعفر کی موت کا رنج	۱۲۶
۹۱	بنی بکر اور خزاعہ کا اصل جھگڑا جاہلیت مین	۱۲۷
۹۲	بکر کا اور قریش کا عہد کے خلاف خزاعہ پر چھاپہ مارنا	۱۲۸

فقرہ	مضمون	صفحہ
93	عمرو بن سالم اور بدیل کا رسول اللہ کے پاس قریش کے برخلاف استعانت کے لیے آنا	128
94	ابوسفیان کا تجدید عہد اور اضافہ مدت صلح کے لیے مدینہ آنا اور بے نیل مرام واپس ہونا	131
95	مکہ پر روانگی کے لیے رسول اللہ کی تیاری اور حاطب کا ایک خط مکہ والون کو بھیجنا اور اوسکا پکڑا جانا ..	132
96	رسول اللہ کی مکہ کو روانگی اور عباس عیینہ اقرع مخرمہ اور ابوسفیان بن الحارث اور عبد اللہ بن ابی امیہ کا رسول اللہ پاس آنا	135
97	مر الظہران مین عباس کی وساطت سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم بن حزام اور بدیل کا رسول اللہ کے روبرو پیش ہوکر مسلمان ہونا	137
98	رسول اللہ کا ابوسفیان کو اپنی تمام سپاہ دکھانا	139
99	ابوسفیان کا مکہ جانا اور رسول اللہ کا حکم قریش کو سنانا	140
100	خالد بن الولید کا مشرکون کو بھگانا اور رسول اللہ کا مکہ مین داخل ہونا اور مشرک عورتون کا آگے آنا ..	141
101	رسول اللہ کا آٹھ مرد اور چار عورتون کے قتل کا حکم دینا اور عکرمہ کا اسلام	142
102	صفوان کا بھاگنا اور عمیر کی سفارش سے قصور کی معافی پر مسلمان ہونا	145
103	عثمان کی سفارش سے عبد اللہ بن سعد کو رسول اللہ کا امن دینا اور رسول اللہ کا اشارہ سے پرہیز	146
104	عبد اللہ بن خطل اور حویرث اور مقیس کا قتل	147
105	ابن الزبعری کا قصور معاف کیا جانا	״
106	رسول اللہ صلعم کا وحشی قاتل حمزہ کو معاف کرنا	148

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۰۷	حویطب بن عبد العزی کا مسلمان ہونا	۱۴۹
۱۰۸	ہند بنت عتبہ کا اسلام اور اوسکو رسول اللہ کا سعادت کرنا اور اوس کو برکت کی دعا دینا .. .. -	″
۱۰۹	سارہ اور قریبہ کا قتل اور چوتھی عورت کا اسلام	۱۵۰
۱۱۰	رسول اللہ کا جہالت کے رسوم وغیرہ کو باطل کرنا اور بتون کا توڑنا اور مکہ والون کا اطلاق	۱۵۱
۱۱۱	رسول اللہ کا مردون سے اور نیز عورتون سے حضرت عمر کے ہاتھ پر بیعت لینا	۱۵۲
۱۱۲	بلال کی اذان کے وقت کفار کی حسرت آمیز باتین ..	۱۵۴
	خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ	
۱۱۳	خالد کا غزوہ بنی جذیمہ پر اور مسلمانون کا قتل کرنا اور رسول اللہ کا مقتولون کی دیت دینا اور خالد و عبد الرحمن کی تکرار	۱۵۵

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۱۴	ابن علقمہ الکنانی اور حبیشہ کا عشق اور مسلمانون کے ہاتھ سے ابن علقمہ کا مارا جانا	۱۵۷
۱۱۵	رسول اللہ کا نکاح اور مفارقت ملیکہ بنت داود سے	۱۶۲
۱۱۶	خالد کا عزی کو عمرو بن العاص کا سواع کو اور سعد کا منات کو توڑنا	″
	غزوہ ہوازن حنین مین	
۱۱۷	ہوازن کا خوف اور رسول اللہ پر حملہ کرنے کا ارادہ اور درید کی رائے مگر مالک کا اوسے نہ ماننا ..	۱۶۴
۱۱۸	مالک کے جاسوسون کا اوسے مسلمانو نکی لڑائی سے منع کرنا	۱۶۷
۱۱۹	رسول اللہ کا ارادہ ہوازن پر جانے کا اور صفوان سے ہتیار لینا اور فوج کی کثرت اور اوس سے غرور	″
۱۲۰	مسلمانون کا وادی حنین مین جانا اور ہوازن کا کمین سے نکلکر مسلمانون کو	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	تتر بتر کر دینا	۱۶۸
۱۲۱	مسلمانون کی اس ہزیمت سے مکہ والون کے خیالات	۱۶۹
۱۲۲	رسول اللہ کا مسلمانون کو آواز دینا اور اون کو ہمت دلانا اور مشرکین کی شکست	۱۷۰
۱۲۳	ہوازن کا قتل اور ربیعہ کا درید بن الصمہ کو مارنا	۱۷۱
۱۲۴	جو شخص کسی دشمن کو مارے اوس کا سلب اوسی کے لئے ہے .	۱۷۲
۱۲۵	ثقیف کا غصہ اور عورت بچون اور بوڑہون کے قتل کی مخالفت اور ابو عامر کا قتل	۱۷۳
۱۲۶	شیما رسول اللہ کی رضاعی بہن اور مال غنیمت پر بدیل کی نگرانی	۱۷۴
	طائف کا محاصرہ	
۱۲۷	قصاص مین اول قتل اور رسول اللہ کا محاصرہ طائف پر اور منجنیق دو بابہ وغیرہ آلات حرب اور رسول اللہ کا	

فقرہ	مضمون	فقرہ
	غلامون کو آزاد کرنا	۱۷۵
۱۲۸	حضرت عمر اور نوفل کی راے کے بموجب رسول اللہ کی واپسی طائف سے	۱۷۶
۱۲۹	عیینہ بن حصن کا خیال ثقیف کی نسبت اور طائف کے بعض شہدا	۱۷۷
۱۳۰	ہیت مخنث کا بادیہ بنت غیلان کی صفت کرنا اور رسول اللہ کا اوسے مکان مین آنے سے روکنا ..	۱۷۸
	حنین کے غنائم کی تقسیم	
۱۳۱	رسول اللہ کا جعرانہ مین جانا اور ہوازن کا مسلمان ہونا اور ابو صرد کی درخواست پر رسول اللہ کا ہوازن کے اہل وعیال اونکو واپس دینا	۱۷۹
۱۳۲	رسول اللہ کا مالک بن عوف کے ساتھہ نیک سلوک اور اوسکا اسلام	۱۸۰
۱۳۳	رسول اللہ کا تالیف قلوب کے لئے نومسلمون کو مال غنیمت بہت بہت دینا	۱۸۱
۱۳۴	ذو الخویصرہ کا رسول اللہ پر بے انصافی کا الزام لگانا	۱۸۳
۱۳۵	انصار کا خیال کہ رسول اللہ قریش	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	مین جا ملین گے اور رسول اللہ کا اونکو تسلی دینا	۱۸۳
۱۳۶	رسول اللہ کا عمرہ اور مدینہ لوٹنا اور مکہ پر عتاب کا عامل مقرر ہونا	۱۸۵
۱۳۷	عمرو بن العاص کا عمان کو جانا اور صدقہ وصول کرنا	٫٫
۱۳۸	رسول اللہ کا فاطمہ سے نکاح اور مفارقت اور ابراہیم بن النبی صلعم کی پیدائش	۱۸۶
۱۳۹	کعب کا سریہ ذات اطلاح پر اور عیینہ کا بنی العنبر پر اور عائشہ کی نیت غلام آزاد کرنے کی	٫٫
	سنہ ۹ ہجری	
	اسلام کعب بن زہیر	
۱۴۰	بجیر کا اسلام اور اوس کے بھائی کعب کا رسول اللہ کی توہین کرنا اور رسول اللہ کی ناراضی پر بجیر کا کعب کو اطلاع دینا	۱۸۷
۱۴۱	کعب کا اسلام اور اوس کا رسول اللہ کی تعریف مین قصیدہ پڑہنا اور رسول اللہ کا اپنی چادر اوسے انعام مین دینا جسے حضرت معاویہ نے تبرکاً خرید لیا اور خلفاے عباسیہ کے پاس اوسکا ہونا	۱۸۸
	غزوہ تبوک	
۱۴۲	رسول اللہ کا غزوہ تبوک کی تیاری کرنا اور منافقون کا اوس سے جی چرانا	۱۹۴
۱۴۳	حضرت ابوبکر عمر اور عثمان وغیرہ کا عطیہ اور ابن ابی کا غزوہ مین نہ جانا	۱۹۵
۱۴۴	رسول اللہ کا علی کو اہل پر خلیفہ کرنا اور ہارون سے تشبیہ دینا اور رسول اللہ کے بعد خلافت کا اوس سے ثابت نہونا	۱۹۶و۹۷
۱۴۵	حجر مین رسول اللہ کا ثمود کے چشمہ سے پانی پینے کی ممانعت کرنا	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	اور آپ کی دعا سے پانی برسنا	۱۹۸
۱۴۶	ابو خیثمہ کا رسول اللہ کے پاس تبوک میں آنا	۱۹۹
۱۴۷	رسول اللہ کی اونٹنی کا گم ہونا اور آپ کا بے دیکھے بتا دینا اور ابن حزم اور ابن اللصیت	۲۰۰
۱۴۸	ابوذر کا لشکر سے پیچھے رہ جانا اور رسول اللہ کی پیشین گوئی اور عقل کے نزدیک اوسکی کوئی وجہ نہونا	۲۰۱
۱۴۹	ایلہ اذرح جربا اور مقناعہ والوں کا جزیہ دینے پر اطاعت قبول کرنا ..	۲۰۲
۱۵۰	خالد کا اکیدر والی دومۃ الجندل کو پکڑ لانا	۲۰۳
۱۵۱	رسول اللہ کی مراجعت مدینہ کو ..	۲۰۴
۱۵۲	رسول اللہ کی دعا سے چشمہ وادی المشقق سے پانی نکلنا ..	״
۱۵۳	مسجد الضرار کا قبا میں بنا اور رسول اللہ کا اوسے توڑوا دینا	״

فقرہ	مضمون	فقرہ
۱۵۴	منافق اور غیر منافق متخلفین کی خطاؤں کا معاف ہونا ..	۲۰۶
	عروہ بن مسعود الثقفی کا رسول اللہ پاس آنا	
۱۵۵	عروہ کا اسلام اور اپنی قوم میں جا کر دعوت اسلام کرنا اور مارا جانا	۲۰۸
	وفد ثقیف کا رسول اللہ پاس آنا	
۱۵۶	ثقیف کا وفد رسول اللہ پاس آنا اور لات کے نہ توڑنے اور نماز کے معاف کرنے کی درخواست کرنا اور اون کا اسلام	۲۰۹
۱۵۷	مغیرہ اور ابو سفیان بن حرب کا لات کو جا کر توڑنا اور مشرک کے باپ کے ساتھ صلہ رحم	۲۱۰
	غزوہ طے اور عدی بن حاتم کا اسلام	
۱۵۸	حضرت علی کا سریہ بنی طے پر	۲۱۱
۱۵۹	عدی بن حاتم کا اسلام اور رسول اللہ	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	کی پیشین گوئی فتوحات اسلامیہ کی نسبت	۲۱۱
	رسول اللہ کے پاس وفود کا آنا	
۱۶۰	عربوں کا فوج فوج مسلمان ہونا	۲۱۳
۱۶۱	رسول اللہ کے پاس بنی اسد بنی بلی و بنی زراہین کی سفارتوں کا آنا ..	۲۱۴
۱۶۲	بنی تمیم کے وفد کا آنا اور رسول اللہ کو چلا کر پکارنا اور اونکے خطیب و شاعر کا رسول اللہ کے خطیب و شاعر سے مقابلہ	۲۱۵
۱۶۳	ملوک حمیر کے وفد اور قبیلہ بہرا اور بکا اور فزارہ اور ثعلبۃ بن منقذ اور سعد بن بکر کے وفود	۲۲۲
	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حج	
۱۶۴	حضرت ابوبکر کا حج کو امیر ہوکر اور حضرت علی کا سورہ برات سنانے کو مکہ جانا	۲۲۳
۱۶۵	فرضیت صدقات اور عمال کا تقرر	۲۲۴
۱۶۶	ام کلثوم بنت رسول اللہ زوجہ عثمان کا مرنا	۲۲۴
۱۶۷	عبداللہ بن اُبی منافق کی موت اور حضرت عمر کی رائے کے بموجب منافقین پر نماز پڑھنے کی ممانعت	۲۲۵
۱۶۸	نجاشی کا اور ابو عامر کا مرنا	۲۲۶
	سنہ ۱۰ ہجری کے وقعات	
	سفارت نجران عاقب اور سید کے ساتھ	
۱۶۹	خالد کا اہل نجران کو بلا کر مسلمان کرنا اور رسول اللہ کا ابن حزم کو وہاں کا عامل مقرر کرنا	"
۱۷۰	نصاریٰ کی درخواست رسول اللہ سے مباہلہ کی اور بہ دو ہزار حلہ دینے پر صلح	۲۲۷
۱۷۱	نجران کے نصرانیوں کو حضرت عمر کا عرب سے نکالنا اور اونکے ان حلوں کا خلیفہ رشید کے زمانہ تک کا حال	

فقرہ	مضمون	صفحہ
۱۷۲	بنی سلامان اور غسان اور عامر کا وفد اور بنی ازد کی صرد بن عبد اللہ کا اسلام اور جرش کے بنی خثعم پر اوسکی چڑہائی اور جرش والون کا مسلمان ہونا	۲۳۱
۱۷۳	فروۃ بن المسیک مرادی کا رسول اللہ پاس آنا اور آپ کا اوسے مذحج کے قبائل پر اور خالد بن سعید کو صدقات پر عامل مقرر کرنا	۲۳۲
۱۷۴	فروۃ بن عمرو الجذامی کا اسلام اور رومیون کا اوسے مار ڈالنا .	۲۳۵
۱۷۵	عمرو بن معدی کرب کا رسول اللہ پاس آنا اور مرتد ہونا	۲۳۶
۱۷۶	عبد القیس کا وفد اور جارود و منذر بحرین والے	۲۳۷
۱۷۷	بنی حنیفہ کے وفد کے ساتھ مسیلمہ کا رسول اللہ پاس آنا ..	"
۱۷۸	بنی کندہ کا وفد اشعث کے ساتھ	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	اور بنی محارب اور رہاویین اور بنی عبس اور صدف اور خولان اور عامر بن صعصعہ کے وفود اور عامر و اربد کا رسول اللہ سے غدر کا ارادہ	۱۳۷
۱۷۹	بنی طے کا وفد اور زید الخیل	۲۳۹
۱۸۰	مسیلمہ اور رسول اللہ صلعم کی مراسلت	"
	رسول اللہ کا حضرت علی کو یمن بھیجنا اور ہمدان کا اسلام	
۱۸۱	حضرت خالد اور علیؓ کا یمن جانا اور یمن والون کا اسلام	۲۴۱
	رسول اللہ کا اپنے امرا کو صدقات پر مقرر کرنا	
۱۸۲	رسول اللہ کا مہاجر زیاد عدی مالک زبرقان قیس اور علی کو صدقات پر عامل مقرر کرنا	۲۴۲
	رسول اللہ کا حجۃ الوداع	
۱۸۳	رسول اللہ کا حج کو جانا اور خطبہ کرنا اور جاہلیت کے رسوم و عادات کو باطل	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	اور قتل و زنا کی حرمت اور قسمی سے منع کرنا اور مناسک حج سکھانا ..	۲۴۲
	رسول اللہ کے غزوات وسرایا کی تعداد	
۱۸۴	رسول اللہ کے غزوات وسرایا اور بعوث کی تعداد اور نام	۲۴۵
۱۸۵	جریر اور باذان کا اسلام اور صنم ذی الخلصہ کا گرایا جانا	۲۴۶
	رسول اللہ کے حج اور عمرون کی تعداد	
۱۸۶	رسول اللہ کے حج اور عمرہ اور ان مین اختلاف	″
	رسول اللہ کا حلیہ مبارک اور اسماے مقدس اور خاتم نبوت	
۱۸۷	حلیہ شریف اور اسما اور القاب اور بالون کی سپیدی اور خضاب ..	۲۴۷

فقرہ	مضمون	صفحہ
	رسول اللہ صلعم کی شجاعت وجود	
۱۸۸	رسول اللہ کی بے انتہا شجاعت اور سخاوت	۲۴۹
	رسول اللہ کی ازواج مطہرات اور کنیزین اور اولاد کی تعداد	
۱۸۹	رسول اللہ کی بیبیون کی تعداد اور بی بی خدیجہ سے نکاح	″
۱۹۰	رسول اللہ کا نکاح بی بی سودہ اور بی بی عائشہ سے	۲۵۰
۱۹۱	رسول اللہ کا نکاح بی بی حفصہ ام سلمہ زینب بنت خزیمہ وجویریہ سے	۲۵۱
۱۹۲	رسول اللہ کا نکاح بی بی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے	۲۵۲
۱۹۳	رسول اللہ کا نکاح صفیہ اور میمونہ سے	۲۵۲
۱۹۴	رسول اللہ کی وہ عورتین جنہین آپ نے علیحدہ کر دیا اون سے خلوت نہ کی	۲۵۴
۱۹۵	وہ عورتین کہ جنکی آپ سے صرف	

فقرہ	مضمون	صفحہ
	منگنی ہوئی اور نکاح نہوا	۲۵۵
۱۹۶	رسول اللہ کی کنیزیں	″
	رسول اللہ کے موالی	
۱۹۷	رسول اللہ کے موالی زید اسامہ ثوبان شقران ابو رافع	۲۵۶
۱۹۸	رسول اللہ کے مولی سلمان سفینہ اور ابو کبشہ	″
۱۹۹	رسول اللہ کے موالی رویفع رباح الاسود فضالہ مدعم ابو ضمیرہ یسار مہران ابو بکرہ اور ایک خصی	۲۵۷
	رسول اللہ کے کاتب	
۲۰۰	رسول اللہ کے کاتب عثمان علی معاویہ وغیرہ	۲۵۸
	رسول اللہ کے گھوڑونکے نام	
۲۰۱	رسول اللہ کے گھوڑے اور انکے نام وغیرہ	۲۵۹
	رسول اللہ کے خچر گدہے اونٹ	

فقرہ	مضمون	صفحہ
۲۰۲	رسول اللہ کے خچر گدہے اونٹ اور اونکے نام وغیرہ	۲۶۰
	رسول اللہ کے ہتیارون کے نام	
۲۰۳	رسول اللہ کی تلواریں نیزہ زرہیں ڈھالیں	۲۶۲
	سنہ ۱۱ ہجری	
۲۰۴	رسول اللہ صلعم کا اسامہ کی امارت مین شام کو لشکر روانہ کرنے کا حکم دینا	۲۶۳
	رسول اللہ کی بیماری و وفات	
۲۰۵	رسول اللہ کی بیماری در عرب مین فسادون کا برپا ہونا اور اسامہ کی روانگی مین تاخیر	۲۶۴
۲۰۶	رسول اللہ کا گورستان بقیع کو جانا	۲۶۵
۲۰۷	رسول اللہ کا کہنا کہ جس کسی کا مجہ پر حق ہو وہ لیلے اور اپنی موت کا اشارہ کرنا او حضرت ابو بکر کا ادسے	

فقرہ	مضمون	صفحہ	فقرہ	مضمون	صفحہ
	سمجھہ جانا	۲۶۶	۲۱۱	اسما کا رسول اللہ کو دوا دینا اور اسامہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کا آخرت کو اختیار کرنا	۲۷۱
۲۰۸	رسول اللہ کا اپنی موت کی خبر پہلے سے دینا اور تجہیز وتکفین کے طریق بتانا	۲۶۸	۲۱۲	رسول اللہ کا ابوبکر کو نماز پڑہانیکا حکم دینا	۲۷۲
۲۰۹	رسول اللہ کا قلم دوات طلب کرنا اور پھر زبانی وصیت کردینا	۲۶۹	۲۱۳	رسول اللہ کی وفات بی بی عائشہ کے گود مین	۲۷۴
۲۱۰	عباس کا علی سے کہنا کہ رسول اللہ سے خلافت کیلیے سوال کرو	۲۷۰	۱۱۴	بی بی فاطمہ سے رسول اللہ کی آخری باتین اور آپکے موت کا دن	۲۷۵

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ATE LIBRA

سنہ ۵ ھ

ا رسول اللہ کا بی بی زینب سے زید کے طلاق دینے کے بعد نکاح کرنا۔

اس سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تہا جو رسول اللہ کی پہوپی کی بیٹی تہین۔ زینب کے شوہر رسول اللہ کے مولی زید بن حارثہ تہے۔ اور اونہین زید بن محمد بہی کہا کرتے تہے رسول اللہ صلعم ایک روز زید بن حارثہ کے پاس گئے۔ دروازہ پر کمل کا پردہ پڑا ہوا تہا۔ ہوا چل رہی تہی کہ مین پردہ اوپر کو اوٹھہ گیا۔ اور آپ کی نظر زینب پر جا پڑی۔ زینب اوسوقت ننگی تہین۔ رسول اللہ اون (کے حسن) کو دیکہکر تعجب مین رہ گئے۔ اور زید زینب سے کراہت کرنے لگے۔ اور پہر اون سے قربت نکر سکے۔ اور رسول اللہ صلعم کے پاس آکر اون سے اپنا حال بیان کیا۔ اور کہا مین جانتا ہون کہ آپ کا کچہہ زینب کی طرف خیال ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا نہین واللہ مجہے کچہہ خیال نہین ہے۔ پہر رسول اللہ نے اون سے کہا کہ

تم اپنی بی بی کو اپنے پاس رکھو۔ اور خدا سے ڈرو۔ مگر زید نے نہ مانا۔ اور اونہین طلاق دیدی۔
اور اونکے ایام عدت گزر گئے۔ پھر رسول اللہ صلعم پر وحی نازل ہوئی۔ اور آپ نے فرمایا کون شخص
ہے جو زینب کو جا کر یہ بشارت دے کہ اللہ تعالی نے اونہین میرے نکاح مین دیا ہے۔
اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھ کر سب لوگون کو سنائی وَاِذْ تَقُولُ لِلَّذِیٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ
وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ط فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ
لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي اَزْوَاجِ اَدْعِيَائِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ط وَ
كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ط مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ط سُنَّةَ
اللّٰهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ط وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ
رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ط مَا كَانَ
مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ عَلِيمًا (اے پیغمبر اوس بات کو یاد کرو۔ کہ تم اوس شخص کو (یعنی زید بن حارثہ کو) سمجھاتے
تھے جس پر اللہ نے (اوسے مسلمان کرکے) اپنا احسان کیا اور تم بھی اوس پر احسان کرتے
رہے ہے۔ کہ اپنی بی بی زینب کو اپنی زوجیت مین رہنے دے۔ اور اللہ سے ڈر۔ اور اوس
بات کو (کہ زید اوسے طلاق دیدے تو مین اوس سے نکاح کرون) دل مین چھپاتے تھے۔
جس کو آخر کار اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور تم اس معاملہ مین لوگون سے ڈرتے تھے۔ اور خدا اسکا
زیادہ حقدار ہے کہ تم اوس سے ڈرو۔ پھر جب زید اوس عورت سے بے تعلقی کر چکا (یعنی
طلاق دیدی اور عدت کی مدت پوری ہوگئی) تو ہم نے تمہارے ساتھ اوس عورت کا نکاح
کر دیا۔ تاکہ تمام مسلمانون کے لے پالک جب اپنی بیبیون سے بے تعلق ہوجائین تو مسلمانون

کے لئے اون عورتون سے نکاح کر لینے مین کوئی حرج نہ رہے - اور خدا کا حکم تو ہو ہی کر رہتا ہے اللہ نے پیغمبر کے لئے جو بات ٹھیرا دی ہو اوس کے کرنے مین پیغمبر کے لئے کچھہ مضایقہ کی بات نہین ہے جو پیغمبر پہلے ہو چکے ہین اون مین بھی یہی عادت رہی ہے (کہ اون پر خدا نے نکاح کے بارہ مین تنگی نہین کی) اور خدا کے جتنے کام ہین ایک امر تقدیری ہین جو روز ازل سے ٹھیرے ہوے ہین - وہ اگلے پیغمبر اِس صفت کے تھے کہ خدا کے پیغام لوگون کو پہونچاتے اور خوف خدا رکھتے تھے اور خدا کے سوا کسی سے نہین ڈرتے تھے (تو اے پیغمبر تم کیون ڈرو) اور حساب اعمال کے لئے اللہ بس ہے - (وہ سب سمجھہ لیگا - لوگو) محمد تمہارے مردون مین سے کسی کے باپ نہین ہین (تو زید کے کیون ہون) وہ تو اللہ کے رسول ہین (اور خطون کی مہرون کی طرح) سب پیغمبرون کے آخر مین ہین - ہی اللہ تمام چیزون کے حال سے واقف ہے -)

اِسی وجہ سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی دوسری بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین - اور کہتی تہین کہ تمہین تمہارے گھر والون نے نکاح مین دیا ہے - اور مجھے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے آپ کے نکاح مین دیا ہے -

۲ غزوہ دومۃ الجندل اور عیینہ سے مصالحت اور سعد کی مان کا انتقال

اِسی سال کے ربیع الاول مہینے مین دومۃ الجندل کا غزوہ ہوا ہے - اوسکا سبب یہ ہوا تہا کہ رسول اللہ صلعم نے سنا تہا کہ وہان مشرکین کے کچھہ لوگ جمع ہوے ہین - آپ اون پر چڑہ کر گئے - مگر وہان لڑائی نہین ہوئی - مدینہ پر آپ اِس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر کے گئے تہے - اور اِس غزوہ مین مسلمانون کو اونٹ اور غنیمت لوٹ مین ملی تہی -

سعد بن عبادہ کی مان اِسی وقت مری تہی - جب کہ سعد رسول اللہ کے پاس اِس غزوہ مین تہے

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عیینۃ بن حصن الفزاری سے مصالحت کرلی تہی۔

غزوہ الخندق جسے غزوہ الاحزاب بہی کہتے ہین

۳ بنی النضیر کا قریش اور غطفان کو رسول اللہ پر چڑہا کر لانا

یہ غزوہ شوال سنہ ۵ ہجری مین ہوا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا تہا کہ بنی النضیر کے کچہہ یہودیون نے جن مین سلام بن ابی الحقیق و حیی بن اخطب و کنانۃ الربیع بن ابی الحقیق وغیرہ بہی تہے رسول اللہ صلعم کے برخلاف احزاب اور گروہون کو جمع کیا تہا۔ یہ لوگ پہلے قریش کے پاس مکہ مین آئے۔ اور اونہین رسول اللہ صلعم کی لڑائی کے لیے برانگیختہ کیا۔ اور کہا کہ ہم تمہارے ساتہہ ہین جب تک کہ محمد کا استیصال نہ ہوجائے ہم تمہین نہین چہوڑین گے۔ اونہون نے کہا بہت اچہا۔ پہر وہ غطفان کے پاس گئے۔ اور اونہین بہی رسول اللہ کی لڑائی کے لیے ابہارا۔ اور اون سے کہا کہ قریش بہی اس باب مین اونکے ساتہہ ہین۔ وہ بہی راضی ہوگئے۔

پہر قریش نکلے۔ اون کا قائد اور سپہ سالار ابوسفیان بن حرب تہا اور غطفان بہی نکلے۔ اون کا سردار عیینۃ بن الحصن بنی فزارہ پر اور حارث بن عوف بن ابی حارثۃ المرّی مرہ پر اور مسعر بن رخیلۃ الاشجعی اشجع پر تہا۔

۴ رسول اللہ کا سلمان فارسی کے اشارہ سے مدینہ کے گرد خندق کا کہودنا اور سلطنت فارس و روم وغیرہ کے فتح کی بشارت مسلمانون کو اور منافقین کے نفاق کا ذکر۔

جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال سنا تو آپ نے مدینہ کے گرد خندق کہودنے کا حکم دیا۔ یہ رائے سلمان الفارسی نے دی تہی۔ اور یہ پہلا ہی موقع تہا کہ سلمان فارسی رسول اللہ صلعم کے ساتہہ کسی موقع مین شریک ہوا تہا۔ اسوقت وہ حُر تہا۔ اس خندق کے کہودنے مین ثواب کیلئے اور نیز اس غرض سے کہ مسلمانونکو اسکے کہودنے کی ترغیب ہو رسول اللہ خود بہی شریک ہوتے تہے

اسوقت منافقین کے کچھ لوگ رسول اللہ صلعم کے علم کے بغیر چپ چپ کر یہان سے بھاگ بھی گئے تھے جس پر یہ آیت نازل ہوئی انما
المؤمنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم
یذھبوا حتی یستاذنوہ ط ان الذین یستاذنونک اولئک الذین یؤمنون
باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانھم فاذن لمن شئت منھم واستغفر لھم
اللہ ط ان اللہ غفور رحیم لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا ط
قد یعلم اللہ الذین یتسللون منکم لواذا ج فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان
تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم (سچے مسلمان تو وہی ہین جو اللہ اور اوسکے
رسول پر ایمان لاتے ہین- اور جب کسی ایسی بات کے لئے جسمین لوگون کے جمع ہونے
کی ضرورت ہو پیغمبر کے پاس ہوتے ہین تو جب تک پیغمبر سے اجازت نہ لین اوس کے
پاس سے اٹھکر دوسری جگہ نہین جاتے- اے پیغمبر جو لوگ ایسے مواقع مین تم سے
اجازت لے لیتے ہین حقیقت مین وہ ہی لوگ ہین جو سچے دل سے اللہ اور اوسکے
رسول پر ایمان لائے ہین - تو جب یہ لوگ اپنے کسی ضروری کام کے لئے تم سے جانے
کی اجازت طلب کیا کرین تو تم ان مین سے جس کو مناسب سمجھکر چاہو چلے جانے کی
اجازت دیدیا کرو- اور خدا کی جناب مین اونکی مغفرت کے لئے دعا بھی کرو- بیشک اللہ
بخشنے والا مہربان ہے مسلمانو جب پیغمبر تم مین کسی کو بلائین تو اونکے بلانے کو آپسمین
معمولی بلانا نہ سمجھو جیسا تم مین ایک کو ایک بلایا کرتا ہے اللہ اون لوگون کو خوب جانتا ہے
جو تم مین سے چپ کر پیغمبر کے پاس سے بے اجازت سٹک جاتے ہین- تو جو لوگ
رسول اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہین اونکو اس بات سے ڈرنا چاہئیے کہ کہین اونپر کوئی
آفت نہ آپڑے یا اون پر کوئی اور عذاب دردناک نہ آ نازل ہو) اور جب مسلمانون کو کوئی

ضرورت ہوتی کہ اوسکو بغیر کئے چارہ نہ ہوتا تو وہ رسول اللہ صلعم سے اذن حاصل کرتے اور اپنا کام جاکر کرآتے تھے۔ اور پھر رسول اللہ پاس آکر حاضر ہوتے تھے چنانچہ اس باب مین بھی اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ انما المومنون الذین امنوا باللہ ورسولہ (جو اوپر مع ترجمہ لکھدی گئی)

اور رسول اللہ نے خندق کو مسلمانون کے درمیان تقسیم کیا تھا۔ جب سلمان کے حصّہ کی نوبت آئی تو مہاجرین اونہین اپنے ساتھ شریک کرتے تھے اور انصار اپنے ساتھ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ اونہین سے ہین۔ اس پر (دلدہی کے لئے) رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ سلمان ہم مین سے اور ہمارے اہل بیت مین سے ہے۔ رسول اللہ نے یہ قاعدہ مقرر کیا تھا۔ کہ ہر دس آدمیون مین چالیس ہاتھ گز خندق کہودنے کے لئے دی تھی۔ اس لئے سلمان حذیفہ نعمان بن مقرن عمرو بن عوف اور چہہ انصار ایک ہی جگہ کام کرتے تھے۔ اتفاقاً وہان ایک چٹان نکل آئی۔ کہ جس سے کدال ٹوٹ گیا اونہون نے نبی صلعم سے یہ حال بیان کیا۔ آپ وہان خندق مین اُترے۔ اور آپ کے ساتھ سلمان بھی اُترا۔ پھر آپ نے کدال لیا اور ایسی زور سے چٹان پر مارا کہ اوسے توڑدیا۔ اور اوسمین سے ایک بجلی چمکی کہ جس سے مدینہ کے دونو لابہ دکھائی دے گئے (لابہ سنگستانی زمین کو کہتے ہین۔ اور مدینہ کے پاس یہ دو قطعہ مشہور ہین) یہ دیکھکر رسول اللہ صلعم نے اور جو مسلمان حاضر تھے اونہون نے تکبیر کہی۔ پھر دوسری مرتبہ جب کدال مارا تو بھی ایسی ہی بجلی چمکی۔ اور ایسے ہی تیسری دفعہ بھی چمکی۔ پھر جب پتھر ٹوٹ گیا تو رسول اللہ صلعم اوپر نکل آئے۔ سلمان نے رسول اللہ سے پوچھا کہ آپ نے اس بجلی مین کیا دیکھا۔ فرمایا کہ مجھے اس کی پہلی روشنی مین حیرہ اور قصور کسریٰ دکھائی دیئے۔ اور جبریل نے مجھ سے کہا کہ میری امت اُس پر قبضہ کرے گی

دوسری چمک میں مجھے شام اور روم کے سرخ قصور دکھائی دیے۔ اور جبریل نے کہا کہ
یہ آپ کی امت کو ملیں گے۔ اور تیسری چمک میں صنعا کے قصور نظر آئے۔ اور جبریل نے کہا
یہ آپ کی امت کو دیے جائیں گے۔ تم سب لوگ خوش ہو جاؤ۔ اس سے مسلمان خوش ہو گئے
منافقین کہنے لگے لوگو تمہیں محمد کے ان جھوٹے وعدوں سے تعجب نہیں آتا۔ وہ تم سے
کہتا ہے کہ یثرب میں بیٹھے بیٹھے وہ حیرہ اور مدائن کسریٰ کو دیکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم
ان کو فتح کرو گے۔ حالانکہ تم کو اتنی بھی طاقت نہیں ہے کہ تم مدینہ سے نکل کر میدان میں
دشمنوں کا سامنا کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي
قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ۝ وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ
يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ
يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ
دُخِلَتْ عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ۝
وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مَسْئُولًا ۝
قُل لَّن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ
إِلَّا قَلِيلًا ۝ قُلْ مَن ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُم مِّنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا
أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۝ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝
قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا وَلَا يَأْتُونَ
الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ أَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۝ فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ
تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُم
بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ أُولَٰئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا فَأَحْبَطَ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۔ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ
يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ
اَنْبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۔ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ
الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا
زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ
عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۡ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۔ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ
الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۔ (اور جب کہ منافق اور وہ لوگ جن کے دل مین شک
کی بیماری تھی کہنے لگے کہ خدا اور اوس کے رسول نے جو ہم سے وعدہ کیا تھا وہ بالکل دہوکا
ہی دہوکا تھا ۔ اور جب اون مین سے ایک گروہ نے کہا کہ مدینہ کے لوگو تم سے اِس
جگہ دشمن کے مقابلہ مین نہین ٹھیرا جاسے گا ۔ تو بہتر ہے کہ لوٹ چلو ۔ اور اون مین سے
لگے کچھہ لوگ پیغمبر سے اجازت مانگنے اور کہنے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہین ۔ حالانکہ وہ غیر
محفوظ نہین ۔ بلکہ اون کا ارادہ تو صرف بہاگنے کا ہی ہے ۔ اور اگر ایسے ہی لشکر مدینہ کے
اطراف وجوانب سے ان پر آگہسین اور اون سے فساد برپا کرنے کو کہا جاسے تو یہ بلا تامل
فساد برپا کردین ۔ اور اسپنے گہرون مین کچھہ یون ہی سا توقف کرین تو کرین حالانکہ یہی لوگ
اِس سے پہلے خدا سے عہد کرچکے تھے ۔ کہ ہم دشمن کے مقابلہ مین پیٹھہ نہ پھیرین گے ۔
اور اِن لوگون نے جو خدا کے ساتھہ عہد کیا تھا اوس کی تو ان سے بازپرس ہو کرہی رہے گی

اے پیغمبر تم اون لوگون سے کہو اگر تم موت یا قتل کے خوف سے بہاگتے ہو تو یہ بہاگنا
تم کو ہرگز کچہہ فائدہ نہ دے گا - اور اگر بہاگ کر بچ بہی گئے - تو بس یہی تاکہ دنیا مین چندروز
اور رہ لوگے - اے پیغمبر ان لوگون سے کہو کہ اگر خدا تمہارے ساتہہ برائی کرنی چاہے تو
کون ایسا ہے جو تم کو اوس سے بچا سکے - یا تم پر اپنا فضل کرنا چاہے تو کون ایسا ہے جو
اوسے روک سکتا ہے - اور خدا کے سوا نہ تو کسی کو اپنا حمایتی ہی پائینگے اور نہ کسی کو اپنا
مددگار ہی پائین گے مسلمانو خدا تم مین سے اون منافقون کو خوب جانتا ہے - جو دوسرون
کو لڑائی مین شریک ہونے سے روکتے اور اپنے بہائی بندون سے کہتے ہین - کہ لڑائی
سے الگ ہو کر ہمارے پاس چلے آو - اور وہ خود بہی تمہارے ساتہہ بخیلی رکہتے ہین جنگ
مین حاضر نہین ہوتے - مگر تہوڑی دیر کے لئے - تو اے پیغمبر جب کوئی خوف کا موقع پیش
آتا ہے تو اونکو دیکہتے ہو کہ تم کو دیکہتے ہین - اون کی آنکہین ہین کہ چارون طرف گہومی چلی
جاتی ہین - جیسے کسی پر سکرات موت کی بیہوشی طاری ہو - پہر جب خوف دور ہو جاتا ہے
اور مسلمانون کی فتح ہو جاتی ہے تو مال غنیمت پر گرے پڑتے ہین اور دلخراش باتین کر کے
تم پر طعنہ مارتے ہین - یہ لوگ شروع سے ایمان لائے ہی نہین - تو اللہ نے جو کچہہ عمل انہون
نے کیے بہی تہے اونہین اکارت کر دیا - اور اللہ کے نزدیک یہ ایک آسان بات ہے -
باوجودیکہ محاصرہ کرنے والے لشکر محاصرہ اوٹہا کر چل بہی دیے ہین مگر یہ ابہی تک یہی خیال کر رہے
ہین کہ یہ لشکر ابہی نہین گئے - اور اگر دشمنون کے لشکر پہر آموجود ہون تو یہ چاہین گے کہ کسی طرف
دیہات مین نکل جائین اور بیٹہے بیٹہے تمہارے حالات دریافت کرتے رہین - اور اگر کسی مجبوری
سے اون کو تم مین رہنا پڑے تو دشمنون سے نہ لڑین مگر تہوڑی دیر کیلئے مسلمانون تمہاری لئے اور خاصکر
اون کے لئے جو اللہ اور آخرت کے عذاب سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الہی کیا کرتے تہے -

پیروی کرنے کو رسول اللہ کا ایک عمدہ نمونہ موجود تھا - اور جب سچے مسلمانوں نے دشمنوں کے گروہوں کو دیکھا تو بول اوٹھے یہ تو وہی موقع ہے - جو خدا اور اوس کے رسول نے ہمیں پہلے سے بتا رکھا تھا اور اللہ اور اوس کے رسول نے سچ فرمایا تھا - اور اوس موقع کے پیش آنے سے لوگوں کا ایمان اور شیوۂ فرمان برداری اور بھی زیادہ ہوگیا اِن ہی مسلمانوں میں کچھہ تو ایسے ہیں کہ خدا کے ساتھہ جو اونہوں نے عہد کیا تھا اوس میں سچے اترے سو بعض تو اون میں ایسے تھے کہ اپنی منت پوری کر گئے یعنی شہید ہو گئے - اور بعض ان میں ایسے ہیں جو شہادت کے منتظر ہیں - اور اونہوں نے اپنی بات میں ذرا سا بھی ردوبدل نہیں کیا الغرض یہ لڑائی اِس لئے پیش آئی کہ خدا سچے مسلمانوں کو اونکے سچ کا عوض دے - اور منافقوں کو چاہے سزا دے اور چاہے اونہیں توبہ کی توفیق دے - اور وہ توبہ کریں اور خدا اونکی توبہ قبول کرے - بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے - اور خدا نے اپنی قدرت سے کافروں کو مدینہ سے ہٹا دیا - اور وہ اپنے غصہ میں بھرے ہوئے ہٹ گئے - اور اون کو اس مہم سے کچھہ بھی فائدہ نہ پہونچا - اور خدا نے اپنی مدد سے مسلمانوں کو لڑنے کی نوبت نہ آنے دی اور اللہ زبردست اور غالب ہے -

۵ قریش وغیرہ کا اور مسلمانوں کا مورچہ باندھ کر مقابلہ پر پڑنا

غرض قریش آئے - اور آکر رومہ کے مقام میں جہاں سیل کا پانی اکٹھا ہوا کرتا ہے فروکش ہوئے - اور جرف اور زغابہ کے درمیان اُترے اون کی کل تعداد دس ہزار تھی - اِن میں قریش کے سوا احابیش اور اون کے توابع کنانہ اور تہامہ بھی تھے - اور غطفان بھی آئے تھے اور اپنے توابع کو بھی لائے تھے - اور وہ کوہ احد کے بازو میں اُترے تھے -

اِس واسطے رسول اللہ اور مسلمان بھی مدینہ سے نکلے - اور اپنی پشت کوہ سلع کی طرف کرکے

روکش ہوے - مسلمانون کی تعداد اس وقت تین ہزار تھی - اور رسول اللہ نے بچون اور عورتون کو گڑہیون مین چہپا دیا تہا -

حیی کا کعب بن اسد کو بہکا کر رسول اللہ کے برخلاف کر لینا

اور حُیَیّ بن اخطب اپنے مقام سے نکلا اور کعب بن اسد قریظہ کے سید کے پاس آیا - اور کعب نے اپنی قوم کی طرف سے رسول اللہ صلعم سے مصالحت کر لی تہی اس واسطے اوس نے اپنے قلعہ کا دروازہ نہین کہولا - اور وا اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی - اور اوس سے کہا کہ تو بڑا منحوس و شوم شخص ہے - نے محمدؐ سے معاہدہ کر لیا ہے - اور اوس نے مجہ سے کسی طرح خلاف عہد کوئی کام نہین ہے - جو مین اوس سے معاہدہ توڑون - حیی نے کہا مین تیرے پاس ایسے کام کے آیا ہون کہ جس سے تجہے دنیا کی عزت حاصل ہو گی - اور ایسے لوگون کو لایا ہون کہ جو سمندر کی طرح صاحب قدرت و شوکت ہین - مین قریش کو اوس کے سپہ سالارون سردارون سمیت اور غطفان کو اوس کے سپہ سالارون سمیت لیکر آیا ہون - اونہون نے مجہ سے عدہ کیا ہے کہ جب تک محمدؐ اور اوس کے اصحاب کو بیخ و بنیاد سے اکہیڑ کر نہ پہینکدینگے تب تک وہ نہین ہٹینگے - کعب نے اسکے جواب مین کہا تو ایسے کام کے لئے آیا ہے کہ جس سے دنیا بہر مین ذلت ہو گی - اور ایسے خشک ابر کو لایا ہے جسمین پانی نہین وہ گرجتا ہی ہے اور اوسمین بجلی ہی چمکتی ہے مگر اسکے سوا اوسمین اور کچہہ نہین ہے - مجہے تو چہوڑ یہان سے چلا جا - مگر حیی اوسکے پیچہے لگا ہی رہا - اور بہکاتے بہکاتے اوسے ایسا بہکا لیا آخر کار وہ نبی صلعم سے غدر کرنے اور عہد توڑنے پر راضی ہو گیا - اور اوس نے عہد توڑ دیا - حیی نے اوس سے یہ عہد کر لیا - کہ اگر قریش او غطفان محمد کا کام تمام کئے بغیر چلے جائینگے مین تیرے حصن مین آرہون گا - پہر جو کچہہ تجہ پر گزرے گی وہ ہی مجہ پر بہی گزرے گی -

رسول اللہ کا غطفان کو مدینہ کی پیداوار دیکر لوٹانے کا ارادہ اور سعد بن معاذ کا اس سے منع کرنا

اِس سے سلمانون پر بڑی بلا نازل ہوئی - اور اونہیں نہایت خوف ہوگیا اور دشمن نے اونہیں چارون طرف آگے پیچھے سے دبا لیا - اور بعض منافقین جو اب تک چپ کر نفاق کرتے تھے ظاہر مین باتین بنانے لگے - اِسی لئے رسول اللہ صلعم اور مشرکین بیس روز سے زیادہ کوئی ایک مہینے کے قریب تک ایک دوسرے کے سامنے پڑے رہے - اور بجز دور کی تیراندازی کے اور کوئی لڑائی نہ ہوئی - جب مسلمانون پر نہایت سختی ہوئی تو رسول اللہ نے عُیَیْنَۃ بن الحصن اور حارث بن عوف المری کے پاس جو غطفان کے قائد تھے آدمی بھیجا - اور کہا کہ ہم تم کو مدینہ کی ایک ثلث پیداوار دیتے ہین بشرطیکہ تم اپنے ہمراہیون کو لیکر لوٹ جاؤ - اور ہم سے کچھ پرخاش نہ کرو - اونہون نے اِس امر کو قبول کرلیا -

پھر رسول اللہ صلعم نے سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کو مشورہ کے لئے بلایا - اونہون نے پوچھا یا رسول اللہ - یہ راے جو ہے یہ آپ کی مرضی کے موافق ہے یا خدا تعالیٰ کے یہان سے ایسا ہی حکم آیا ہے - یا آپ یہ اِس لئے کرتے ہین کہ ہمارا اسمین کچھ فائدہ ہے - رسول اللہ نے کہا یہ میری راے ہے - مین دیکھتا ہون کہ تمام عرب قوس واحد کی طرح سے تمہارے مقابلہ مین تیراندازی کے لئے کھڑے ہوگئے ہین - مین چاہتا ہون کہ اس طرح اونکی قوت وشوکت کو توڑ ڈالون سعد بن معاذ نے کہا کہ جب ہم اور وہ مشرک تھے تو اوسوقت بھی اِن لوگون کو کبھی اتنا حوصلہ نہ ہوا - کہ ہمارے یہان کا ایک پھل بھی سواے ضیافت اور فروخت کے اونہون نے لیا ہو - پھر اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمین اسلام کی شرافت وکرامت بخشی ہے کیا ہو اہے کہ ہم اونکو اپنا مال دیدین - ہماری تلوار ہے اور وہ ہین پھر آگے اللہ تعالیٰ ہمارے اور اونکے درمیان جو چاہے کرے اوسے اختیار ہے - اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اِس خیال کو چھوڑ دیا -

۸ قریش کے سوارون کا حملہ اور مسلمانوں کا انکو ہٹا دینا پھر کچھہ سوار ان قریش جن مین عمرو بن عبدود من بنی عامر بن لوی اور عکرمۃ بن ابی جہل اور ہبیرۃ بن ابی وہب اور نوفل بن عبد اللہ اور ضرار بن الخطاب الفہری بہی تھے اپنے گہوڑون پر سوار ہوکر لشکر سے نکلے اور بنی کنانہ پر ہوتے ہوے چلے۔ اور اون سے کہا لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم آج دیکھہ لوگے کہ کون بڑا دلاور ہے

عمرو بن عبدود بدر مین کافرون کی طرف سے لڑائی مین آیا تہا۔ اور خوب لڑا تہا۔ اور کثرت جراحت کی وجہ سے جنگ احد مین نہین شامل ہو سکا تہا۔ لیکن اب اس وقت جنگ خندق مین موجود تہا۔ اور ایک علامت اپنے اوپر لگالی تہی۔ کہ جس سے اوس کا مکان معلوم ہو جاوے۔

غرض وہ اور اوس کے ساتھی آئے اور آگے بڑہ کر خندق پر پہونچے۔ اور پہر ایک تنگ مقام کی طرف بڑہ کر اوسمین کود پڑے اور جہان کچہہ چٹیل زمین تہی وہان اونکے گہوڑے خندق اور سلع پہاڑ کے درمیان بڑہ آئے۔ اودہر سے علی بن ابی طالب کچہہ مسلمانون کو لیکر نکلے۔ اور سرحد کی حفاظت کے واسطے جا ڈٹے۔

عمرو نے اپنے اوپر ایک علامت لگالی تہی۔ علی نے اوس سے کہا کہ عمرو تو نے یہ عہد کر لیا ہے کہ اگر قریش کا آدمی تجہہ سے دو باتون کی درخواست کرے تو تو اون مین سے ایک ضرور قبول کرے گا۔ عمرو نے کہا ہان۔ علی نے کہا۔ تو مین تجہہ سے یہ درخواست کرتا ہون کہ تو مسلمان ہو جا اور اللہ کی طرف رجوع کر۔ اوس نے کہا مجھے اس کی تو حاجت نہین۔ علی نے کہا تو اچہا دوسری بات یہ ہے کہ ہم تم لڑین۔ کہا مین یہ نہین چاہتا کہ تجھے مار ڈالون۔ علی نے کہا مین تو یہ چاہتا ہون کہ تجھے مار ڈالون۔ اس سے عمرو گرم ہوگیا۔ اور اپنے گہوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکی کونچین کاٹ دین۔ پہر علی کی طرف آیا۔ اور دونو پیچ ہونے لگے۔

حضرت علیؑ نے اوسے مار ڈالا - اور اونکے گھوڑے بھاگ گئے - عمرو کے ساتھ دو اور آدمی بھی مارے گئے - ایک کو تو علی نے ہی قتل کیا تھا - اور ایک کے تیر لگا تھا جس سے وہ مکہ مین جاکر مر گیا -

۹ سعد بن معاذ کی ایک تیر سے رگ ہفت اندام کٹ جانا | اور سعد بن معاذ کے ایک تیر آکر لگا - کہ جس سے اونکے ہاتھہ کی رگ ہفت اندام کٹ گئی یہ تیر حبان بن قیس بن العرقہ بن عبد مناف نے جو بنی ہصیص بن عامر بن لوی مین سے تھا مارا تھا - عرقہ اوس کی مان کا لقب ہے عرقہ اوسے اس لئے کہتے تھے کہ اوسکے عرق اور پسینہ مین خوشبو آتی تھی - اور اوسکا نام قلابتہ بنت سعید بن سہم تھا - اور یہ بی بی خدیجہ کی دادی اور اونکے باپ کی مان تھی جو حبان کے باپ کا دادا تھا - جب اوس نے سعد کے تیر مارا تو کہا - یہ لے مین ابن العرقہ ہون - نبی صلعم نے کہا اللہ تعالیٰ آتش دوزخ مین تیرے منہ کو پسینے پسینے کرے کسی کی رگ ہفت اندام جب کٹ جاتی ہے تو مر ہی جاتا ہے - اس لئے سعد نے کہا - اے اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی اور باقی ہو تو تو اوسکے لئے مجھے زندہ رکھہ - کیونکہ مجھے تمام لوگون کی بہ نسبت اون سے لڑنا زیادہ مرغوب ہے جنھون نے تیرے نبی کو ستایا اور جھٹلایا ہے اور اگر اون کی اور ہماری لڑائی اسی وقت ختم ہو جاتی ہے تو تو مجھے ابھی اس زخم سے شہادت دیدے مگر مجھے اوس وقت تک زندہ رکھہ - کہ بنی قریظہ کی طرف سے میرا دل ٹھنڈا ہو جاوے - یہ لوگ ایام جاہلیت مین سعد کے حلفا اور موالی تھے - بعض کہتے ہین کہ جس نے سعد کے تیر مارا تھا اوسکا نام ابو اسامۃ الجشمی حلیف بنی مخزوم تھا جب سعد نے یہ دعا مانگی تو اونکا خون تھم گیا - اور رگ مین سے خون نکلنا بند ہو گیا -

۱۰ صفیہ کا یہودی کو قتل کرنا اور حسان کی نامردی | بی بی صفیہ نبی صلعم کی پھوپی حسان بن ثابت کے حصن

قارع مین تہین- اور حسان بہی وہان عورتون مین ہی ستہے کیونکہ وہ بڑے جبان اور نامرد تہے
صفیہ کہتی ہین- کہ وہان ایک یہودی ہماری طرف آیا- مین نے حسان سے کہا یہ یہودی
ہمین دیکہتا پہرتا ہے- مجہے خوف ہے کہ کہین وہ ہمارے بہید نہ تاڑ جائے- تو جا اور
اوسے مار ڈال- حسان نے کہا مین اِس کام کا آدمی نہین ہون- صفیہ کہتی ہین اِس پر
مین نے خود ایک لکڑی لی- اور اوس یہودی کی طرف جا کر اوسے مار ڈالا- پہر مین لوٹ کر
آئی- اور حسان سے کہا جا اِس کے کپڑے اُتار لے- یہ مرد ہے مین اِس کے کپڑے
شرم کی وجہ سے نہین اُتار سکتی ہون حسان بولے کہ مجہے تو اس کے کپڑون کی کچہہ حاجت
نہین ہے-

۱۱ نعیم کا مسلمان ہوکر بنی قریظہ قریش اور غطفان مین پہوٹ ڈالنا پہر نعیم بن مسعود الاشجعی نبی صلعم کے پاس
آیا اور کہا یا رسول اللہ مین مسلمان ہوگیا ہون اور میری قوم کو یہ بات معلوم نہین ہے- جو آپ حکم
دین وہ مین بدل و جان بجا لاؤن- رسول اللہ نے اوس سے کہا تو اکیلا شخص ہے اور تجہ سے
کیا ہوسکتا ہے- اگر تجہ سے ہوسکے تو اون مین جا کر پہوٹ ڈالدے- کیونکہ الحرب خدعة
کی مثال بہت صحیح ہے اِس لئے وہ نکلا اور بنی قریظہ کے پاس گیا- جاہلیت کے زمانہ مین وہ
اون مین بہت اٹہتا بیٹہتا تہا- اون سے کہا کہ تم مجہے جانتے ہو مین تمہارا ایک دوست
اور ہوا خواہ ہون- اونہون نے کہا بے شک ہم نے تیری کوئی بات بیجا نہین دیکہی نعیم
نے کہا تم نے قریش اور غطفان کو محمد کی لڑائی مین مدد دی ہے- وہ لوگ تو تمہاری طرح نہین
ہین- یہ ملک تمہارا ملک ہے اِسی جگہ تمہارے اموال اور بچے اور عورتین ہین- یہان سے
تم کہین دوسری جگہ نہین جا سکتے ہو- اور قریش اور غطفان کا یہ حال ہے کہ اگر انہون نے
دیکہا کہ موقع ہے اور غنیمت مل سکتی ہے تو تو وہ آکر ہاتہہ مارین گے اور اگر دیکہین گے کہ موقع

نہین ہے تو اپنے ملک کو چلتے بنینگے - اور نہین اور محمد کو چھوڑ جائینگے - جس کے مقابلہ کی تم مین طاقت ذرا بھی نہین ہے اِس لئے تم کو چاہیئے کہ جب تک تم اونکے اشراف مین سے کچھ آدمی بطور رہن کے نہ لے لو ہرگز قتال مت کرو اور انہین رہن مین اوسوقت تک رکہو کہ محمد سے لڑائی ختم نہ ہو جاوے - بنی قریظہ نے کہا بات تو تو نے بہت ہی اچھی کہی ہے ایسا ہی ہمین کرنا چاہیئے -

پہر نعیم وہان سے نکلا اور قریش کے پاس آیا - اور ابو سفیان اور اوسکے ہمراہیون سے کہا تم یہ تو خوب جانتے ہو کہ مین تمہارا دوست ہون - اور یہ بھی جانتے ہو کہ محمد سے مجھے کچھ تعلق نہین ہے - مین نے سنا ہے کہ قریظہ جو تم سے مل گئے تھے اونہین اپنے اس ملجانے سے ندامت ہوئی ہے - اور محمد کو رضامند کرنے کے لئے اونہون نے اوس سے ٹھیرا ہے کہ ہم قریش اور غطفان کے اشراف پکڑ کر بھیجے دیتے ہین تو اون کی گردن مارو اور ہم سے مصالحت کرلے اسکے بعد جو دشمن باقی رہ جائینگے اونکی لڑائی کے لئے ہم تیرے ساتھ ہو جائینگے - اور اسے محمد نے بھی قبول کرلیا ہے - اِس لئے آپ کو چاہیئے کہ اگر وہ آپ لوگون سے کچھ سردار رہن کے طور پر مانگین تو آپ اون کو ایک شخص بھی نہ دین -

پہر وہ غطفان کے پاس آیا اور اون سے کہا تم میرے اہل و میرے عشیرہ والے ہو اور پہر جو باتین قریش سے کہی تہین وہ سب اون سے بھی کہین - اور اونہین بھی بنی قریظہ سے ڈرادیا -

۲ / بنی قریظہ کا قریش اور غطفان سے رہن طلب کرنا اور اونہین نا اتفاقی اور تائید ربی سے اونکی پریشانی -	پہر جب شوال کے مہینے مین سبیت کی رات آئی - تو رسول اللہ کے لئے خدا کی قدرت کا

یہ کرشمہ ہوا۔ کہ ابوسفیان اور سرواران غطفان نے قریظہ کے پاس قریش اور غطفان کے کچھہ آدمی دیگر عکرمتہ بن ابی جہل کو بہیجا - اور کہا۔ کہ ہم لوگ تو یہان کے رہنے والے ہین ہی نہین۔ ہمارے گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چلے - آپ لوگ قتال کے لیے تیار ہو جائیے بنی قریظہ نے اسکے جواب مین کہا۔ کہ آج تو سبت کا دن ہے ہم کچھہ آج نہین کر سکتے سوا اسکے ہم اوسوقت تک آپ کے ہمراہ ہوکر نہین لڑسکتے جب تک کہ آپ لوگ کچھہ آدمیون کو ہمارے پاس بطور رہن کے نہ بہیج دین - کیونکہ ہمین اندیشہ ہے کہ تم لوگ اپنے اپنے بلاد کو چلے جاؤگے اور ہمین اور اس شخص کو چھوڑ جاؤگے - ہم اوسی کے ملک مین رہتے ہین - اور محمدؐ یہان کا مالک ہے - جب قاصدون نے یہ بات اون سے جاکر کہی تو قریش اور غطفان نے کہا واللہ نعیم بن مسعود سچ کہتا تہا - اِس لئے اونہون نے جواب دیا - کہ ہم تو ایک آدمی بہی تم کو نہین دین گے - قریظہ نے یہ سنکر کہا جو بات نعیم بن مسعود نے کہی تہی وہ بالکل سچ معلوم ہوتی ہے - اِس سے دشمنون مین اللہ نے پہوٹ ڈالدی اور اونکے دل مین فرق آگیا -

اسی مین اللہ تعالیٰ نے اون پر ایک ایسی آندہی بہیجی - جسنے جاڑے کی سخت ٹہنڈی راتون مین چولہون پر سے اونکی ہانڈیان گرادین - اور اونکے خیمہ اکہیڑ ڈالے - اور اونہین بالکل گہبرادیا -

۳۳ | قریش اور غطفان کی واپسی اور حذیفہ کا اونکی خبر لانا

جب نبی صلعم کو معلوم ہوا - کہ مشرکین مین اختلاف پڑگیا تو آپ نے حذیفہ بن الیمان کو رات کے وقت بلایا - اور کہا کہ دشمن کے لشکر مین جا - اور دیکھہ کہ اونکے کیا ارادے ہین - مگر کچہہ اور حرکت وہان نہ کرنا اور سیدہا میرے پاس چلے آنا - حذیفہ کہتا ہے - کہ مین گیا اور جاکر اون مین داخل ہوگیا - وہان آندہی چل رہی تہی اور اللہ کا غیبی لشکر اون کا کام تمام کیے دیتا تہا - نہ تو کوئی ہانڈی اپنی جگہہ پر رہتی تہی اور نہ کوئی ڈیرا ہی کہڑا

رہ سکتا تھا اور نہ آگ ہی جل سکتی تھی۔

یہ حالت دیکھکر ابوسفیان کھڑا ہوا۔ اور بولا یا معشر قریش تمہیں چاہیئے کہ ہر شخص تم میں سے اپنے جلیس کا ہاتھ پکڑ لے۔ حذیفہ کہتا ہے کہ مین نے اوس شخص کا ہاتھ پکڑا جو میرے برابر تھا۔ اور مین نے اوس سے کہا تو کون ہے کہا مین فلان شخص ہون۔ پہر ابوسفیان نے کہا دیکھو ہمارے اونٹ گھوڑے ہلاک ہو گئے۔ اور قریظہ نے ہمسے اختلاف کیا ہے۔ اور یہ جو آندھی چل رہی ہے تم دیکھتے ہو کیسی تکلیف دے رہی ہے۔ اِس لئے سب کو چاہیئے کہ یہان سے کوچ کر چلو اور مین بھی کوچ کرتا ہون۔ پہر اپنے اونٹ کی طرف گیا۔ جس کا دھنگنا ولا ہوا تھا۔ اور اوس پر سوار ہوا۔ اور اوسکو مارا جس سے اونٹ اٹھا۔ اور تین پیرون سے کودنے لگا۔ اِس وقت اگر رسول اللہ صلعم کے فرمان کا خلاف نہوتا کہ مین وہان کوئی حرکت نکرون تو مین ابوسفیان کو قتل کر دیتا۔

پہر حذیفہ کہتا ہے کہ مین لوٹ آیا۔ نبی صلعم اِس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ اور اپنی کسی بی بی کی چادر اوڑہے ہوے تھے مجھے آپ نے اپنے سامنے کرلیا۔ اور اپنی چادر کا ایک کونا مجہ کو اڑھا لیا۔ جب آپ نے سلام پہیرا تو مین نے سارا حال عرض کیا۔

اسکے بعد جب غطفان نے سنا کہ قریش چلدیئے تو وہ بھی اپنے ملک کو لوٹ گئے جب یہ لوگ چلے گئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا اب ہم اونپر چڑہائی کرینگے اور وہ کبھی ہم پر آیندہ چڑہ کر نہ آئینگے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا۔

غزوہ بنی قُرَیظہ

۱۴ | رسول اللہ کا بنی قریظہ پر حصار | جب یہ رات گزرگئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ صلعم مدینہ کو لوٹ گئے

اور مسلمانون نے ہتیار کہول ڈالے - اور سعد بن معاذ کے لئے مسجد مین ایک قبہ استادہ کیا گیا - تاکہ وہ وہان مسجد سے جلد لوٹ آیا کرے - جب ظہر کا وقت ہوا تو جبرئیل نبی صلعم کے پاس آئے - اور کہا آپ نے کیا ہتیار رکہدیے - کہا ہان جبرئیل نے کہا - فرشتون نے تو ہتیار ابہی نہین رکہے - اللہ تعالی نے حکم دیا ہے - کہ آپ بنی قریظہ کی طرف جائین - ورمین بہی اونکی طرف جاتا ہون - اسواسطے رسول اللہ نے ایک منادی کو حکم دیا اور اوس نے ندا کی کہ جو لوگ سامع اور مطیع ہین اونہین چاہیے کہ عصر کی نماز بنی قریظہ مین چلکر پڑہین - اور علی کو رایت دیکر آگے آگے روانہ کردیا - اور پیچہے سے اور لوگ بہی اون سے ملنا شروع ہوگئے - اور رسول اللہ صلعم قریظہ کے پاس جاکر اُترے - وہان لوگ عشاء اخیرہ کے بعد تک آتے اور عصر کی نماز پڑہتے رہے - اور رسول اللہ صلعم نے اس پر کوئی اعتراض نہین کیا - پہر رسول اللہ بنی قریظہ پر ایک مہینے تک یا پچیس روز تک حصار کیے پڑے رہے -

١٥ بنی قریظہ کا ابولبابہ سے مشورہ اور اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کرنا

جب اون پر حصار کی بہت سختی ہوئی - تو اونہون نے رسول اللہ کے پاس آدمی بہیجا - کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبدالمنذر کو جو بنی اوس مین کا ایک انصاری تہا بہیجدیجیے ہم اوس سے مشورہ کرینگے رسول اللہ نے اوسے بہیجدیا - جب اونہون نے اوسے دیکہا - تو اونکے مرد اوسکے پاس آگئے - اور عورتین اور بچے اوسے دیکہہ کر رو دیئے - اِس سے ابولبابہ کو اون پر ترس آگیا - اونہون نے اوس سے پوچہا کہ کیا ہم اپنے آپ کو رسول اللہ کے حوالہ کردین - اوس نے کہا ہان حوالہ کردو - اور اپنے حلق کی طرف ہاتہہ سے اشارہ کیا - کہ ذبح کیے جاؤگے -

ابولبابہ کہتا ہے - کہ مین نے کہنے کو تو کہدیا کہ ذبح کیے جاؤگے - مگر میری قوم وہان سے ہٹی بہی نہین تہی کہ مجہے معلوم ہوگیا - مین نے اللہ اور اللہ کے رسول کے ساتہہ

خیانت کی ہے - پہر مین نے دل مین کہا کہ جس جگہ مین نے اللہ تعالیٰ کے ساتہ عصیان کیا ہے وہان ہرگز ٹہرا رہنا نہ چاہیئے - اِس لیئے وہان سے چلدیا (اور رسول اللہ کے پاس شرم کی وجہ سے نہ آیا) مُنہ اُٹھائے آگے چلا گیا - اور جاکر مسجد نبوی مین ایک ستون سے اپنے آپ کو باندہ دیا اور کہا جب تک خدا تعالیٰ میری خطا معاف نکرے اوسوقت تک مین یہان سے کہین نہ جاؤنگا - اِس سے اللہ تعالیٰ نے اوسکی خطا معاف اور رسول اللہ صلعم نے اوسے چہوڑ دیا -

پہر بنی قریظہ رسول اللہ کے حکم سے اپنے قلعون سے اتر آئے - اور مسلمانون کی قید مین آ گئے -

۶ | قریظہ کی نسبت سعد کو حکم بنانا اور اونکا اونکی نسبت قتل کا فتوی دینا -

تب بنی اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ان ہمارے موالی کی نسبت وہی عمل کیجیے جو آپ خزرج کے موالی بنی قینقاع کے ساتہ کیا تہا اور جسکا ذکر اوپر آچکا ہے - رسول اللہ نے فرمایا کیا آپ لوگ اِس بات پر راضی نہین ہین - کہ جو سعد بن معاذ اِس بات مین فیصلہ کرے وہ کیا جائے - اونہون نے کہا کہ ہان ہم اوسکے فیصلہ پر راضی ہین - پہر سعد کی قوم کے لوگ اونکے پاس آئے اور چونکہ زخمون سے اونکی حالت بڑی نڈہال ہو رہی تہی اِس لیئے اونہین ایک گدہے پر سوار کرایا اور لیکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئے - اور راستہ مین یہ لوگ اون سے کہتے جاتے تہے - کہ تو اپنے موالی کے ساتہ احسان کر جب انہون نے بہت کہا - تو اونہون نے کہا کہ اب یہ وہ وقت ہے کہ اِس وقت سعد اللہ کے کام مین کسی لائم کی ملامت کا اندیشہ نہین کرے گا اِس سے بہت لوگون کو معلوم ہو گیا کہ وہ اونہین قتل کرا دینگے

جب سعد رسول اللہ کے پاس آئے - تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے سید کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ - راوی کو شبہہ ہے سید کے بجاے خیر کا لفظ آپ نے فرمایا تھا - اِس لیے سب لوگ اونکی تعظیم کو کھڑے ہو گئے - اور اونہین گدھے پر سے اُتارا - اور بولے اے ابو عمرو اپنے موالی پر احسان کر - رسول اللہ صلعم نے تجھے اِس فیصلہ مین حکم مقرر کیا ہی سعد نے اون سے پوچھا - کیا آپ لوگ سچے دل سے مجھے اِس معاملہ مین حکم بناتے ہین خدا تعالیٰ کی قسم کہا کر یہ عہد کرتے ہین کہ مین کہون گا اوسے آپ لوگ مانین گے - سب مسلمانون نے کہا ہان ہم مانین گے - پہر اونہون نے دوسری طرف منہ پہیرا جدہر رسول اللہ صلعم تہے اور بلا رسول اللہ صلعم سے نظر کترا کر کہا - کیا اودہر والے لوگ بہی یہی عہد کرتے ہین سب نے ہان کہی اور رسول اللہ صلعم نے بہی فرمایا ہان -

تب سعد نے کہا تو مین حکم دیتا ہون - کہ آپ ان مین سے لڑائی لڑنے والون کو تو قتل کر دیجیے - اور بچون اور عورتون کو لونڈی غلام بنا لیجیے - اور اونکے اموال تقسیم کر دیجیے رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ جو حکم سات آسمانون کے اوپر سے آیا ہے تو نے بہی اوسی کے موافق فیصلہ کیا - اور یہی ٹہیک ہے -

۷ ابی قریظہ کا قتل اور مال غنیمت کی تقسیم پہر بنی قریظہ کو لیکر بنت الحارث کے گہر مین جو بنی النجار کی ایک عورت تہی محبوس کر دیا گیا - پہر رسول اللہ صلعم مکان سے نکلکر مدینہ کے بازار مین آئے - اور وہان خندقین کہدوائین - پہر اون کو بنت الحارث کے گہر سے نکلوا نکلوا کر اون خندقون مین اون کی گردنین مروا دین - انہین لوگون مین جن کی گردنین ماری گئین حیی بن اخطب اور کعب بن اسد یہود کے سردار بہی تہے - اور اون سب کی جن کی گردنین ماری گئین چہہ سو یا سات سو تعداد تہی اور بعض کہتے ہین کہ سات سو اور آٹھہ سو کے درمیان

اونکی تعداد تھی ۔

حیی بن اخطب جب مشکین بند ہا ہوا آیا - اور اوس نے نبی صلعم کو دیکہا تو بولا - کہ مین نے جو تیرے ساتہہ عداوت کی اِس سے مین اپنے آپ کو ملامت نہین کرتا - مگر جسے اللہ چھوڑدے اوسکا ساتھی کون ہے - پہر لوگون سے کہا اللہ کے حکم سے کچہہ چارہ نہین ہے - بنی اسرائیل کی قسمت مین تو ایسے ہی معاملات قدرت نے بہت لکہ دیے ہین - پہر اوسکو بٹھا کر گردن ماردی گئی -

اون مین سے کوئی عورت قتل نہین کی گئی - صرف ایک عورت کسی حادثہ سے ماری گئی اور ایک اور عورت ارقہ بنت عارضہ اونمین سے قتل ہوئی - اور ثعلبہ بن سعیہ اسید بن سعیہ اور اسید بن عبید مسلمان ہوگئے -

پہر رسول اللہ صلعم نے اونکے مال تقسیم کئے - سوار کو تین حصّہ دیے - گھوڑے کے دو حصّہ اور سوار کا ایک حصّہ - اور پیادون کو جن کے پاس گھوڑے نہ تھے ایک ایک حصّہ دیا - اسوقت سوار کل چھتیس ۳۶ تھے -

اور اوس مین سے رسول اللہ نے خمس نکالا - یہ پہلا ہی موقع تہا کہ مال غنیمت مین دو دو حصّہ ملے - اور خمس نکالا گیا -

۱۸ ریحانہ کا انتخاب اور سعد بن معاذ کی موت اِن یہودیون کی عورتون مین سے رسول اللہ صلعم نے ریحانہ بنت عمرو بن خنافہ کو اپنے واسطے پسند فرمایا - اور چاہا کہ اوس سے نکاح کرلین - مگر اوس نے کہا کہ مجھے اپنے ملک مین الگ ہی رہنے دیجیے یہ میرے لئے اور آپکے لئے بہتر ہے -

جب یہ قریظہ کا معاملہ ہوچکا - تو سعد بن معاذ کا زخم پہوٹ گیا - اور اون کی دعا مقبول ہوئی

(یعنی اون کا انتقال ہوگیا) وہ ابھی تک اپنے اوسی خیمہ مین تھے جو مسجد مین اونکے لئے نصب کیا گیا تھا۔ اس زخم کی تکلیف کا حال سنکر رسول اللہ صلعم اور ابوبکر اور عمر اون کے پاس آئے۔ بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے ابوبکر او عمر کی اپنے حجرہ سے آواز سنی کہ وہ اون پر روتے تھے۔ لیکن نبی صلعم کا یہ حال تھا۔ کہ آپ کسی پر کبھی نہین روتے تھے۔ اگر آپ کو بڑا ہی صدمہ ہوتا تو آپ اپنی ڈاڑھی پکڑ لیا کرتے تھے۔

قریظہ کی فتح ذی القعدہ اور شروع ذی الحجہ مین ہوی تھی۔ اور خندق کی لڑائی مین چھ مسلمان اور قریظہ کے واقعہ مین تین مسلمان مارے گئے تھے۔

۶ سنہ ہجری

غزوۂ بنی لحیان

۱۹ رسول اللہ کا بنی لحیان پر جانا اور عسفان مین پہونچکر مکہ والون کو دھمکی دینا

اس سال کے مہینے جمادی الاولے مین رسول اللہ صلعم بنی لحیان کی طرف روانہ ہوے تاکہ اصحاب رجیع خبیب بن عدی اور اوس کے ہمراہیون کا اون سے انتقام لین۔ مگر ظاہر مین یہ مشہور کیا کہ آپ شام کو جاتے ہین۔ تاکہ دشمنون پر بےخبری مین جا پڑین۔ غرض چلتے چلتے غران مین پہونچے جہان بنی لحیان کے ساکن تھے۔ یہ مقام امج اور عسفان کے بیچ مین ہے۔ لیکن وہان معلوم ہوا۔ کہ اون لوگون کو آپ کے آنے کی خبر لگ گئی۔ اور وہ بھاگ کر پہاڑون کی چوٹیون پر جا چھپے۔

جب رسول اللہ کو یہ لوگ نہ ملے۔ تو آپ نے دوسو شتر سوار لئے۔ اور مکہ والون کی

تخویف کے واسطے عسفان مین جاکر اُترے اور اپنے اصحاب مین سے دو سوارون - (حضرت ابوبکر اور ایک اور شخص) کو بہیجا یہ دونون شخص کراع الغمیم تک پہونچے - اور پہر رسول اللہ صلعم مدینہ کو واپس چلے آئے -

غزوہ ذی قَرَد

۲۰ بنی فزارہ کا رسول اللہ کے اونٹ لوٹنا اور سلمہ کا اون کے تعاقب مین جانا -

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ واپس تشریف لائے - مگر کچہ بہت روز نہین ہوئے تھے - کہ عیینۃ بن حصن الفزاری نے غطفان کے کچہ سوار لئے - اور نبی صلعم کے شیردار اونٹ آکر پکڑ لے چلا - جب یہ لوگ اونٹ لے چلے تو سب سے اوّل اونہین سلمہ بن الاکوع الاسلمی نے دیکہا - اسطرح پر ابو جعفر نے ابن اسحق سے غزوہ بنی لحیان کے بعد اس غزوہ کا ذکر کیا ہے - مگر صحیح روایت سلمہ سے اس طرح پر آئی ہے - کہ جب رسول اللہ صلعم واقعہ حدیبیہ سے لوٹ کر آگے ہین تو اوسوقت یہ واقعہ ہوا ہے - اِن دونون واقعات مین بڑا تفاوت ہے -

سلمہ بن الاکوع کہتا ہے کہ جب ہم صلح حدیبیہ سے نبی صلعم کے ساتہ مدینہ کو آئے - تو رسول اللہ صلعم نے مجہے اپنے غلام رباح کے ساتہ اپنی سواری کے اونٹ لینے کو بہیجا مین طلحہ بن عبید اللہ کے گہوڑے پر رباح کے ساتہ روانہ ہوا جب صبح ہوئی تو عبد الرحمن بن عیینۃ بن حصن الفزاری آیا - اور رسول اللہ کی سواری کے اونٹ سب کے سب غنیمت مین لیکر چلدیا - اور رسول اللہ کے راعی کو قتل کر ڈالا - مین نے رباح سے کہا کہ یہ گہوڑا لے اور اوسے جاکر طلحہ کو دیدے اور رسول اللہ صلعم کو اطلاع کردے - کہ مشرکین نے آپکے اونٹ لوٹ لئے -

پہر وہ کہتا ہے - کہ مین ایک پہاڑی پر چڑہا - اور وہان سے تین مرتبہ چلا کر کہا - یا صباحاہ - پہر مین

اون لوگون کے پیچھے چلا اور تیر مارنا شروع کئے اور یہ رجز پڑہنے لگا ۔

خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعْ	وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعْ
یہ تیر ہے ۔ اور میرا نام یاد رکھہ مین ابن الاکوع ہون	اور آج کا دن دودہ پینے والون کا دن ہے

وہ کہتا ہے کہ مین برابر تیر مارتا اور اونکو لنگڑا کرتا چلا جاتا تہا ۔ اور جب کبہی کوئی سوار میری طرف آتا ۔ تو مین کسی درخت کی جڑ کے اوٹ مین ہوجاتا ۔ اور وہان سے تیر مار کر اوسے لنگڑا کر دیتا تہا ۔ اور جب وہ پہاڑ کی تنگ گہاٹیون مین جاتے تو مین اونکے اوپر سے پتہر پہینکتا تہا ۔ آخر کار جتنے رسول اللہ کی سواری کے اونٹ تہے اون سب کو کہید کہید کر مین نے اپنے پیچہے کر لیا ۔ اور اب وہ لوگ اور مین رہ گیا ۔ اونہون نے کوئی تیس نیزہ اور چادرون سے زیادہ پہینکدین کہ ہلکے ہو جائین ۔ مگر میرا یہ حال تہا کہ جب کوئی چیز اونکی مجہے ملتی تو مین اسپر ایک علامت کر دیتا ۔ کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب اوسے پہچان جائین ۔

۱۲ اخرم کا عبدالرحمن کے ہاتھ سے قتل ہونا ابو قتادہ کا عبدالرحمن کے برچہا مارنا اور نبی صلعم کا ذی قرد پر پہونچنا

رفتہ رفتہ وہ لوگ ایک ٹیلے کے پاس ایک تنگ مقام مین پہونچے وہان عینیہ بن حصن بن خدیفہ بن بدر اون کی مدد کو آگیا ۔ اور وہ سب بیٹہکر دوپہر کا کہانا کہانے لگے ۔ جب عینیہ نے مجہ کو دیکہا تو لوگون سے پوچہا ۔ یہ کون ہے ۔ بولے کہ اس شخص نے ہمکو بڑا تنگ کیا ہے ۔ جتنے اونٹ تہے اسنے ہم سے واپس لے لئے ۔

مین ابہی اسی جگہہ پر تہا ۔ کہ مین نے رسول اللہ کے سوارون کو آتے دیکہا ۔ کہ وہ درختون کے بیچ مین دور سے دکہائی دیئے ان مین سے سب سے اوّل اخرم الاسدی تہا جسکا نام محرز بن نضلہ تہا اور اسد بن خزیمہ کے بطن سے تہا ۔ اور اخرم کے پیچہے ابو قتادہ اور اوسکے پیچہے مقداد بن الاسود الکندی تہا ۔ جب اخرم میرے پاس کو آیا تو مین نے اوسکے گہوڑے کی لگام پکڑلی ۔ اور کہا کہ

ان لوگون کے پاس نہ جا - نہ معلوم رسول اللہ صلعم اور اصحاب رسول اللہ کب آئین اور اوسوقت تک یہ لوگ تجھے کہین کاٹ کر نہ پھینکدین - اخرم نے کہا سلمہ اگر تو اللہ تعالی پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو میرے اور شہادت کے درمیان حائل نہو - سلمہ کہتا ہے کہ اوس نے جب یہ لفظ کہا تو مین نے اوسے چھوڑدیا - اور وہ عبدالرحمن بن عیینہ سے جا بھڑا اور اوس کے گھوڑے کی کوچین کاٹ دین - مگر عبدالرحمن نے اوسکے ایک برچھا مارا اور اوسے مار ڈالا - اور اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوگیا - اسی مین ابوقتادہ رسول اللہ صلعم کا سوار اوسکے پاس جا پہونچا - اور عبدالرحمن کے جاکر ایک نیزہ مارا اس سے وہ لوگ بھاگ نکلے -

سلمہ کہتا ہے کہ جس نے محمد صلعم کو اکرام دیا ہے - اوسی کی مجھے قسم ہے کہ مین برابر اپنے پانون سے دوڑتا چلا جاتا تھا - اور اوسکا پیچھا نہین چھوڑتا تھا یہانتک کہ چلتے چلتے مین اتنا نکل گیا کہ اصحاب محمد صلعم کا میرے پیچھے کوئی نشان نہ رہا - اور اونکا غبار بھی دکھائی دینا موقوف ہوگیا - یہان پر بنی فزارہ غروب آفتاب کے قریب ایک غار کی طرف کو پھرے جسمین پانی تھا - اور جسے ذوقرد کہتے تھے تاکہ وہان جاکر وہ پانی پئین - اور جو مدت سے پیاسے ہو رہے تھے اپنی پیاس بجھائین - مگر یہان بھی اونھون نے مجھے دیکھا کہ مین اونکے تعاقب مین چلا جاتا ہون - وہان سے بھی مین نے اونہین ہٹادیا اور ایک قطرہ پانی کا اونہین نہ چکھنے دیا -

سلمہ کہتا ہے کہ وہ لوگ بیت ذی ابھر مین پہونچ کر بہت تھک گئے - جب مین اونکے تیر مارتا تھا تو اون کے شانون کی ہڈیون مین لگتا تھا اور مین کہتا تھا ؎

خُذھا وَاَنَا ابنُ الاکوَع ‖ وَالیومُ یومُ الرُّضَّع

اور اونھون نے ایک ٹیلہ پر دو گھوڑے چھوڑ دیے (تاکہ سلمہ اونکے لالچ مین آکر ہمارا پیچھا چھوڑ دے) مین نے اونکو پکڑ لیا اور نبی صلعم کے پاس لے آیا - اسوقت مجھے راستہ مین میرا چچا عامر ملا جو ایک

سطیحہ (تھیلے) مین دودہ کی لسّی اور ایک سطیحہ مین کچہ پانی لئے آرہا تھا - مین نے اوس پانی سے وضو کیا اور نماز پڑہی اور لسّی پی لی - پہر مین نبی صلعم کے پاس چلا - آپ اوس چشمہ پر آکر مقیم ہو گئے تھے جہان سے مین نے بنی فزارہ کو نکالا تہا اور جسکا نام ذی قرد تہا -

۴۲ رسول اللہ کا ذی قرد سے واپس ہونا اور سلمہ کی دوڑ۔

جب مین رسول اللہ کے پاس پہونچا تو دیکھتا کیا ہون - کہ مین نے دشمن سے جو اونٹ چہڑاے تھے اور جو نیزہ اور چادرین دشمنون نے پہینکی تہین وہ سب رسول اللہ نے لے لی ہین - اور بلال نے اون اونٹون مین سے ایک اونٹنی ذبح کی ہے اور وہ اوسے بہون رہے ہین - مین نے رسول اللہ سے عرض کیا - کہ رسول اللہ مجھے سو آدمی منتخب کر لینے دیجئے - اور دشمنون کے پیچہے جانے دیجئے - مین اونہین سب کو خاک مین ملاے دیتا ہون - رسول اللہ صلعم یہ سُنکر مسکرائے اور فرمایا کہ وہ لوگ اب غطفان کی مہمانیان کہا رہے ہین - (یعنی اب امن کی جگہ پہونچ گئے ہین وہان نہ جانا چاہیئے)-

پہر ایک غطفان کا آدمی آیا - اور کہنے لگا کہ فلان شخص نے اونکے لئے اونٹ ذبح کیا تہا - اور لوگ ابہی اونٹ کو ذبح کر کے کہال ہی اُتار رہے تھے کہ دور سے غبار اڑتا ہوا دکہائی دیا - غبار کو دیکہکر وہ یکایک بول اُٹہے - کہ محمد آپہونچا اور نکلکر بہاگ آئے -

جب رات گزر گئی اور صبح ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا - کہ اِس موقع پر ابو قتادہ ہمارے اچہے سوارون مین اور سلمہ بن الاکوع ہمارے اچہے پیادون مین نکلے - پہر مجھے رسول اللہ نے دو حصّہ دیے ایک سوار کا حصّہ اور ایک پیادہ کا حصّہ اور پہر جب واپس چلے تو خاص اپنے اونٹ پر مجھے ردیف کر لیا - آپ عضبا اونٹنی پر سوار تھے -

جب ہم راستہ مین لوٹے مدینہ کو جا رہے تھے تو مین نے ایک انصاری کو دیکہا کہ بہت تیز

تیز دوڑتا تہا - اور کوئی بہی اوس سے آگے نہ چل سکتا تہا - اور کہتا جاتا تہا بہلا کوئی ایسا ہے جو میرے ساتہہ دوڑے - جب کئی مرتبہ اوس نے کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مجہے اذن دین تو مین اسکے ساتہہ دوڑون - فرمایا اچہا اگر تیری مرضی ہے تو دوڑ - سلمہ کہتا ہے کہ مین اونٹ پر سے اُتر پڑا - اور دوڑا اور کوئی ایک دو کوس اوسکے پیچہے لگا چلا گیا - پہر کچہہ دم لیا - پہر اوسکے پیچہے دوڑا اور ایک دو کوس اور چلا گیا - پہر مین نے اپنی رفتار اور تیز کردی اور جا کر اوسے پکڑ لیا - اور اوسکے شانون پر چپا مار کر کہا کہ تجہہ سے مین نکل گیا - اوس نے کہا میرا بہی یہی خیال ہے - پہر مین اوس سے آگے مدینہ جا پہونچا - وہان ہم تین ہی دن ٹہرے اور پہر خیبر کو کوچ کر دیا -

اس غزوہ مین یا خیل اللہ ارکبی (اے خدا کے سوارو سوار ہو جاؤ) پکارا گیا تہا - اِس سے پہلے ایسی منادی نہین ہوا کرتی تہی -

خزاعہ کے بنی المصطلق کا غزوہ

۴۳ - رسول اللہ کا بنی المصطلق پر جانا اور ہشام کا عبادہ کے ہاتہہ سے دہوکے سے قتل -

اس غزوہ کا ذکر مین نے غزوہ ذی قرد کے بعد کیا ہے مگر یہ سنہ ۶ ہجری کے ماہ شعبان مین ہوا ہے -

رسول اللہ صلعم نے سنا تہا - کہ بنی المصطلق جمع ہوے ہین - اور آپ کے برخلاف کچہہ کارروائی کرنا چاہتے ہین - اِن کا سردار حارث بن ابی ضرار تہا - جو رسول اللہ کی بی بی جویریہ کا باپ تہا -

غرض جب آپ نے سنا تو آپ بہی اونکی طرف نکل کر روانہ ہوئے - اور ایک چشمہ پر جسکا نام مریسیع تہا اور قدید کی طرف واقع تہا فریقین کا مقابلہ ہوا - وہان دونون مین لڑائی ہوئی - اور مشرکین

شکست کہا کہا کر بہاگ گئے اور اونکے کچہہ لوگ مارے گئے مسلمانون مین صرف ایک شخص
مارا گیا - جو بنی لیث بن بکر سے تہا اور جسکا نام ہشام بن صبابہ تہا اور مقیس بن صبابہ کا بہائی تہا
اوسے ایک انصاری نے عبادہ بن الصامت کے آدمیون مین سے مار دیا تہا - وہ سمجہا تہا کہ
یہ دشمن کا آدمی ہے - یہ قتل صرف دہوکے سے ہوگیا تہا -

۴۴ رسول اللہ کا نکاح جویریہ بنت الحارث سے رسول اللہ صلعم کو اس وقت سبایا بہت ملے تہے -
اور اونہین آپ نے مسلمانون مین تقسیم کر دیا تہا - انہین مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار بہی
تہی - اور ثابت بن قیس بن شماس کے یا اوسکے ابن عم کے حصہ مین آئی تہی - اوسکے
حصہ دار سے اور اوس سے مکاتبت پر تصفیہ ہوگیا - اس سے وہ رسول اللہ صلعم کے
پاس آئی - اور اپنی کتابت ادا کرنے کے لئے آپ سے مدد چاہی - آپ نے فرمایا کہ مین تجہے
ایک بات اس سے بہی بہتر بتاؤن اگر تو اوسے قبول کرے تو بہت ہی اچہا ہے - اوسنے
عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ مین تیری کتابت دیئے دیتا ہون اور تجہے
نکاح کئے لیتا ہون - کہا اچہا یا رسول اللہ آپ نے ایسا ہی کیا - جب لوگون نے سنا کہ
آپ نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کر لیا - تو اونہون نے جو اسیر حصہ مین پائے تہے
اونہین آزاد کر دیا - کہ یہ لوگ رسول اللہ کے سسرالی ہین انہین لونڈی غلام بنانا نہ چاہیئے -
اس طرح بنی المصطلق کے کوئی سو آدمی آزاد ہوگئے - اور جویریہ اپنی قوم کے واسطے نہایت
ہی برکت کا باعث ہوئی - کہ کوئی عورت ایسی نہ ہوئی ہوگی -

۴۵ جہجاہ اور سنان کے جہگڑے پر انصار اور مہاجرین کی تکرار اور عبد اللہ بن ابی کا مہاجرین کے برخلاف کلمات کہنا اور رسول اللہ کی دانائی

ابہی لوگ اسی چشمہ پر ہی ٹہیرے ہوئے تہے -
اور لوگ جا جا کر اون سے پانی لاتے تہے - کہ اسی
مین ایک نیا واقعہ اٹہہ کہڑا ہوا حضرت عمر بن الخطاب

کا ایک نوکر تہا جو بنی غفار مین سے تہا اوسکا نام جہجاہ تہا - اور ایک شخص سنان الجہنی تہا جو خزرج
کے بطن بنی عوف کا حلیف تہا - ان دونون آدمیون مین پانی پر کچہہ تکرار ہوئی - اور قتال کی نوبت پہونچ
گئی - جہنی نے پکارا یا معشر الانصار اور جہجاہ نے آواز دی یا معشر المہاجرین اس سے
عبداللہ بن ابی بن سلول کو غصہ آیا - اوسکے پاس اس وقت اوسکی قوم کے کچہہ آدمی تہے اور اُن
مین زید بن ارقم ایک کم عمر لڑکا بہی تہا - عبداللہ نے کہا کہ کیا یہان تک نوبت پہونچ گئی - ہمارے
ہی ملک مین وہ ہمپر زور جتانے لگے - واللہ جب ہم مدینہ جائین گے - تو جو کوئی عزیز و غالب
ہو گا تو وہ ذلیل کو نکال باہر کرے گا - پہر اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوا - اور اون سے کہنے لگا کہ
یہ تمہارا ہی اپنا قصور ہے - تم نے ہی اونہین اپنے ملک مین ٹہیرایا - اور اپنے اموال مین
اونہین اپنا شریک بنایا - اگر اب بہی جو کچہہ تمہارے ہاتہون مین ہے روک لو تو اونہین کسی اور
ملک مین جانا پڑے گا - زید نے یہ سب باتین سنین اور نبی صلعم کے پاس آیا اور سب حال
بیان کر دیا - یہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ رسول اللہ اس غزوہ سے فارغ ہو چکے تہے -

اوسوقت حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس موجود تہے - اونہون نے عرض کیا -
یارسول اللہ عباد بن بشر کو حکم دیجیے کہ وہ جاکر عبداللہ کو قتل کر دے - آپ نے فرمایا یہ کیونکر مناسب
ہو سکتا ہے - لوگ کہین گے کہ محمد اپنے ہی اصحاب کو مار ڈالتا ہے - مگر اسوقت کوچ
کی منادی کر دینا چاہیے - چنانچہ آپ اوسی وقت چل دیے - حالانکہ وہ وقت کوچ کا نہ تہا -
اس سے یہ غرض تہی - کہ اس بحث کو فریقین ترک کر دین - اور اپنے کوچ مین مصروف ہو جائین
اس وقت اسید بن حضیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور سلام علیکم کر کے عرض کیا
یارسول اللہ آپ نے ایسے وقت کوچ کیا ہے کہ پہلے کبہی ایسے وقت نہین کیا کرتے
تہے - آپ نے فرمایا کیا تو نے وہ بات نہین سنی جو عبداللہ بن ابی نے کہی ہے - اسید نے کہا وہ کیا

ہے۔ کہا وہ کہتا ہے۔ کہ جب وہ مدینہ جائیگا تو جو عزیز اور غالب ہوگا وہ ذلیل اور مغلوب کو وہان
سے نکال باہر کرے گا۔ اسید نے کہا تو آپ واللہ اوسے نکال باہر کرین گے۔ کیونکہ آپ
عزیز اور وہ ذلیل ہے۔ پہر عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوسکے ساتھہ نرمی کیجیے۔ اللہ تعالے
نے آپ پر احسان کیا ہے۔ عبد اللہ کی قوم والے موتیون کو پروتے تہے کہ اوسکے لیے
تاج بنا دین۔ وہ دیکھتا ہے کہ آپ نے اوسکا ملک چہین لیا ہے۔

جب عبد اللہ بن ابی نے سنا کہ جو کچہہ اوسنے کہا تہا اوسکا سب حال زید نے جاکر
رسول اللہ سے کہدیا۔ تو وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور قسم کہائی کہ جو کچہہ زید نے کہا وہ
مین نے نہین کہا تہا۔ اور اِس قسم کا ایک لفظ بہی مین نے مُنہ سے نہین نکالا تہا۔ عبد اللہ
اپنی قوم کا ایک شریف آدمی تہا۔ اِس سے اور لوگ اُس کی سفارش مین کہنے لگے یا
رسول اللہ اِس لڑکے نے غلطی کی ہوگی۔ پہر اِس باب مین اللہ تعالٰی کے بیان سے یہ
آیت نازل ہوئی وَاِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ
جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ط ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ط وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ
تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ط وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ط كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ
يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ط وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ
وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ط سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ
لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ط

هُمُ الَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ لَا تُنۡفِقُوۡا عَلٰی مَنۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنۡفَضُّوۡا ؕ وَ لِلّٰہِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ لٰکِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَا یَفۡقَہُوۡنَ ؕ یَقُوۡلُوۡنَ لَئِنۡ رَّجَعۡنَاۤ اِلَی الۡمَدِیۡنَۃِ لَیُخۡرِجَنَّ الۡاَعَزُّ مِنۡہَا الۡاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰہِ الۡعِزَّۃُ وَ لِرَسُوۡلِہٖ وَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ لٰکِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ؕ اے پیغمبر جب تمہارے پاس منافق آتے ہین تو تمھین خوش کرنے کے لئے کہدیتے ہین کہ ہم تو پکارے کہتے ہین کہ آپ بے شک خدا کے رسول ہین - اور اگرچہ اللہ تو جانتا ہے کہ تم بیشک اوسکے رسول ہو مگر اللہ تم کو یہ بھی جتائے دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹ بولتے ہین کیونکہ وہ سچے دل سے نہین کہتے ان لوگون نے اپنی قسمون کو ڈہال بنا رکہا ہے تو اوسکی آڑ مین لوگون کو راہ خدا سے روکتے ہین - کیا ہی برے کام ہین جو یہ لوگ کر رہے ہین - کس لئے یہ لوگ پہلے ایمان لائے پہر مکر گئے یہان تک کہ انکے دلون پر مہر کردی گئی - تو اب یہ حق بات کو سمجھتے ہی نہین - اور اے پیغمبر تم انکے ظاہری حال کو دیکھو تو ان کے ڈیل ڈول تمہاری نظر مین کہپ جائین اور بات کرین تو تم ان کی بات کو توجہ سے سنو - تمہارے سامنے اس طرح پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہین کہ گویا وہ لکڑیون کے بوتے ہین جو دیوار ون کے سہارے لگے رکہے ہین - ہر ایک زور کے آواز کو سمجھتے ہین کہ ان ہی کو للکارا - اے پیغمبر یہی لوگ تمہارے جانی دشمن ہین - تو ان سے بچتے رہو ان کو خدا کی مار کدہر بہکے چلے جا رہے ہین اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول خدا کی خدمت مین چلین کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرین تو وہ سنتے ہی اپنے سر پہیر لیتے ہین اور اے پیغمبر تم اسوقت ان کو دیکھو تو ایسے مغرور ہوتے ہین کہ تمہاری طرف رخ بھی نہین کرتے - ان لوگون کے لئے تم دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو ان کے حق مین دونو باتین یکسان ہین خدا تو انکے گناہ معاف کرنے والا ہی نہین

بیشک خدا نافرمان لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا یہی تو ہین جو لوگون کو بہکایا کرتے ہین کہ جو لوگ رسول خدا کے پاس آ جمع ہوئے ہین اپنا پیسہ اون پر نہ خرچ کرو - کہ عاجز آکر آخر کو آپ تتر بتر ہو جائین حالانکہ آسمانون مین اور زمینون مین جتنے خزانے ہین سب اللہ ہی کے ہین - مگر منافقون کو اتنی سمجھ نہین - یہ منافق کہتے ہین - کہ اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو جو عزت رکھتا ہے ذلیل کو وہان سے نکال باہر کرے گا - حالانکہ اصلی عزت اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور مسلمانون کی ہے - مگر منافق اس بات سے واقف نہین ؎ اور اس سے زید کے بیان کی تصدیق ہو گئی - جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے زید کے کان پکڑے اور کہا یہ وہ شخص ہے کہ جسکے کانون کی اللہ تعالی تصدیق کرتا ہے -

جب عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن سلول نے اپنے باپ کی باتین سنین - تو وہ نبی صلعم کے پاس آیا - اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے سنا ہے کہ آپ میرے باپ کو قتل کرانا چاہتے ہین - اگر آپ کا واقعی یہ ارادہ ہے تو آپ مجھ سے ارشاد فرمایئے مین اوسکا سر کاٹ کر خدمت مین حاضر کر دون گا - مگر آپ اور کسی سے اوسے نہ قتل کرایئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کہین آپ کسی غیر کو حکم دین اور وہ جا کر اوسے قتل کر دے - تو جب کبھی مین اوس قاتل کو دیکھون گا کہ وہ زندہ لوگون مین پھرتا ہے تو مجھ سے ہرگز صبر نہو سکے گا - اور مین اوسے مار ڈالون گا - اور پھر مین مسلمان ہو کر ایک کافر کے بدلے مارا جاؤن گا - اور جہنم مین داخل ہوؤن گا - نبی صلعم نے کہا - کہ نہین ہم اوسکے ساتھ نرمی کرین گے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے حق صحبت تو ادا کرتے ہی رہین گے -

اس کا نتیجہ یہ ہوا - کہ بعد مین جب کبھی کوئی حادثہ ہوتا تو اوسکی قوم خود اوسے برا بھلا کہتی اور اوسی کو ڈراتی دھمکاتی اسی بات کو دیکھکر رسول اللہ نے حضرت عمر بن الخطاب سے فرمایا -

عمرؓ دیکہو اس نرمی کا نتیجہ کیسا اچہا ہوا۔ جس روز کہ تمنے اوسے مارڈالنے کو مجہ سے کہا تہا اگر مین اوس روز اوسے مارڈالتا تو اوسکی قوم کیسی بہڑک اوٹہتی۔ اور اگر اب مین اوسی کے لوگون سے اوسکے قتل کو کہون تو وہ اوسے ابہی مارڈالین گے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے افعال مین میرے افعال کی بہ نسبت بڑی خیر و برکت ہے۔

۲۶ مقیس کا دہوکہ سے مسلمان بنکر عباده کو قتل کرکے مرتد ہوجانا۔

اسی سال مقیس بن صبابہ آپ کی خدمت مین آیا۔ اور اصلی حال دل کا تو نہ کہا بلکہ عرض کیا یارسول اللہ مین مسلمان ہوکر آیا ہون۔ اور اپنے بہائی کی دیت چاہتا ہون جو دہوکہ سے مارا گیا ہے۔ آپ نے ہشام بن صبابہ کی دیت دینے کے لیے حکم دیدیا جسکے قتل کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے۔ پہر مقیس رسول اللہ کے پاس کوئی چند عرصہ تک رہا کیا۔ اور اپنے بہائی کے قاتل پر حملہ کرکے اوسے مارڈالا۔ اور مرتد ہوکر مکہ کو بہاگ گیا۔ اور یہ اشعار کہے۔

شفى النفس ان قد بات فى القاع مسندا	تضرّج ثوبيه دماء الاخادع

اس بات سے دل ٹہنڈا ہوگیا۔ کہ وہ میدان مین اسکو سہارے سے یعنی مقتول پڑا رہا۔ اور اوسکے گردن کی رگون کی خون سے اوسکے دونون کپڑے سرخ ہوگئے۔

وكانت هموم النفس من قبل قتله	تلمّ فتحمينى وطاء المضاجع

اوسکے قتل سے پیشتر دل مین رنج والم جمع ہو رہا تہا۔ اور مجہے بسترون پر پانون نہین رکہنے دیتا تہا

حللت به نذرى وادركت ثارتى	وكنت الى الاصنام اوّل راجع

اب مین نے اوسکے قتل سے اپنی نذر پوری کرلی۔ اور خون کا انتقام لے لیا۔ اسلیئے اب مین بتونکی طرف سب سے اوّل رجوع کرنے والا ہون

بی بی عائشہ پر بہتان

۲۷ رسول اللہ کا اپنی بیبیون کو قرعہ ڈالکر سفر مین لیجانا اور بی بی عائشہ کا لشکر سے تنہا پیچہے رہ جانا۔

بی بی عائشہ پر افک اور بہتان کا واقعہ اوسوقت ہوا کہ

کہ جب رسول اللہ صلعم غزوہ بنی المصطلق سے واپس آرہے تھے۔ اسی راستہ مین کسی مقام پر بہتان والون نے وہ باتین کہین جو مشہور ہین۔ اس واقعہ کا بیان بی بی عایشہ کی زبانی اس طرح پر ہے کہ رسول اللہ صلعم جب کبھی سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی عورتون مین قرعہ ڈالا کرتے تھے جسکے نام کا قرعہ نکلتا اوسی کو اپنے ساتھہ سفر مین لیجایا کرتے تھے۔ غزوہ بنی المصطلق مین جب آپ نے اپنی بیبیون مین قرعہ ڈالا تو میرا قرعہ نکلا۔ اس لئے آپ مجھے اپنے ساتھہ لے گئے۔ اوس زمانہ مین عورتین بہت تھوڑا کھاتی تہین اور گوشت کا استعمال نہین کرتی تہین۔

اور میرا قاعدہ تھا کہ جب میرا اونٹ آتا تو مین اپنے ہودج مین بیٹھہ جاتی۔ پھر اونٹ ہانکنے والے لوگ آتے۔ اور میرے ہودج کو اٹھاتے جسمین مین بیٹھی ہوتی تھی اور اوسے اونٹ کی پیٹھہ پر رکھدیتے اور اونٹ کی نکیل پکڑکر چلدیتے تھے وہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ صلعم اِس سفر سے مدینہ کو واپس ہوے اور مدینہ کے قریب پہونچے تو وہان ایک مقام پر رات کو کچھہ دیر تک سورہے۔ پھر رسول اللہ اور سب لوگ چلدیئے۔

اِس وقت اتفاقاً مین کسی حاجت کے واسطے (یعنی طہارت کے لئے) باہر گئی ہوئی تھی۔ اور میرے گلے مین اظفار کی (خوشبودار) پوتون کا ایک ہار تھا۔ میرے گلے مین سے وہ کہین نکل گیا مجھے معلوم بھی نہ ہوا۔ جب مین لوٹ کر آئی تو مین نے اوسے تلاش کیا اور جب نہ ملا تو اوسی جگہ جہان رفع حاجت کے لئے گئی تھی اوسے ڈہونڈنے کو گئی۔ وہان وہ مجھے مل گیا۔ اوہر اتنے مین میرے اونٹ لے چلنے والے آئے اور ہودج کو لیکر حسب دستور یہ سمجھکر کہ مین اوس مین سوار ہوگئی ہون اٹھایا اور اونٹ پر رکھہ کر چلدیے جب مین لوٹ کر لشکرگاہ مین آئی تو دیکھتی کیا ہون کہ وہان تو ایک چڑیا تک بھی نہین۔ اِس لئے مین اپنی چادر اوڑھہ کر اپنی جگہ پر لیٹ گئی۔ اور مین نے جان لیا کہ جب وہ مجھے

نہ پائین گے تو ضرور میری تلاش مین آئین گے۔

۲۸ صفوان کا عائشہ کو اونٹ پر بٹھا کر لانا اور لوگون کا ادن پر صفوان سے ناجایز تعلق ہونے کا بہتان لگانا

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین وہان پڑی ہوئی تھی کہ اسی مین صفوان بن المعطل السلمی ادہر آگیا۔ وہ لشکر سے کسی کام کے لئے رہ گیا تہا۔ اور رات کو لشکر والون مین نہ تہا۔ جب اوس نے مجھے دیکھا تو میری طرف کو آیا۔ اور وہان ٹہیرا۔ اور مجھے پہچان لیا۔ جب پردہ کا حکم نہین ہوا تہا تو اس سے پیشتر اوس نے مجھے دیکہا تہا۔ جب اوس نے مجھے دیکہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا۔ اور پوچھا کہ آپ کیسے رہ گئین مین نے اوسے کچہہ جواب نہ دیا۔ پہر اوس نے اپنا اونٹ نزدیک کیا۔ اور مجہہ سے کہا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ مین اوس پر سوار ہو گئی پہر اوس نے اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔ اور جلدی جلدی روانہ ہوا۔

وہان جب لوگ اپنے مقام پر پہونچے اور اطمینان سے بیٹھے۔ تو میرے اونٹ والا آدمی اونہین دکہائی دیا۔ اسپر بہتان باندہنے والون نے وہ باتین بنائین جو بنائین (اور مجہہ پر بہتان لگایا) اور سارا لشکر لوٹ پڑا اور مجھے اسکا کچہہ علم ہی نہین۔ پہر ہم مدینہ آئے۔ اور مین بیمار ہو گئی اور بیماری بہی بشدت بڑہ گئی۔ اور اس بہتان کا حال رسول اللہ صلعم کے اور میرے مان باپ کے کانون مین ہی پہونچا۔ مگر میرے والدین نے مجہہ سے اوسکا کچہہ ذکر نہ کیا۔ البتہ رسول اللہ کی طرف سے مجھے کم التفاتی کے آثار نظر آئے۔ جب آپ گہر مین آتے اور دیکھتے تو مجہہ سے اور میری مان سے جو میری تیمارداری کرتی تہین پوچہتے کہ تم کیسے ہو۔ اور اس کے سوا اور کچہہ نہین کہتے۔ اس بے لطفی سے مجھے رنج ہوا۔ اور مین نے آپ سے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین اپنی تیمارداری کے واسطے اپنی مان کے گہر چلی جاؤن۔ آپ نے اجازت دیدی۔ اور مین وہان چلی گئی۔ مجھے ابتک کچہہ نہین معلوم تہا میری بیماری کو بیس۲۰ روز سے

زیادہ ہو گئے تھے - اور مین نقیہ ہو گئی تھی -

۲۹ بی بی عائشہ کو اپنے بہتان کی خبر مسطح کی مان سے معلوم ہونا اور عربون مین گہر مین پاخانے کا دستور نہ ہونا -

بی بی عائیشہ کہتی ہین کہ ہم عرب لوگون مین یہ دستور تہا کہ گہر ون مین پاخانہ نہین بناتے تھے - اوس کو مکان مین رکہنا ہم بُرا سمجھتے تھے - عورتین ہر روز رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تہین - چنانچہ مین بہی ایک روز رفع حاجت کے لئے باہر گئی - اوسوقت میرے ساتہہ مسطح کی مان بہی تہی - جو ابورہم بن المطلب کی بیٹی تہی - اور مسطح کی مان کی مان حضرت ابوبکر الصدیق کی خالہ تہی - عائیشہ کہتی ہین کہ مسطح کی مان جارہی تہی کہ اوس کی چادر مین میرا پانون اُلجہ گیا - وہ بولی خدا کرے مسطح اجڑ جائے - عائشہ کہتی ہین مین نے اوس سے کہا کہ تم ایسے آدمی کو جو مہاجرین مین سے ہے اور بدر کی لڑائی مین شریک تہا ایسے بُرے الفاظ سے یاد کرتی ہو - وہ کہنے لگی - کیا تم نے اوس کی وہ بات نہین سنی - مین نے کہا کونسی بات - جب اوس نے مجہہ سے ساری داستان سنائی (کہ مسطح نے تمہاری نسبت کہا ہے کہ صفوان سے تمہارا کچہہ تعلق ہے) عائشہ کہتی ہین کہ یہ سنتے ہی میری یہ حالت ہوگئی کہ رفع حاجت کی مجہہ مین طاقت نہ رہی - اور فوراً گہر جا کر بے اختیار رونے لگی - اور اسقدر روئی کہ مین نے جانا میرا جگر پہٹ جائے گا - اور مین نے اپنی مان سے کہا کہ لوگون نے ایسی ایسی باتین کہین اور تم نے مجہہ سے اوس کا کچہہ بہی ذکر نہین کیا -

اونہون نے کہا بیٹی ذرا اس قدر گہبراؤ نہین - دل کو تسلی سے رکہو - یہ قاعدہ کی بات ہے کہ اگر کوئی عورت کسی شخص کے پاس ہو اور وہ اوسے بہت پیار کرے اور اوس عورت کی سوتین بہی ہون تو وہ سوتین ایسے ہی بُرا بہلا کہا کرتی ہین اور اور لوگ بہی ایسے ہی افواہین اُڑایا کرتے ہین -

۳۰ رسول اللہ کا خطبہ اور اوس وخزرج کی تکرار

عائشہ کہتی ہین کہ رسول اللہ صلعم نے اسی مین ایک روز لوگون کے سامنے خطبہ کیا۔ مجھے اس کا علم نہ تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ ایہا الناس یہ کیسے لوگ ہین جو میرے خانہ داری کے معاملات مین مجھے ستاتے ہین اور میری بیبیون کی نسبت باتین بناتے ہین۔ اور بالکل حق کے خلاف بولتے ہین۔ اور یہ بہتان جو (میری بی بی پر) لگاتے ہین ایک ایسے شخص کے ساتھہ لگاتے ہین کہ مین اوسے ہر طرح اچھا سمجھتا ہون۔ اور میرے کسی مکان مین وہ کبھی میرے بغیر نہین جاتا ہے۔

یہ بات عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہان خزرج کے لوگون مین بہت مشہور ہوئی تھی اور مسطح اور حمنہ بنت جحش نے کہی تھی۔ اس حمنہ کے کہنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ بی بی زینب کی بہن تھی۔ جو رسول اللہ صلعم کے نکاح مین تھین۔ اس نے یہ بات اس وجہ سے پہیلائی تھی کہ اپنی بہن کی خاطر کسی طرح مجھے ضرر پہونچائے۔

غرض جب رسول اللہ نے یہ بات لوگون مین کہی۔ تو اسید بن حضیر نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسے بہتان لگانے والے اوس مین ہون تو ہم اونکو روکین گے۔ اور اگر ہمارے خزرج بہائیون مین ہون تو اونکی نسبت جو آپ حکم کرین وہ ہم بجا لائین سعد بن عبادہ نے کہا۔ کہ یہ بات تو اس وجہ سے کہتا ہے کہ تجھے معلوم ہے کہ اس بہتان کے کہنے والے خزرج ہین اگر تیری قوم ہوتی تو ایسی بات کبھی نہ کہتا۔ اسید نے کہا تو جھوٹا ہے اور منافق ہے اور منافقون کی طرفداری کرتا ہے۔ اور پہر آپس مین لوگون مین تکرار ہونے لگی۔ اور یہ نوبت پہونچ گئی کہ کچھہ نہ کچھہ فساد ہو جائے۔ اس لئے رسول اللہ صلعم منبر پر سے اوتر پڑے۔ اور خطبہ موقوف کر دیا۔

۳۱ رسول اللہ کا بریرہ سے اور نیز عائشہ سے تحقیقات کرنا اور علی کا بریرہ کو مارنا اور رسول اللہ کو طلاق کا مشورہ دینا اور رسول اللہ پر عائشہ کی پاکدامنی کی نسبت وحی کا نازل ہونا اور وحی کی حالت اور حسان مسطح اور حمنہ پر حد لگایا جانا

پہر رسول اللہ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ اور اون سے مشورہ لیا۔ اسامہ

سے نے تو میری بھلائی کی۔ مگر علی نے کہا کہ عورتین بہت ہین (عائشہ کو نکالکر اور بہت کر سکتے ہین) عائشہ کی خادمہ سے پوچھو وہ سچ سچ کہدے گی۔ پھر رسول اللہ نے بریرہ کو بلایا (جو بی بی عائشہ کی خادمہ تھی) اور اوس سے میرا حال پوچھا (کہ عائشہ کا چال چلن کیسا ہے۔ اور صفوان کو تو نے اوسکے پاس آتے جاتے دیکھا ہے یا نہین) اور علی اوسکے پاس آئے۔ اور اُسے خوب مارا پیٹا۔ اور نہایت ہی اوس پر سختی کی۔ اور کہا جو سچ سچ بات ہو وہ بتا دے۔ اور رسول اللہ سے اصلی بات کہدے۔ اوس نے کہا مین تو اور کچھ نہین جانتی۔ جہان تک مجھے علم ہے وہ ہر طرح نیک اور صالح بی بی ہین۔ اور مین نے اونکی اور کوئی بُری بات کبھی نہین دیکھی۔ اگر اون مین کوئی عیب ہے تو اتنا ہے کہ وہ سو جاتی ہین۔ اور آٹا کھلا چھوڑ دیتی او بھری بکریان آکر اوسے کہا جاتی ہین۔

پھر رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے۔ اِس وقت میرے ماں باپ بھی میرے پاس تھے۔ اور ایک عورت انصار کی بھی تھی اور مین روتی تھی اور وہ بھی روتی تھی۔ پھر رسول اللہ نے اللہ کی حمد و ثنا کی۔ بعد از ان مجھ سے کہا عائشہ تو نے وہ باتین سنی ہین جو لوگ کہتے ہین۔ اگر تو نے کسی بُرے کام کا ارتکاب کیا ہے تو تو اللہ سے توبہ کر۔ عائشہ کہتی ہین کہ اِسوقت میرے آنسو ایسے جاری تھے کہ مجھے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ مین نے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھا کہ وہ رسول اللہ کو اِس کا جواب دین مگر اونہون نے کچھ جواب نہ دیا۔ تب مین نے اون سے کہا کہ تم دونون کیون جواب نہین دیتے۔ اونہون نے کہا ہم کیا جواب دین ہمین کیا معلوم اصلی حال تو تجھے معلوم ہے۔ وہ کہتی ہین کہ مین نے کسی گھر والون پر ایسا رنج کبھی نہ دیکھا تھا جیسا کہ اِن ایام مین ابو بکر پر ہو رہا تھا جب وہ دونون نہ بولے تو مین رو پڑی۔ اور پھر مین نے کہا کہ مین تو اللہ سے توبہ کبھی نہ کرون گی۔ اگرچہ مین اِس الزام سے بالکل بری ہون لیکن

اگر مین اقرار کرون تو تم مجھے سچا جانو گے اور اگر مین انکار کرون تو تم مجھے جھوٹا سمجھو گے۔ پھر مین نے دل مین حضرت یعقوب کا نام یاد کیا مگر مجھے اون کا نام بھی اوس وقت یاد نہ آیا۔ تو مین نے اس طرح ہی کہدیا۔ مین اسکے جواب مین وہی کہتی ہون جو یوسف کے باپ نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ط

مین ابھی دل مین اپنے آپ کو اتنا بڑا نہین سمجھتی تھی کہ اللہ تعالی میرے باب مین قران کی آتین نازل کرے گا اور اون کی تلاوت کی جائے گی۔ صرف مین یہ خیال کرتی تھی کہ رسول اللہ کوئی خواب دیکھین گے اور اللہ تعالی میرے تہمت کی اوس مین تکذیب کردے گا۔ وہ کہتی ہین کہ رسول اللہ ابھی اسی مقام پر تھے۔ کہ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ اور اون پر کپڑا اڑھا دیا گیا۔ اس وحی کے آنے کے وقت نہ تو مین گھبرائی اور نہ کچھ مجھ کو اوس سے اندیشہ ہوا۔ مین جانتی تھی کہ مین گناہگار نہین ہون۔ اور اللہ مجھ پر ظلم نہین کرے گا لیکن جب تک کہ رسول اللہ کو حالت وحی سے افاقہ نہین ہوا میرے مان باپ کی یہ حالت تھی کہ اون کی جان نکلنے کی نوبت آگئی تھی کہ کہین اللہ تعالے اون باتون کی تصدیق تو نہ کردے جو لوگون نے مشہور کی تھین۔ وہ کہتی ہین کہ پھر رسول اللہ صلعم کو افاقہ ہوگیا اس وقت آپ پر پسینہ کی بوندین ایسی تھین کہ جیسے موتی کے دانہ ہون۔ اور آپ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے اور کہتے جاتے تھے کہ عائشہ خوش ہوجا۔ کہ اللہ تعالی کے یہان سے تیری برأت کی آتین نازل ہوئین۔ مین نے کہا الحمد للہ۔ پھر آپ باہر نکل کر لوگون کے پاس گئے۔ اور وہان جا کر خطبہ کے لئے کھڑے ہوے اور میرے باب مین جو قرآن نازل ہوا تھا اوسکا سب ذکر کیا۔ پھر حکم دیا کہ مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنہ بنت جحش کے حد ماری جاے۔ انہین لوگون نے یہ فحش باتین بیان کی تھین پھر اون پر حد لگائی گئی۔

۴۲ حضرت ابوبکر کو مسطح پر رحم دلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم۔

اور حضرت ابوبکر نے قسم کہائی کہ مسطح کو جو اون کا بہانجا تہا جو تنخواہ مین دیا کرتا ہون اب کبہی نہ دون گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا یَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسَاکِیْنَ وَالْمُهَاجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَکُمْ (اور تم مین سے جو لوگ بزرگ منش اور صاحب مقدور ہین قرابت والون اور محتاجون اور اللہ کی راہ مین ہجرت کرنے والون کو مدد خرچ نہ دینے کی قسم نہ کہا بیٹہین۔ بلکہ چاہیئے کہ اونکے قصور بخشدین اور درگزر کرین۔ کیا تم نہین چاہتے کہ خدا تمہارے قصور معاف کرے) اس پر حضرت ابوبکر نے کہا کہ مین چاہتا ہون اللہ تعالیٰ مجہے مغفرت عطا فرماے اور میری خطا معاف کرے۔ اور مسطح کی جو تنخواہ تہی پہر جاری کردی۔

۴۳ صفوان کا حسان کو مارنا اور رسول اللہ کا حسان کو بیرحا اور ایک لونڈی دینا اور صفوان کا نادم ہونا۔

پہر کہین صفوان بن المعطل کو حسان بن ثابت مل گیا۔ صفوان نے اوسکے ایک تلوار کا وار کیا۔ اور کہا۔

تَلَقَّ ذُبَابَ السَّیْفِ عَنِّیْ فَاِنَّنِیْ	غُلَامٌ اِذَا هُوْجِیْتُ لَسْتُ بِشَاعِرٖ

اے حسان تو مجہ سے تلوار کا بہلا لے کیونکہ جب کوئی میری ہجو کرے تو مین شاعر تو ہون ہی نہین جو اوسکی جواب مین شعر کہکر اپنے دل کو ٹہنڈا کردن مین تو ایک جوان ہون۔ اور تلوار کے سوا میرے پاس دہرا کچہ نہین ہے

یہ دیکہکر ثابت بن قیس بن شماس جہپٹا اور صفوان کے دونون ہاتہہ اوسکی گردن سے باندہ لئے۔ اور حارث بن الخزرج کے پاس لیکر چلا۔ راستہ مین عبداللہ بن رواحہ اوس سے ملا۔ کہا یہ کیا ہے۔ ثابت نے کہا اس نے حسان کو مارا ہے۔ مین جانتا ہون کہ وہ مرگیا ہوگا

عبداللہ نے کہا کہ کیا یہ کام تو نے رسول اللہ کے حکم سے کیا ہے۔ اور آپ کو اسکا علم ہے کہا نہین تو کہا تو نے بڑی جرأت کی۔ اوسے چھوڑ دے۔ اِس لیے اوس نے اوسے چھوڑ دیا۔

جب یہ ذکر رسول اللہ کے سامنے آیا۔ تو آپ نے حسان اور صفوان بن المعطل کو بلایا۔ صفوان نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری ہجو کی تھی۔ اور مجھے ستایا تھا اس لیے مین نے اوسے مارا۔ رسول اللہ نے فرمایا حسان اسے معاف کر حسان نے کہا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین تو مین معاف کرنے کو موجود ہون۔

پھر رسول اللہ صلعم نے اسکے عوض مین حسان کو بیرحا دیا جو بنی جدیلہ کا قصر تھا۔ اور ایک قبطی لونڈی بھی عنایت کی جو بی بی ماریہ ام ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کی بہن تھی۔ اِس کے پیٹ سے حسان کے ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام عبدالرحمن تھا۔ اور صفوان نامرد تھا۔ عورتون کے کام کا بھی نہ تھا۔ پھر چند مدت کے بعد شہید ہوگیا۔

عمرۂ حدیبیہ

۴۴ رسول اللہ صلعم کا عمرہ کے ارادہ سے مکہ کو روانہ ہونا اور حدیبیہ پہونچنا۔

اِسی سنہ ہجری کے ذی قعدہ مہینے مین آپ عمرہ کے واسطے روانہ ہوے۔ لڑائی کا کچھ ارادہ نہ تھا۔ اِس وقت آپ کے ساتھ مہاجرین اور انصار اور دیگر اعرابی تابعین چودہ سو (۱۴۰۰) بعض کہتے ہین پندرہ سو (۱۵۰۰) اور ایک قول مین ہے کہ تیرہ سو (۱۳۰۰) تھے۔ اور آپنے اپنے آگے ہی شتر بدنہ بھی قربانی کے لیے روانہ کیے تھے تاکہ لوگون کو معلوم ہوجائے کہ آپ بیت اللہ کی زیارت کی واسطے آئے ہین۔ لڑائی کے لیے نہین آئے ہین۔

جب آپ عسفان مین پہونچے۔ تو بُسر بن سفیان الکعبی آپ کو ملا (جسے آپ نے قریش کا حال دریافت کرنے کے لئے آگے بہیجا تہا) اور بولا یا رسول اللہ قریش نے سنا ہے آپ مکہ کو چلے ہین۔ اِس لئے وہ ذی طوی مقام مین جمع ہوے ہین۔ اور آپس مین محالفہ کیا ہے۔ کہ آپ کو مکہ مین ہرگز داخل نہین ہونے دین۔ اور خالد بن الولید کو کراع الغمیم پر آپ کی روک کے واسطے بہیجا ہے۔ بعض کہتے ہین کہ خالد اِسوقت رسول اللہ کے ساتھ تھے اور مسلمان ہو گئے تھے اور آپ نے اونہین آگے روانہ کیا تہا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل سے اون کی لڑائی ہوئی تہی۔ اور اونہون نے اوسے شکست دی تہی۔ مگر پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

غرض جب بسر نے قریش کے اِس ارادہ کے حال سے رسول اللہ کو خبر دی۔ تو آپ نے فرمایا قریش پر افسوس ان کو لڑائی کی لت نے تباہ کر دیا۔ اون کا کیا بگڑتا تہا۔ اگر وہ مجہ کو اور اور تمام مخلوق کو چہوڑ دیتے۔ اِس مین اگر اور لوگ مجہ پر غالب آجاتے تو اون کے دل کی مراد پوری ہو جاتی۔ اور اگر اللہ تعالی مجہے غالب کر دیتا تو قریش خوشی خوشی اگر چاہتے تو اسلام کے دائرہ مین داخل ہو جاتے اور اسطرح مسلمانون کی تعداد اور بڑہا دیتے۔ خیر مین بہی اون سے اوس بات کیلئے برابر لڑتا ہی رہونگا جسکے لئے اللہ تعالی نے مجہے بہیجا ہے۔ یہین یا تو اللہ مجہ کو اونپر غالب کر دے گا اور اسلام کا بول بالا ہو جائے گا۔ یا یہ گردن ہی بدن سے اُتر جاے گی۔

پہر آپ دوسرے راستہ سے چلے جدہر قریش تہے اوس راستہ کو چہوڑ دیا۔ اور دہنے طرف کو ہو کر ثنیۃ المرار تک جا پہونچے جہان وہ پشتہ تہا جس پر سے حدیبیہ جاتے ہین وہان آپ کی اونٹنی بیٹہہ گئی۔ لوگون نے کہا یہ بہت تہک گئی۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ تہکی نہین۔ بلکہ اوسے اوسنے روک لیا جس نے فیل کو روک لیا تہا (یہ اصحاب فیل کی طرف اشارہ ہے جنکا قصہ اوپر گذر چکا ہے) آپ نے فرمایا قریش مجہ سے آج جو کوئی خواہش

ایسی کرین گے جس مین صلہ رحم ہوا وسے مین بہت خوشی سے قبول کرون گا۔

پہر آپ نے فرمایا کہ لوگ یہان قیام کرین۔ اونہون نے کہا یہان وادی مین پانی نہین۔ آپ نے اپنے ترکش مین سے ایک تیر نکالا۔ اور اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو دیا۔ پہر وہ یہان کے کنوؤن مین سے ایک کنوین مین گیا۔ اور اوس کے اندر اوسے گہسیڑا۔ گہسیڑنے کے ساتہہ ہی پانی جوش مارکر نکلنے لگا۔ اور تمام لوگ اوس سے سیراب ہوگئے جو شخص کہ یہ تیر لے کر گیا تہا اوس کا نام ناجیۃ بن عمیر تہا۔ اور وہ نبی صلعم کے اونٹون کا ہانکنے والا تہا۔

۳۵ بدیل الخزاعی کا رسول اللہ کے پاس آنا اور قریش کی مخالفت کا بیان کرنا۔

یہان لوگ ابہی اُترے ہی تہے کہ اسی مین دیکہتے کیا ہین کہ بدیل بن ورقا الخزاعی اپنی قوم خزاعہ کے کچہہ لوگ ہمراہ لئے ہوے آیا۔ خزاعہ تہامہ مین رسول اللہ صلعم کے بڑے خیرخواہ تہے اُسنے آکر آپ سے بیان کیا کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو مین حدیبیہ کے کنوؤن پر چہوڑ کر آیا ہون وہ آپ سے لڑنے کو اور بیت اللہ سے روکنے کو آئے ہین۔ نبی صلعم نے اوس سے کہا کہ ہم کسی سے لڑنے نہین آئے ہین ہم تو فقط عمرہ کی نیت سے آئے ہین۔ اگر قریش چاہین تو ہم اون سے ایک مدت معین کے لئے مصالحت کرنا چاہتے ہین۔ اونہین چاہیے کہ وہ مجہہ سے کچہہ تعرض نہ کرین۔ مین جانون اور تمام اہل عرب جانین۔ اور اگر وہ اس بات پر مجہہ سے مصالحت نہ کرین گے۔ تو واللہ مین اون سے اپنے معاملہ کے واسطے اوس وقت تک لڑونگا جب تک کہ میرے دم مین دم ہے۔

۳۶ عروہ کا نبی صلعم کے پاس آنا اور ابوبکر وغیرہ سے اور عروہ سے گفتگو اور اصحاب نبی صلعم کا نبی صلعم کی تعظیم کرنا اور عروہ کا تعجب

پہر بدیل قریش کے پاس لوٹ گیا۔ اور جو کچہہ نبی صلعم نے اوس سے کہا تہا وہ سب حال

اون سے بیان کیا - یہ سنکر عروہ بن مسعود ثقفی اُٹھا اور اون سے کہنے لگا - کہ اس شخص نے (یعنی محمد نے) جو بات تمہارے روبرو پیش کی ہے وہ بہت ہی اچھی ہے اوسے چاہیئے کہ تم قبول کرو - اور مجھے اجازت دو تو مین محمد کے پاس خود جاتا ہون - قریش نے کہا اچھا تو جاوہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور گفتگو کرنے لگا - اور رسول اللہ سے کہا - اے محمد تو نے چند بے سامان آدمی جمع کر لئے ہین - اور اونہین لیکر بیان آیا ہے کہ کچھ اپنا مطلب نکالے - یہ جان لے کہ قریش مکہ سے نکلکر آگئے ہین اور قریب النتاج اونٹنیون کو ہمراہ لائے ہین - اور چیتون کی پوستین پہنے ہوئے ہین - اور آپسمین خدا کی قسم کہا کر عہد کیا ہے کہ تجھے کسی طرح مکہ مین نہ گھسنے دین گے - اور مین قسم کہا کر کہتا ہون - کہ یہ سب تیرے ساتھی تجھے چھوڑ دین گے - اور میرے پاس آجائینگے -

حضرت ابوبکر جو وہان موجود تھے کہنے لگے - کہ اے بیہودہ لات کی فلان چوسنے والے کیا ہم رسول اللہ کو چھوڑ دین گے (عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے جو ایسے کہتا ہے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا - کہ یہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے - عروہ نے کہا - واللہ اگر تیرا ایک احسان مجھ پر نہ ہوتا تو مین تجھے اس کہنے کا مزہ چکھاتا (حضرت ابوبکر نے عروہ کا کچھ قرض اوسکے عوض ادا کر دیا تھا)۔

پھر عروہ رسول اللہ صلعم سے باتین کرنے لگا - اور باتون باتون مین رسول اللہ کی ڈاڑھی تک ہاتھ سے چھونے لگا اسوقت مغیرہ بن شعبہ زرہ پہنے اور ہتیار لگائے رسول اللہ صلعم کے سر پر کھڑا تھا - اور جب عروہ رسول اللہ کی ڈاڑھی چھونے کو ہاتھ چلاتا تو مغیرہ تلوار کی کوتھی سے اسکا ہاتھ ہٹا دیتا تھا اور کہتا تھا کہ ادب کر اور اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ڈاڑھی سے الگ کہ ورنہ تجھ پر بھی ہاتھ پہونچے گا - (یعنی تلوار سے تیرا کام تمام کر دیا جایگا عروہ نے پوچھا کہ یہ کون ہے نبی صلعم نے کہا کہ یہ تیرے بھائی کا بیٹا مغیرہ ہے عروہ بولا ارے بیوفائی - کل تو مین نے

شرمگاہ وبلائی ہے (یعنی تیری رسوائی کو چھپایا ہے) اس کا قصہ اسطح ہے کہ مغیرہ نے بنی مالک کے تیرہ آدمی مارڈالے تھے - اور بھاگ گیا تھا - اِس سے بنی مالک مقتولین کے لوگون مین اور احلاف مغیرہ کے لوگون مین بڑا جھگڑا اُٹھہ کھڑا ہوا - مگر عروہ نے مقتولین کی تیرہ دیتین اسپنے پاس سے دے دین - اور اس جھگڑے کو رفع کرا دیا - مغیرہ اور عروہ مین بڑی طول کلامی ہوگئی -

لیکن نبی صلعم نے عروہ کو اپنی طرف متوجہ کرلیا - اور اوس سے وہی سب باتین بیان کین جو آپ نے بدیل سے کہی تھین - عروہ نے کہا محمدؐ کیا تیرے نزدیک یہ اچھی بات ہے کہ تو اپنی قوم کا استیصال کرڈالے - تو نے اپنے سے پہلے کسی عرب کو سنا ہے کہ اوسنے اپنی ہی قوم کا استیصال کیا ہو -

اِس وقت جب کہ عروہ نبی صلعم کے پاس تہا تو کن انکھیون سے دیکھتا جاتا تھا - اوس نے دیکھا کہ رسول اللہ جب بینی پاک کرکے پھینکتے ہین - تو اوسے کوئی نہ کوئی اصحاب مین سے اسپنے ہاتھہ مین لے ہی لیتا ہے نیچے نہین گرنے دیتے اور لے کر اسپنے مُنہ کو اور اسپنے بدن کو مل لیتے ہین - اور جب آپ کسی کام کو کہتے ہین تو لوگ نہایت ہی فرتی سے اوس کی تعمیل کرتے ہین - اور جب آپ وضو کرتے ہین تو وضو کے مستعمل پانی کے لینے پر لوگ لڑے مرتے ہین اور تعظیم کے سبب سے کوئی شخص آپ کے روبرو نگاہ نہین اُٹھاتا ہے -

یہ دیکھکر جب عروہ لوٹا - تو اسپنے لوگون مین گیا - تو اوسنے کہا بھائیو مین بارہا کسریٰ قیصر اور نجاشی کے پاس گیا ہون واللہ مین نے کسی کو اسپنے بادشاہ کی ایسی تعظیم کرتے نہین دیکھا کہ جیسے محمدؐ کے اصحاب محمدؐ کی کرتے ہین - اور جو اوس نے دربار نبوی کا حال دیکھا

تہا اور جو رسول اللہ نے اوس سے کہا تہا وہ سب بیان کیا۔

۳۷ حلیس کا نبی صلعم کے پاس آنا اور قربانی دیکھ کر لوٹ جانا اور پہر مکرز اور سہیل کا آنا۔

پہر قریش مین ایک اور شخص کنانہ کا جسکا نام حلیس بن علقمہ تہا اور احابیش کا سید تہا بولا کہ مین محمد کے پاس جاتا ہون۔ جب نبی صلعم نے اوسے دیکہا تو فرمایا کہ یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جو بُدن اور قربانی کے جانورون کی تعظیم کرتے ہین۔ قربانی کے جانور اسکے سامنے کرو۔ جب اوس نے قربانی کے جانورون کو دیکہا تو بغیر اسکے کہ نبی صلعم کے پاس آئے قریش کی طرف لوٹ گیا۔ اور اون سے جاکر کہا کہ مین نے ہدی کو دیکہا کہ اون کے گلون مین قلادہ پڑے ہوئے ہین ایسے لوگون کو روکنا ہرگز روا نہین ہے۔ قریش بولے بیٹہہ تو ایک اعرابی اور دیہاتی آدمی ہے ان باتون کو کیا سمجہتا ہے اوسنے کہا کہ ہم نے تمسے اس بات پر حلف نہین کیا ہے۔ کہ جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کے واسطے آئے اوسے ہم روک دین۔ واللہ یا تو تم محمد کو آنے دو۔ اور بیت اللہ کی زیارت کرنے دو نہین تو مین اپنے احابیش کو پکارتا ہون وہ سب کے سب یک جان و دو قالب ہوکر میری تائید مین اوٹھ کہڑے ہونگے۔ قریش بولے جب حلیس ذرا ٹھیرو ہم ذرا آپس مین مشورہ کرلین۔ اسی مین ایک اور شخص جسکا نام مکرز بن حفص تہا کہڑا ہوا۔ اور بولا مین محمد پاس جاتا ہون۔ اونہون نے کہا اچہا جاؤ۔ جب وہ نبی صلعم کو دور سے دکہائی دیا تو فرمایا۔ کہ یہ فاجر آدمی ہے۔ پہر وہ نبی صلعم سے آکر گفتگو کرنے لگا۔ وہ گفتگو کر ہی رہا تہا۔ کہ اسی مین سہیل بن عمرو قریش کی طرف سے نبی صلعم کے پاس آیا۔ رسول اللہ صلعم نے یہ دیکہکر فرمایا کہ اب تمہارا کام سہولت کے ساتہہ درست ہو جائیگا

۳۸ رسول اللہ کا خراش کو اور پہر عثمان کو قریش کے پاس بہیجنا اور قریش کا خراش کے اونٹ کو مارنا اور عثمان کو قید کر لینا۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ قریش نے سہیل کو اوسوقت بہیجا ہے کہ رسول اللہ صلعم عثمان

بن عفان کو قریش کے پاس بہیج چکے تہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب عروہ بن مسعود قریش کی طرف لوٹ گیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے خراش بن امیۃ الخزاعی کو قریش کے پاس ثعلب نام ایک اونٹ پر سوار کراکر بہیجا۔ اور اوسکے ہاتہہ پیغام کہلا بہیجا۔ مگر قریش نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹ دین۔ اور خراش کو چاہا۔ کہ مار ڈالین۔ لیکن احابیش بیچ مین آگئے۔ اور اونہون نے قریش کو اوسکے قتل سے منع کیا۔ اور چہڑا کر اوسے روانہ کردیا۔

جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ تو آپنے عمر سے کہا کہ تم مکہ جاؤ۔ حضرت عمر نے کہا کہ مکہ مین بنی عدی نہین ہین جو میری حمایت کرین۔ اور آپ جانتے ہین کہ قریش سے میری کیسی عداوت ہے۔ مجہے اندیشہ ہے کہ اگر مین جاؤن تو وہ مجہے مار ڈالین گے۔ آپ عثمان کو وہان بہیجدیجیے۔ اون کی وہان میری بہ نسبت زیادہ عزت ہے۔

اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت عثمان کو وہان بہیجا۔ کہ قریش سے جاکر وہ آپکا پیغام کہدین۔ حضرت عثمان گئے۔ اور ابان بن سعید بن العاص سے جاکر ملے۔ اور ابان نے اونہین پناہ دی۔ پہر عثمان ابو سفیان کے اور اور عظماے قریش کے پاس گئے۔ اور اون سے جاکر رسول اللہ کا پیغام بیان کردیا۔ جب عثمان رسول اللہ کا پیغام پہونچا چکے تو اون سے قریش نے کہا۔ اگر تجہے بیت اللہ کے طواف کی ضرورت ہے تو تو طواف کرلے اونہون نے کہا مین اوس وقت تک طواف نکرون گا کہ نبی صلعم اوس کا طواف نہ کرلین۔ اِس لئے قریش نے اونہین قید کیا۔ اور نبی صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ عثمان کو قریش نے مار ڈالا۔ آپنے فرمایا کہ ہم قریش سے اب بے لڑے نہین جائین گے۔ پہر لوگون کو بلاکر لڑائی کے لئے بیعت طلب کی۔ اور سب لوگون نے بجز ایک جد بن قیس کے ایک درخت سمرہ کے نیچے بیعت کی اون مین جس نے سب سے اول بیعت کی اوسکا نام ابو سنان تہا اور بنی اسد سے تہا۔ پہر

خبر آئی کہ عثمان کو قریش نے قتل نہین کیا بلکہ صرف قید کر رکہا ہے۔

۳۹ رسول اللہ صلعم کی صلح قریش سے اور عہدنامہ کے شرائط۔

پہر قریش نے سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر بن لوی سے تہا نبی صلعم کی طرف بہیجا۔ کہ وہ نبی صلعم سے اِس بات پر اگر مصالحت کرے۔ کہ آپ اِس سال تو حدیبیہ سے بغیر مکہ جاے لوٹ جائین۔ چنانچہ سہیل نبی صلعم کے پاس آیا۔ اور آپ سے بہت گفتگو رہی۔ اور خوب جواب سوال ہوئے پہر اونہین صلح ہو گئی۔

پہر رسول اللہ صلعم نے علی بن ابی طالب کو بُلایا۔ اور فرمایا لکہہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سہیل نے کہا یہ تو ہم نہین جانتے بلکہ یہ لکہو باسمک اللّٰہمّ۔ حضرت علی نے لکہا باسمک اللہم۔

پہر رسول اللہ نے فرمایا لکہہ یہ وہ شرائط ہین جو محمد رسول اللہ نے سہیل بن عمرو سے کی ہین۔ سہیل نے کہا اگر ہم جانتے کہ آپ رسول اللہ ہین تو ہم آپ سے لڑتے ہی نہین اِس لئے آپ رسول اللہ نہ لکہوائیے۔ بلکہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکہوائیے۔ اسلئے رسول اللہ نے علی سے کہا۔ کہ رسول اللہ کا لفظ محو کر دو۔ علی نے کہا مین تو یہ لفظ کبہی محو نہ کرون گا اِس واسطے رسول اللہ نے قلم لیا اور اگرچہ آپ لکہنا پڑہنا نہ جانتے تہے مگر رسول اللہ کی جگہ محمد بن عبد اللہ (نہین بلکہ صرف ابن عبد اللہ) لکہدیا۔

اور علی سے فرمایا۔ کہ تجہے بہی ایسا ہی ایک معاملہ پیش آئے گا (اِس سے لوگ وہ معاملہ مراد لیتے ہین جو حضرت علی اور حضرت معاویہ کے درمیان عہدنامہ لکہتے وقت خلیفہ کے لفظ کی نسبت گزرا تہا اور جسکا بیان آیندہ اپنے موقع پر آئے گا) پہر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہم دونون فریق نے اِس بات پر صلح کی ہے کہ دس برس تک ہم دونون

مین لڑائی نہ ہوگی -

اور جو کوئی قریش مین سے اپنے ولی کے اذن بغیر رسول اللہ کے پاس چلا آئیگا تو آپ اوسے قریش کو واپس دیدین گے - اور اگر کوئی رسول اللہ کے ساتھہ کے آدمیون مین سے قریش کے پاس چلا جائیگا تو وہ اوسے واپس نہ کرینگے -

اور جو شخص چاہےگا کہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہو وہ رسول اللہ کے ساتھہ شریک ہوسکتا ہے اور جو شخص چاہے قریش کے عہد مین داخل ہو وہ قریش کے عہد مین داخل ہوسکتا ہے اس پر خزاعہ رسول اللہ کے عہد مین داخل ہوے اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہوے اور رسول اللہ نے (قریش کی طرف سے) لکھوایا کہ رسول اللہ اس سال قریش کے یہان سے (بغیر بیت اللہ جائے) لوٹ جائین گے -

اور سال آیندہ مین ہم الگ ہوجائین گے اور رسول اللہ اپنے اصحاب کو لیکر مکہ مین داخل ہونگے - اور تین دن وہان رہین گے - اور سوارون کے ہتیار صرف تلوارین ہون گی جو میان مین پڑی ہوئی رہین گی -

ابو جندل کا مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آنا اور عہد نامہ کے موافق سہیل کو اوسکا واپس دیا جانا اور عہد نامہ کا اختتام

یہان یہ شرائط لکھی ہی جا رہی تہین - اور رسول اللہ صلعم یہ عہد نامہ لکھوا ہی رہے تھے کہ ابو جندل ابن سہیل بن عمرو بیڑیاں اور زنجیرون مین بندہا ہوا آیا - جو بہاگ کر رسول اللہ صلعم کی طرف چلا آیا تہا - اور جو خواب رسول اللہ صلعم نے دیکہا تہا اوس سے تمام اصحاب کو خیال ہوگیا تہا کہ اونکی فتح ہوگی اور اس مین اونکو کچہہ شک باقی نہین رہا تہا - جب اونہون نے دیکہا کہ صلح ہوئی - اور فتح نہین ہوئی تو اون کو یہ بات نہایت گران گزری اور ہلاک ہونے کے قریب ہوگئے -

جب سہیل نے اپنے بیٹے ابو جندل کو دیکہا تو اوسے لے لیا - اور بولا - کہ محمد میرے

اور تمہارے درمیان مین اس کے آنے سے پیشتر قضیہ فیصل ہو چکا ہے اور عہدنامہ ٹھیر چکا ہے (کہ جو کوئی قریش کا آدمی اپنے ولی کے بلااذن آویگا وہ اوسے واپس دینگے) فرمایا تو سچ کہتا ہے۔ اور سہیل نے اوسے قریش کی طرف لیجانے کے واسطے پکڑا۔ ابوجندل چلایا یا معشر المسلمین۔ مجھے مشرکین کی طرف لیجانے دیتے ہو کہ وہ مجھے میرے دین سے پھیر دین۔ اور میرے ساتھہ فتنہ برپا کرین ایک تو مسلمان صلحنامہ سے دل شکستہ ہو رہے تھے اور اب اوس سے مسلمان لوگون مین اور بھی جوش پیدا ہوا۔

رسول اللہ نے ابوجندل سے کہا۔ کہ تو صبر کر اور خدا تعالی سے اجر کا امیدوار رہو۔ اللہ تعالی تیرے لئے اور اور جو کمزور مسلمان تیرے ساتھہ ہین اونکے لئے کوئی سبیل بہتری کی ضرور پیدا کرے گا۔ ہم نے تو واپس بھیجدینے کا قریش سے اقرار کیا ہے ہم اون سے اپنے عہد کے خلاف نہین کرینگے۔

ابن اسحاق کہتا ہے کہ عمر بن الخطاب یہ دیکھکر اوٹھے۔ اور ابوجندل کے ساتھہ ساتھہ چلدیئے اور اوس سے کہنے لگے۔ کہ صبر کر اور خدا سے اجر کی امید رکھہ۔ یہ لوگ مشرکین ہین۔ ان مین سے کسی کا خون کردینا کتے کے خون سے زیادہ نہین ہے۔ اور اپنی تلوار اوسکے پاس کو کی۔ اس خیال سے کہ وہ تلوار کو لے اور اپنے باپ کو اوس سے مار ڈالے۔ مگر ابن اسحاق کہتا ہے کہ اوس نے اپنے باپ کے قتل سے جی چرایا۔ اور اوسے قتل نہ کیا۔

پھر صلحنامہ پر مسلمانون کی طرف سے کتنے ہی آدمیون کی شہادت لکھی گئی۔ جنمین ابوبکر عمر عبدالرحمن بن عوف وغیرہ تھے اور مشرکین کی طرف سے کئی لوگونکے دستخط ہوے۔

۱۴۴ رسول اللہ اور مسلمانون کا قربانی کرنا اور بال منڈوانا اور اس صلح کے عمدہ نتایج۔

پھر جب رسول اللہ صلعم اس قضیہ سے فارغ ہو گئے۔ تو آپ نے مسلمانون کی طرف مخاطب

ہو کر کہا۔ اُٹھو۔ اور قربانی کرو۔ اور سر منڈاؤ۔ مگر کسی نے اس حکم کی تعمیل کے لئے حرکت نہ کی اس لئے رسول اللہ نے یہ بات کئی مرتبہ کہی۔ لیکن جب کوئی حکم کی تعمیل کے لئے نہ اُٹھا۔ تو آپ آزردہ خاطر ہوکر اپنے مکان مین بی بی ام سلمہ کے پاس گئے۔ اور اون سے جاکر اسکا ذکر کیا۔ اونہون نے (ایک نہایت دانائی کی تدبیر بتائی اور) کہا یا نبی اللہ آپ باہر جائیے اور کسی سے کچھ نہ کہیئے۔ اور خود اپنے بدنون کو قربان کر دیجئے۔ اور اپنے بال منڈوا ڈالیئے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔

جب مسلمانون نے دیکھا کہ آپ نے قربانی کی اور بال منڈوائے تو سب اُٹھے اور قربانیان ذبح کین اور بال منڈوا ڈالے اور ایسے جوش مین بھرے کہ جلدی مین اژدحام کے سبب ایک دوسرا ایک دوسرے کو قتل کرنے لگا۔

پھر اس صلح کے نتائج ایسے اچھے ہوے۔ کہ اسلام مین اس سے پیشتر جتنی فتحین ہوئی تھین اون مین سے کوئی فتح اس کے برابر مفید نہین ہوئی تھی۔ اس سے مخلوق امن چین سے ہوگئی۔ اور ان دو سال آیندہ مین اتنے مسلمان ہوے کہ اب تک اس قدر لوگ مسلمان نہین ہوے تھے۔ بلکہ اس سے کہین زیادہ لوگ مسلمان ہوگئے۔

۴۲ ابو بصیر کا مسلمان ہوکر مدینہ آنا اور قریش کے طلب کرنے پر بھاگنا اور ساحل بحر پر مسلمانان مکہ کو جمع کرکے قزاقی کا پیشہ کرنا اور قریش کی تحریک پر نبی صلعم کے پاس چلا آنا۔

پھر جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہو کر مدینہ تشریف لائے۔ تو ایک شخص ابو بصیر عتبہ بن اسید بن جاریہ الثقفی آپ کے پاس آیا جو مسلمان ہوگیا تھا اور اون لوگون مین سے تھا کہ جنھین قریش نے محبوس کیا تھا۔ جب قریش کو معلوم ہوا۔ کہ وہ رسول اللہ کے پاس آیا۔ تو ازہر بن عبد عوف اور اخنس بن شریق نے رسول اللہ کے پاس اپنی طرف سے بنی عامر بن لوی کے ایک آدمی کے ہاتھ

ایک خط بہیجا اور اوس کے ساتھ اپنے ایک مولی کو بہی کردیا - اور ابو بصیر کو عہدنامہ کے بموجب
واپس طلب کیا -
رسول اللہ نے ابو بصیر سے کہا - تجہے معلوم ہے کہ ہم اون لوگون سے عہد کر چکے ہین
اور ہمارے دین مین خلاف عہد کوئی کام کرنا روا نہین ہے - تو اِن دونون آدمیون کے ساتھ
جو تیرے لینے کو آئے ہین ذی الحلیفہ تک (جہان تک کہ ہمارا علاقہ ہے) چلا جا - (ابو بصیر
ابو بصیر اونکے ساتھ ذی الحلیفہ کو چلا گیا) اور وہان جاکر وہ سب لوگ آرام کے لئے بیٹھے -
اور ابو بصیر نے اِن دونون مین سے ایک کی تلوار لے لی - اور اوس سے اوسے مارڈالا - اور
دوسرا جو مولی تہا اوسکے ہاتھ سے بچ گیا - وہ رسول اللہ صلعم کے پاس بسرعت تمام بہاگ آیا - اور
آپ سے یہ حال بیان کردیا - کہ ابو بصیر نے میرے ساتھی کو مارڈالا ہے -
پہر ابو بصیر بہی رسول اللہ کے پاس آیا - اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اپنا عہد پورا کردیا -
اور خدا تعالی نے مجہے اون لوگون سے بچا دیا ہے - رسول اللہ نے کہا ابو بصیر تو آتش جنگ
کو مشتعل کرنے والا ہے - اگر اوس مقتول کے کوئی اور آدمی ہوتے تو کیا نتیجہ ہوگا جب
ابو بصیر نے آپ کا یہ کلام سُنا تو وہ جان گیا کہ آپ اوسے قریش کی طرف پہر واپس کردین گے
اس لیئے ابو بصیر وہان سے بہاگا - اور سیدہا بہاگ کر ساحل بحر پر ذوالمروہ کے اطراف مین
جاکر رہنے لگا جہان سے قریش کے قافلے شام کو آیا جایا کرتے تہے -
جب ابو بصیر کا حال مکہ کے اون مسلمانون نے سنا جو وہان رہتے تہے تو وہ لوگ بہی ابو بصیر
کے پاس چلے گئے جنہین ابو جندل بہی تہا - اور رفتہ رفتہ کوئی ستر آدمی اوسکے پاس جمع
ہوگئے - اور قریش کے قافلے جو اودہر سے ہوکر گزرتے اونہین لوٹنے اور تنگ
کرنے لگے -

جب قریش نے یہ کیفیت دیکھی۔ اور اون سے نہایت تنگ ہو گئے تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام کئے اور آپ کو اللہ کے واسطے دلائے اور صلہ رحم کی درخواستین کین کہ مسلمانون کو کسی طرح روکین اور لوٹ کھسوٹ سے منع کرین۔ تب رسول اللہ نے اونہین کہلا بھیجا کہ جو شخص ہمارے پاس چلا آئے گا اوسکو امن دی جائے گی (اور قریش کے پاس نہین بھیجا جائے گا) اسلئے وہ لوگ آپ پاس چلے آئے اور آپ نے اونہین اپنے پاس رکھہ لیا۔

سنہ ۶ھ رسول اللہ کا مسلمان عورتون کو کفار کو نہ دینا اور مشرکون اور مسلمانون کے نکاح کی حلت و حرمت

اسی سنہ ۶ ہجری مین سورہ فتح بھی نازل ہوئی ہے اور چند مسلمان عورتین بھی ہجرت کرکے رسول اللہ کے پاس آئی تھین۔ اون مین ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی تھی۔ اس واسطے اوس کے بھائی عمارہ اور ولید دونون اوسکے مانگنے کے واسطے آئے مگر جب اللہ تعالی کے بیان سے اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مھاجرات فامتحنوھن ط اللہ یعلم بایمانھن ط فان علمتموھن مؤمنات فلا ترجعوھن الی الکفار لا ھن حل لھم ولا ھم یحلون لھن ط واٰتوھم ما انفقوا ط ولا جناح علیکم ان تنکحوھن اذا اٰتیتموھن اجورھن ولا تمسکوا بعصم الکوافر ط واسئلوا ما انفقتم ولیسئلوا ما انفقوا ط مسلمانو جب تمھارے پاس عورتین ہجرت کرکے آیا کرین تو تم اونکے ایمان کی جانچ کرلیا کرو یون تو اونکے ایمان کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ تاہم جانچ کرلینا ضرور ہے۔ سو اگر جانچنے سے تم اونکو سمجھو کہ مسلمان ہین تو اونکو کافرون کی طرف واپس نہ کرو۔ نہ تو یہ عورتین کافرون کو حلال ہین اور نہ کافر ان عورتون کو حلال۔ اور جو کچھہ کافرون نے ان پر خرچ کیا ہے وہ اون کافرون کو ادا کردو۔ اور اسمین بھی تم پر کچھہ گناہ نہین کہ اون عورتون کو اونکے مہر دے کر تم خود نکاح کرلو۔ اور اون کافر

عورتون کے ناموس پر قبضہ نرکھو جو تمہارے نکاح مین ہون اور جو تم نے اون پر خرچ کیا ہو وہ کافرون سے مانگ لو اور جو اونہون نے اپنی عورتون پر خرچ کیا ہے وہ اپنا خرچ کیا ہوا تم سے مانگ لین) تو رسول اللہ نے کسی عورت کو مکہ کو واپس نہین کیا - اور حضرت عمر بن الخطاب نے اپنی دو عورتون کو طلاق دیدی یہ دونون مشرک تہین - اون مین سے ایک کا نام اُم کلثوم بنت عمرو بن جرول تہا اوس سے ابوجہم بن حذیفہ بن غانم نے نکاح کرلیا - اور دوسری کا نام قریبہ بنت ابی امیہ تہا -

۴۴ سریہ عکاشہ و محمد بن مسلمہ و ابوعبیدۃ بن الجراح اسی سنہ ہجری مین کتنے ہی سریہ اور غزوات بہی ہوے ہین -

جن مین سے ایک سریہ عکاشہ بن محصن کا ہے - جو چالیس آدمیون کے ساتہ غمر کو گیا تہا - مگر چونکہ وہان کے لوگون کو خبر ہوگئی - وہ بہاگ گئے - لیکن جب طلائع لشکر نے اونکے پیچہے دوڑ لگائی تو دو سو اونٹ اونہین مل گئے - انہین کو وہ پکڑ کر مدینہ لے آئے - یہ واقعہ ربیع الاخر کے مہینے کا ہے -

انہین سرایا مین سے ایک سریہ محمد بن مسلمہ کا ہے - جسے رسول اللہ صلعم نے دس سوار دیکر ربیع الاول کے مہینے مین بنی ثعلبہ بن سعد پر بہیجا تہا - مگر دشمن ایک کمین مین چہپ رہے اور یہ لوگ غافل ہوکر ایک مقام پر سب سوگئے - پہر اونہون نے نکلکر اوسکے سب ہمراہیون کو قتل کردیا صرف محمد بن مسلمہ بچ گیا اور وہ بہی زخمی ہوکر -

انہین مین ایک ابوعبیدۃ بن الجراح کا سریہ ہے - جو ذی القصہ کی طرف ماہ ربیع الاخر مین چالیس آدمیون کے ساتہ گئے تہے - مگر ذی القصہ کے لوگ اونکی خبر پاکر بہاگ گئے - اور مسلمان اونکے اونٹ پکڑ لائے - اور ایک شخص جو گرفتار ہوگیا تہا مسلمان ہوگیا - اس و سطے

رسول اللہ صلعم نے اوسے چھوڑ دیا۔

۴۵ زید بن حارثہ کے سریہ اور بنی خبیب کے مسلمانون کا مال و اسباب واپس کرنا

انہین مین ایک سریہ زید بن حارثہ کا جموم پر ہے۔ جہان اونہین قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت ملی جسکا نام حلیمہ تہا۔ اوسنے مخبری کر کے بنی سلیم کا ایک مقام زید کو ایسا بتا دیا۔ کہ جہان سے اونہین بہت اونٹ اور بکریان مل گئین۔ اور وہ اوسکے شوہر کو بہی رات مین پکڑ لائے۔ لیکن رسول اللہ صلعم نے اوس عورت کو اور نیز اوسکے شوہر کو چہوڑ دیا۔

اور ایسے ہی ایک سریہ زید کا عیص پر ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے۔ اسمین اونہون نے ابو العیص بن الربیع کا مال و اسباب چہین لیا تہا۔ اور ابو العیص مدینہ آکر زینب بنت النبی صلعم کے پاس پناہ گیر ہوا تہا جسکا ذکر غزوہ بدر مین اوپر ہو چکا ہے۔

ایسے ہی زید کا ایک اور سریہ بہی ہے جسمین وہ ثعلبہ پر پندرہ آدمیون سے جمادی الآخری مین گئے تہے مگر اون مین سے وہ لوگ بہاگ گئے۔ اور زید اونکے بیس اونٹ پکڑ لائے۔

اسی ماہ جمادی الاخرہ مین زید بن حارثہ نے حسمی پر ایک سریہ کیا ہے۔ اوسکا سبب اسطرح ہوا تہا۔ کہ رفاعہ بن زید الجذامی جو بطن ضبی سے تہا نبی صلعم کے پاس صلح حدیبیہ مین آیا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم کو مدینہ مین ایک غلام دیا تہا وہ مسلمان ہو گیا۔ اور اسلام مین بہت پکا نکلا۔ پہر رسول اللہ صلعم نے اوس کی قوم کے لوگون کو ایک خط لکہا اور اونہین اسلام کی طرف بلایا۔ وہ بہی مسلمان ہو گئے پہر وہ حرۃ الرجلا کو چلے گئے۔

اسی زمانہ مین دحیہ بن خلیفہ الکلبی جسے رسول اللہ صلعم نے قیصر روم کے پاس سفارت پر بہیجا تہا وہ قیصر کے پاس سے شام کے ملک مین ہو کر واپس آرہا تہا جب وہ سرزمین جذام

مین پہونچا۔ تو ہنید بن عوص اور اوسکا بیٹا عوص الہنید الضلیعی جو جذام کا ایک بطن ہے اوسپر چڑہ دوڑے۔ اور جو کچہہ مال و اسباب اوسکے پاس تہا وہ سب چہین لیا۔

جب یہ خبر بنی خبیب کو پہونچی جو رفاعہ کی قوم کے آدمی تہے اور مسلمان ہو گئے تہے تو وہ اکٹہے ہوکر ہنید پر اور اوسکے بیٹے عوص پر حملہ آور ہوے اور اون سے لڑے۔ اور بنی خبیب کی فتح ہوئی۔ اور جسقدر اونہون نے دحیہ کا مال و اسباب لیا تہا وہ سب اونہون نے ہنید سے چہین لیا۔ اور دحیہ کو وہ سب لیکر دیدیا۔ پہر دحیہ وہان سے نبی صلعم کے پاس آیا اور یہ سب حال آپ سے عرض کر دیا۔

اس واسطے رسول اللہ صلعم نے ایک لشکر دیکر اونکی طرف زید بن حارثہ کو بہیجا اور اون لوگون نے فضافض پر تاخت کی اور جو مال وہان پایا اوسے جمع کیا۔ اور ہنید اور اوسکے بیٹے کو قتل کر ڈالا۔

جب یہ خبر بنی خبیب کو پہونچی۔ جو رفاعہ بن زید کے لوگ تہے۔ تو اون مین کے کچہہ لوگ زید بن حارثہ کے پاس آئے اور کہا ہم تو مسلمان ہین۔ ہمین تم نے کیونکر لوٹا۔ زید نے کہا اگر تم مسلمان ہو تو ام الکتاب قرآن شریف کو پڑہ کر سناؤ۔ اون مین سے حسان بن ملہ نے قرآن پڑہ کر سنایا۔ زید نے جب قرآن اون سے سن لیا۔ تو حکم دیا کہ لشکر مین منادی کردین کہ جو کچہہ ہمنے اون لوگون سے لیا ہے جہان سے یہ لوگ آئے ہین وہ ہم پر حرام ہے۔ اور یہی ارادہ کیا کہ جو اونکے قیدی ہین وہ اونہین واپس کر دیے جائین۔ مگر اسی مین زید کے ہمراہیون مین سے بعض نے یہ راے دی کہ احتیاط کرنا چاہیے کہین کچہہ یہ لوگ ہمین دہوکا نہ دیتے ہون۔ اس لیے زید نے تسلیم سبایا مین توقف کیا اور کہا۔ کہ اونکا واپس کرنا اللہ تعالی کے حکم پر منحصر ہے (یعنی جب رسول اللہ حکم دینگے تو وہ واپس کیے جائینگے) مگر لشکر کو حکم دیدیا کہ وہ بنی خبیب کی وادی مین نہ جائین۔

اس پر جذامیون کے سوار رفاعہ بن زید کے پاس گئے جو اسوقت کراع ربہ مین تہا - اور اوسے اِس وقت تک اسکا کچھہ حال معلوم نہ تہا - اور اوس سے جا کر کہا - کہ تو تو یہان بٹہیا ہوا بکریون کا دودہ دوہ رہا اور چین کر رہا ہے - اور وہان جذام کی عورتین قید ہوگئی ہین - تجہے اوس خط سے بڑا دہوکا ہوا جو تیرے پاس آیا ہے - تو اوسی پر پہولا بیٹہا ہے -

جب رفاعہ نے یہ حال سُنا تو وہ اپنی قوم کے کچھہ آدمی لیکر مدینہ آیا - اور رسول اللہ صلعم کا خط آپ کے روبرو پیش کیا - آپ نے فرمایا مین اور تو سب کچھہ تلافی کر سکتا ہون مگر جو لوگ مارے گئے اونکی نسبت کیا کیا جائے - بنی ضبیب بولے کہ جو لوگ زندہ ہین وہ لوگ ہمارے پاس ہین اور جو مارے گئے وہ ہمارے قدمونکے نیچے ہین یعنی اونمین ہم نہین مانگتے اور اُنکی نسبت کچھہ بحث نہین کرتے جو ہونا تہا ہوگیا اوب کسی کا چارہ نہین ہے) رسول اللہ نے اسے منظور کر لیا - اور علی بن ابی طالب کو زید بن حارثہ کی پاس اُنکی ساتہ بہیجا زید بن حارثہ فی اونکا تمام مال اونکو واپس دیدیا - یہانتک کہ جو کسی عورت کا ٹنڈہ کجاوہ کے نیچے تہا وہ بہی نکالکر اونکے حوالہ کر دیا - اور قیدی بہی سب چہوڑ دیے -

اور ایسے ہی ایک سریہ زید بن حارثہ کا ماہ رجب مین وادی القریٰ کی طرف ہوا ہے -

۴۶ عبد الرحمن بن عوف کا سریہ دومۃ الجندل پر

انہین سرایا مین سے ایک سریہ عبد الرحمن بن عوف کا دومۃ الجندل کی طرف ہے - جو شعبان مین ہوا تہا - وہان کے لوگ مسلمان ہوگئے اور عبد الرحمن نے تماضر بنت الاصبغ سے جو اونکا رئیس تہا نکاح کیا - یہی عورت ابو سلمہ کی مان تہی -

۴۷ سریہ علی بن ابی طالب فدک پر

انہین سرایا مین سے علی بن ابی طالب کا فدک پر ماہ شعبان مین سریہ ہوا ہے وہ سو آدمی لے گئے تہے - اور اسکی وجہ یہ ہوئی تہی - کہ رسول اللہ صلعم کو یہ خبر ملی تہی کہ بنی سعد کا ایک حی اکٹہا ہوا ہے اور وہ چاہتے ہین کہ خیبر والون کی مدد کرین

علی نے اون کے ایک جاسوس کو پکڑ لیا- اوس نے اونہین خبر دی کہ یہ جی خیبر والون کی طرف گیا ہے اور اون سے کہا ہے کہ ہم تمہاری اِس شرط پر مدد کرین گے کہ خیبر کے میوہ جات کچھہ ہمین دو-

۴۸ زید بن حارثہ کا یا ابو بکر کا سریہ بنی فزارہ پر اور بدر کے پوتے کے عوض مسلمانان مکہ کا چھٹرانا

اور انہین سرایا مین سے ایک سریہ زید بن حارثہ کا ام قرفہ پر ماہ رمضان مین ہوا ہے جو ایک بڑی بوڑہی عورت تہی- زید یہان سے گئے- اور وادی القری مین پہونچکر بنی فزارہ سے اونکا مقابلہ ہوا- مگر وہان اونکے ہمراہی مارے گئے- اور زید بہی مقتولین کے درمیان نہایت زخمی ہوکر گر گئے اور اونہین سے نکل کر آئے-

اِس پر زید نے قسم کہائی کہ جنابت کا غسل اوس وقت تک نہ کرون گا (یعنی بی بی کے پاس اوس وقت تک نہ جاؤن گا) جب تک کہ بنی فزارہ پر غزا نہ کرون- اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اونہین بنی فزارہ کی طرف بہیجا- اور فریقین کا وادی القری مین مقابلہ ہوا- زید نے اونکے بہت آدمی مارے اور پکڑے اور اُم قرفہ کو بہی اسیر کیا- اوسکا نام فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر تہا اور وہ بہت بوڑہی عورت تہی اور اوسکے ایک بیٹی بہی تہی- زید نے اس ام قرفہ کو دو اونٹون کے درمیان باندہ دیا جس سے اوسکے چیر کر دو ٹکڑے ہو گئے- پہر زید اوسکی بیٹی کو لیکر نبی صلعم کے پاس چلے آئے- اِس کی بیٹی سلمہ بن الاکوع کے حصّے مین آئی تہی- رسول اللہ نے اوس سے اوسے مانگ لیا- اور حزن بن ابی وہب کے پاس اوسے بہیجدیا- پہر اسکے پیٹ سے عبداللہ بن حزن پیدا ہوا-

مگر سلمہ بن الاکوع اِس سریہ مین ابو بکر کو سردار بتاتا ہے- اوس سے جو روایت آئی ہے وہ اس طرح ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلعم نے ہم پر ابو بکر کو امیر بنایا- اور ہم بنی فزارہ پر چڑہکر گئے

اور نماز صبح کے وقت اون پر پہونچے۔ اور انہین لوٹنا شروع کر دیا۔ اور مین نے کتنے ہی آدمیون کو اون مین سے پکڑ لیا۔ اور لیکر ابو بکر کے پاس آیا۔ اونہین بنی فزارہ کی ایک عورت تہی اور اوسکی بیٹی بہی اوسکے ساتہہ تہی جو عربون مین ایک نہایت خوبصورت لڑکی تہی۔ ابو بکر نے وہ لڑکی مجہہ کو عطا کر دی۔ جب مین مدینہ کو آیا تو نبی صلعم مجہے سوق مدینہ مین ملے۔ اور مجہہ سے کہا ابو سلمہ اللہ کے واسطے یہ عورت تو مجہے دیدے۔ سلمہ کہتا ہے مین نے رسول اللہ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مجہے اوسکا حسن بہت اچہا معلوم ہوتا ہے اور مین نے ابہی اُسے چہوا تک بہی نہین ہے۔ رسول اللہ خاموش ہو کر چلے گئے۔ جب دوسرا روز ہوا تو آپ نے پہر وہی فرمایا۔ مین نے وہ عورت آپ کو دیدی آپ نے اوسے مکہ کو بہیجدیا۔ اور جو مسلمان قیدی مکہ مین تہے وہ اوسکے عوض مین چہڑا لئے۔

۶ھ سریہ کرز اور عمر بن الخطاب کا جمیلہ سے نکاح اور طلاق اور نماز استسقا۔

انہین سرایا مین سے ایک سریہ کرز بن جابر القہری کا عرنین کی طرف ہے جنہوں نے نبی صلعم کے راعی کو مار ڈالا تہا۔ اور آپ کے اونٹ نکال لے گئے تہے۔ یہ سریہ ماہ شوال مین بیس سوارون سے ہوا تہا۔

اِسی سال مین عمر بن الخطاب نے جمیلہ بنت ثابت بن افلح عاصم کی بہن سے نکاح کیا تہا اوسکے بطن سے حضرت عمر کا بیٹا عاصم پیدا ہوا۔ پہر آپ نے اوسے طلاق دیدی۔ اور یزید بن حارثہ نے اوس سے نکاح کر لیا۔ یزید کا بیٹا اوسکے پیٹ سے عبد الرحمٰن بن یزید پیدا ہوا جو عاصم کا مادرزاد بہائی تہا۔

اِسی سال عرب مین ایک سخت قحط پڑا تہا۔ اور لوگون کو اوس سے سخت تکلیف ہوئی تہی۔ اور رسول اللہ صلعم ماہ رمضان مین لوگون کو لیکر نماز استسقا کے واسطے تشریف لے گئے تہے۔

رسول اللہ صلعم کا پادشاہانِ اطراف کو خطوط لکھنا

۵۰ شاہان اطراف کے پاس رسول اللہ کا قاصدون کو بھیجنا اسی سال رسول اللہ صلعم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی وغیرہ پادشاہان اطراف کے پاس قاصد بھیجے تھے۔ ان مین سے حاطبؓ بن بلتعہ کو مقوقس کی طرف مصر کو بھیجا تھا اور شجاعؓ بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی شمر الغسانی کی طرف اور دحیہؓ کو قیصر کی طرف اور اسیطرح سلیطؓ بن عمرو العامری کو ہوذہ بن علی الحنفی کی طرف روانہ کیا تھا۔ اور عبداللہؓ بن حذافہ کو کسریٰ کے پاس بھیجا تھا۔ اور عمروؓ بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس اور علاؓ بن الحضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس جو عبدالقیس سے تھا روانہ فرمایا تھا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ قاصد سنہ ۷ ہجری مین آپ نے بھیجے ہین۔ واللہ اعلم

۵۱ مقوقس کا رسول اللہ کے فرمان کا اعزاز کرنا ان مین سے مقوقس والی مصر نے نبی صلعم کے نوشتہ کا بخوبی اکرام کیا اور خدمت نبوی مین (اور تحفون کے ساتھ) چار لونڈیان بھی روانہ کین۔ جنمین سے ایک بی بی ماریہ قبطیہ تھین جو رسول اللہ صلعم کے فرزند ابراہیم کی ماں تھین (اور ایک شیرین تھی جو حسان بن ثابت کو رسول اللہ نے دیدی تھی)۔

۵۲ ہرقل کا نبی صلعم کے خط کا اعزاز کرنا اور بطارقہ سے اتباع کو کہنا اور دحیہ کا ضغاطر کے پاس جانا۔ اور اوس کا قتل اور ہرقل کا ابوسفیان سے رسول اللہ کا حال پوچھنا اور نبوت کی تصدیق کرنا رہا قیصر جس کا نام ہرقل تھا سو اوس نے بھی رسول اللہ کے خط کا خوب اعزاز کیا۔ اور اوسے اپنی رانون اور کولہ کے درمیان رکھہ لیا۔ اور رومیہ مین ایک شخص کو جو کتب مقدس پڑھا ہوا تھا ایک خط بھیجکر رسول اللہ کا حال دریافت کیا۔ اِس رومیہ والے نے ہرقل کو لکھا۔ کہ یہ وہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کر رہے ہین۔ اِنکی نبوت مین کوئی شک نہین ہے۔ تجھے چاہیئے کہ تو اوسکا اتباع کر اور اوسکی نبوت کی تصدیق کر

اسواسطے ہرقل نے اون روم کے بطارقہ کو جمع کیا جو اوسکے قصر مین رہتے تہے - اور جہان مکان مین جمع کیا تہا اوسکے دروازے بندکرادئے - پہر آپ اپنے محل سرا سے ایک کہڑکی مین آیا - اور اون سے اونچا دور بیٹہا - تاکہ اوس پر کسی کی دست رس نہو اوسے اپنی جان کا خوف تہا -

اور اون سے کہا مجہے اس شخص (عربی) نے ایک خط بہیجا ہے - اور مجہے اپنے دین کی دعوت کرتا ہے - مین جانتا ہون کہ وہ وہی نبی ہے جسکا ذکر ہماری کتابون مین لکہا ہوا ہے کہ وہ آیندہ زمانہ مین پیدا ہوگا - آؤ ہم سب اوس کی تصدیق اور اوسکا اتباع کرین - جس سے ہماری دنیا بہی اچہی رہے اور آخرت بہی اچہی ہوجائے - یہ سنتے ہی اون سب نے ایکدم سے غل مچادیا - اور سب وہان سے اوٹھکر دروازون کیطرف بہاگے - کہ باہر نکل جائین - مگر ہرقل نے فوراً اپنی بات پلٹ دی - اور کہا کہ انہین میرے پاس لاؤ - اوسے اپنی جان کا خوف ہوا اونہین بلاکر کہا - کہ مین نے یہ بات تمسے اس لئے کہی تہی - کہ دیکہون تم اپنے دین مین کیسے مضبوط ہو - اس سے مجہے بڑی خوشی ہوئی کہ جیسا مین چاہتا تہا تم ویسے ہی نکلے - ہرقل کی یہ بات سنکر سب نے اوسے سجدہ کیا - اور پہر ہرقل اپنے مکان مین چلا گیا - اور دحیہ سے بلاکر کہا مین جانتا ہون کہ محمدؐ نبی مرسل ہین - لیکن مجہے رومیون سے اپنی جان کا خوف ہے اگر مجہے یہ خوف نہوتا تو مین اونکا اتباع کرتا - تو ضغاطر کے پاس جو روم کا اسقف اعظم ہے جا اور اوس سے محمدؐ کا حال بیان کر دیکہہ وہ اوس کی نسبت کیا کہتا ہے -

اس واسطے دحیہ ضغاطر کے پاس گیا - اور اوس سے رسول اللہ صلعم کا سب حال بیان کیا - ضغاطر نے کہا یہ شخص تو نبی مرسل ہے ہم نے اسکی صفت لکہی ہوئی دیکہی ہے -

اور ہماری کتاب مین اوس کا ذکر ہے - پہر اپنا عصا لیا - اور رومیون کے سامنے گیا - وہ ایک کنیسہ مین اسوقت جمع تہے - پہر اوسنے کہا یا معشر روم ہمارے پاس احمدؐ کے پاس سے ایک نوشتہ آیا ہے - اوس مین ہمین اللہ کی طرف بلاتا ہے اور مین تو یہ کلمہ پڑہتا ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ دحیہ کہتا ہے کہ اسکے سنتے ہی سب لوگ اوسپر جہپٹ پڑے اور اوسے قتل کر ڈالا -

پہر دحیہ لوٹ کر ہرقل کے پاس آیا - اور اوسے یہ سب حال سنایا - ہرقل نے کہا دیکہہ مین اسی بات کا تو اندیشہ کرتا تہا - ہمین اپنی جانون کا خوف ہے -

اور قیصر نے رومیون سے کہا - کہ ہم اسے جزیہ دین اور اسکے خراج گزار بنجائین - مگر رومیون نے اسے نہ مانا - پہر اوس نے کہا کہ اچہا سوریہ کی سرزمین یعنی شام کا علاقہ ہم اوسے دیدین - اور اوس سے صلح کر لین - مگر اس سے بہی اونہون نے انکار کیا -

اور قیصر نے ابوسفیان کو اپنے پاس بلایا جو صلح حدیبیہ کی وجہ سے شام کو تجارت کے واسطے چلا گیا تہا - جب وہ اوسکے پاس گیا - اور اوسکے ساتہ اور بہی قریش کے کچہہ آدمی اگئے تو اونہین ہرقل نے ابوسفیان کے پیچہے بٹہلایا اور اون سے کہا کہ مین ابوسفیان سے کچہہ باتین پوچہتا ہون اگر وہ جہوٹ بولے تو تم مجہے بتا دینا (اور پیچہے اس لئے بٹہایا تہا کہ آنکہون کے سامنے اگر ہون گے تو وہ ابوسفیان کی جہوٹ بات کو جہوٹ نہ کہہ سکینگے) ابوسفیان کہتا ہے کہ مجہے محمدؐ سے ایسی عداوت تہی کہ اگر میری جہوٹ کی لوگ گرفت نہ کرتے اور مجہے جہوٹا مشہور ہونے کا خوف نہ ہوتا تو مین ضرور جہوٹ بولتا -

پہر قیصر نے اوس سے محمد صلعم کا حال پوچہا - ابوسفیان کہتا ہے کہ مین نے اون کو تحقیر کے ساتہ یاد کیا - مگر اوس نے میری بات پر کچہہ التفات نہ کیا - بلکہ پوچہا کہ اوسکا نسب

تمہاری قوم مین کیسا ہے۔ مین نے کہا کہ وہ ہم مین نسب کا شریف ہے۔ پہر ہرقل نے کہا کہ کیا کوئی اوسکے خاندان مین پہلے بہی ایسا شخص گزرا ہے جو ایسی باتین کہتا ہو۔ مین نے کہا نہین ایسا تو کوئی شخص پہلے نہین گزرا ہے۔ پہر اوس نے پوچہا کہ کیا وہ پادشاہ تہا اور تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے۔ مین نے کہا نہین۔ پہر اوس نے پوچہا کہ کون لوگ اوسکا اتباع کرتے ہین۔ مین نے کہا ضعفا اور مساکین اور نوجوان۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ جو لوگ اوس کا اتباع کرتے ہین وہ اوس سے محبت کرتے اور اوسکے ہو رہتے ہین۔ یا اوسے چہوڑ دیتے اور نکل بہاگتے ہین۔ مین نے کہا کوئی شخص ایسا نہین جو اسکا متبع ہوا ہو اور پہر اوسے چہوڑ بہاگا ہو۔ پہر اوس نے پوچہا۔ کہ تم سے اور اوس سے جو لڑائی ہوتی ہے اوسکا کیا نتیجہ ہوتا ہے مین نے کہا کبہی وہ غالب رہتا ہے اور کبہی ہم اوس پر غالب رہتے ہین۔ پہر پوچہا۔ کیا وہ دہوکا بہی دیتا اور عہد شکنی بہی کرتا ہے یا نہین۔ ابوسفیان نے کہا کہ مین نے یہانتک کسی جواب مین کچہہ لگاوٹ کی بات نہ کہی تہی۔ مگر یہان مین نے یہ کہدیا کہ اوس نے ہم سے اب تک تو خلاف عہد کوئی کام نہین کیا ہے۔ اور آج کل ہماری اوس سے صلح ہے مگر ہمین آیندہ کو اوس سے اطمینان نہین ہے تعجب نہین کہ خلاف عہد کرے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس پر اوسنے کچہہ التفات نہ کیا۔

ابوسفیان کہتا ہے کہ پہر ہرقل نے مجہہ سے کہا مین نے تجہہ سے اوس شخص کا نسب پوچہا تو تو نے کہا کہ وہ نسب کا شریف ہے تو انبیا ایسے ہی ہوا کرتے ہین۔ اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ کیا کسی نے اوس کے خاندان مین پہلے بہی ایسا دعوے کیا ہے کہ وہ بہی اوسی کی تقلید کرتا ہو تو تو نے کہا۔ کہ کسی نے ایسا دعوی نہین کیا۔ اور مین نے پوچہا کہ کیا تم نے اوسکا ملک چہین لیا ہے کہ اس پیرایہ مین وہ اپنا گیا ہوا ملک پہر حاصل کرنا چاہتا ہو

تو تو نے کہا نہیں - پھر میں نے پوچھا کہ اوسکے اتباع اور متبعین کون ہیں تو تو نے کہا ضعفا اور مساکین - سو اسطرح کے لوگ انبیا کا اتباع کیا کرتے ہیں - پھر میں نے پوچھا کہ اوس کے متبعین اوس سے محبت کرتے ہیں یا چھوڑ بھاگتے ہیں - تو تو نے کہا کہ لوگ اوس سے محبت کرتے ہیں کوئی اوسکو نہیں چھوڑتا - سو ایمان کی حلاوت ایسی ہی ہوا کرتی ہے - کہ جب کبھی وہ کسی کے دل میں جگہہ پکڑتی ہے تو پھر کبھی نہیں نکلتی - پھر میں نے پوچھا کہ وہ غدر اور خلاف عہد بھی کیا کرتا ہے تو تو نے کہا نہیں - اگر تو نے مجھہ سے یہ باتیں سچ کہی ہیں - تو دیکھہ لینا کہ وہ کول دن میں اس سرزمین کا مالک ہو جائے گا جو اِس وقت میرے قدموں کے نیچے ہے - کاش کہ میں اوس وقت اوس کے سامنے ہوؤں اور اوس کے قدم دہویا کروں - پھر مجھ سے کہا اچھا جا تو تیرا جان بچ گیا ہے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ میں ہرقل کے پاس سے نکلا - تو اپنے ہاتھہ پر ہاتھہ افسوس سے مارتا تہا اور دل میں کہتا تہا - کہ ابن کبشہ کا معاملہ ایسا بڑا ہو گیا کہ ملوک روم اپنی ایسی بڑی سلطنت ہونے پر بہی اوس سے ڈرتے ہیں - راوی کہتا ہے کہ جو خط رسول اللہ صلعم کا دحیہ ہرقل کے پاس لے گیا تہا وہ یہ ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ ۚ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ط اَسْلِمْ تَسْلَمْ ۚ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ط وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ عَلَيْكَ ط

(یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے ہرقل بادشاہ روم کے نام ہے - سلام ہو اوس شخص پر جو ہدایت کے راستہ کا اتباع کرتا ہے - تو مسلمان ہو جا - اوس سے تو سلامت رہے گا - اور اگر تو مسلمان ہو گیا تو تجھے اللہ تعالی دوہرا اجر عطا فرمائے گا - اور اگر تو ہماری بات نہ مانے گا تو رعایا اور مزارعین کا گناہ بھی تیرے اوپر پڑے گا)

(کفار لوگ رسول اللہ کو ابن ابی کبشہ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ ابو کبشہ بنی خزاعہ
کے بطن بنی غبشان کا ایک شخص تھا جس نے بتون کی پرستش چھوڑ دی تھی۔ اور عربون کے
برخلاف شعری ستارہ کو پوجتا تھا۔ چونکہ رسول اللہ نے بھی عربون کے بتون کو چھوڑ دیا تھا عرب
اونہین ابو کبشہ کا بیٹا ضد و نفسانیت سے کہتے تھے)

۵۳ حارث حاکم شام کا جواب رسول اللہ کے خلاف

اُدہر حارث بن ابی شمر الغسانی کا حال سنئے۔ اوسکے
پاس رسول اللہ کا فرمان شجاع بن وہب لیکر گیا۔ جب اُسنے پڑہا تو (بہت ناراض ہوکر) کہا
کہ مین خود ہی (حملہ آور ہوکر) اوس کے پاس جاؤن گا۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوسکی مملکت
تباہ ہوگی (اور وہ اُجڑ جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا)

۵۴ نجاشی کا رسول اللہ کے فرمان کو دیکھکر ایمان لانا اور اُم حبیبہ بنت ابی سفیان سے رسول اللہ کا نکاح۔

رہا نجاشی پادشاہ حبش۔ جب اوسکے پاس
رسول اللہ صلعم کا فرمان عالیشان پہونچا۔ تو وہ
ایمان لایا اور آپ کا اتباع کیا۔ اور جعفر بن ابی طالب کے ہاتھہ پر مسلمان ہوگیا۔ اور ساٹھہ آدمیون
کے ساتھہ اپنے بیٹے کو رسول اللہ کے پاس روانہ کیا۔ مگر یہ لوگ سمندر مین غرق ہوگئے اور
اوسی نے رسول اللہ کے پاس ام حبیبہ بنت ابی سفیان کو بھی بھیجا تھا۔ کہ آپ اون سے نکاح
کرلین۔ یہ بی بی اپنے شوہر عبید اللہ بن جحش کے ہمراہ حبش کو ہجرت کرگئی تہین۔ وہان عبید اللہ
نصرانی ہوگیا اور حبش ہین ہی مرگیا۔

اب اسوقت نجاشی نے ام حبیبہ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ سے نکاح کرلین۔
ام حبیبہ نے اوسے منظور کرلیا اور اوس نے آپ سے نکاح کرادیا۔ اور خود ہی اپنے پاس سے
چار سو دینار اونکا مہر بھی ادا کردیا۔ جب ابو سفیان نے سنا کہ اُم حبیبہ سے رسول اللہ صلعم نے
نکاح کرلیا۔ تو بہت خوش ہوا کہ جوڑا ٹھیک ہے۔

۵۵ پرویز کا رسول اللہ کے فرمان کو چاک کرنا اور باذان کو لکھنا کہ محمدؐ کو پکڑ کر بھیجدے اور باذان کے قاصدون کے ہاتھ رسول اللہ کا پرویز کے قتل کی خبر دینا اور باذان کا اسلام۔

اب رہا کسریٰ۔ جب اوس کے پاس عبداللہ بن خذافہ رسول اللہ کا فرمان لیکر پہونچا۔ تو اوس نے آپ کے فرمان کو چاک کر کے پھینکدیا۔ اور رسول اللہ نے اِس کو سنکر فرمایا۔ کہ اوس کی سلطنت چاک ہوگئی۔ رسول اللہ کا فرمان اس کے نام اِس طرح تہا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط من محمدٍ رسولِ اللّٰہِ اِلیٰ کسریٰ عظیمِ فارِس ط سلامٌ علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الھدیٰ و اٰمَنَ باللّٰہِ ورسولِہٖ واشہدَ ان لا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہُ و اَنَّ محمدًا عبدُہٗ ورسولُہٗ ط واِنّی اَدعُوکَ بدُعاءِ اللّٰہِ واِنّی رسولُ اللّٰہِ الی النّاس کافّۃً لِاُنذِرَ مَن کانَ حَیًّا ویَحِقَّ القولُ علی الکافرِین فاسلِم تَسلَم ط واِن تولَّیتَ فاِنَّ اِثمَ المجوسِ علیکَ (یہ خط محمد رسول اللہ کی طرف سے کسریٰ بادشاہ فارس کے نام ہے۔ سلام اوس شخص پر جو ہدایت کا اتباع کرتا ہے۔ اور اللہ پر اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود بجز خدا کے نہین اور محمدؐ اوس کے بندہ اور اوس کے رسول ہین۔ مین تجھے اللہ کی طرف بلاتا ہون۔ اور تمام جمہور انام کے واسطے اللہ کی طرف سے رسول کر کے بہیجا گیا ہون کہ جو زندہ ہین اور گوش شنوا رکھتے ہین اونہین آیندہ کے عذاب سے ڈراؤن۔ اور جو بات کافرون کے لئے کہی جاتی ہے وہ حق ہو کر رہے گی۔ تو مسلمان ہوجا تاکہ تو سلامت رہے اور اگر تو نے روگردانی کی تو جان لے کہ تمام مجوس کا گناہ تیرے سر پر پڑے گا۔)

جب اوس نے یہ خط پڑہا تو اوسے چاک کر ڈالا۔ اور کہا وہ تو میرا غلام ہے غلام ہو کر مجھے ایسا کہتا ہے پہر باذان کو جو اوس کی طرف سے یمن کا حاکم تہا لکھا کہ یہ شخص جو حجاز مین اٹھہ کھڑا ہوا ہے اوس کے پاس تو دو دلاور آدمیون کو اپنے پاس سے بہیج کہ وہ اوسے پکڑ کر

میرے حضور مین حاضر کرین۔

اِس واسطے بازان نے نابوہ (یا بابویہ) کو جو ایک دبیر اور عقلمند آدمی تہا اور ایک اور فارس والے کو جس کا نام خرخرہ تہا رسول اللہ کے پاس روانہ کیا۔ اور ایک خط مین لکھا آپ ان دونون شخصون کے ساتہہ کسریٰ کے پاس جائیے۔ اور نابوہ کو حکم دیا کہ وہ رسول اللہ کی خبر لاکر اوس کو سنائے۔

جب قریش نے سنا۔ کہ کسریٰ نے رسول اللہ کے خط کے جواب مین ایسا حکم دیا ہے تو بہت خوش ہوے اور آپس مین مبارکبادیان دینے اور کہنے لگے۔ کہ کسریٰ شہنشاہ محمد کے مقابلہ مین اوٹہہ کہڑا ہوا۔ اب تمہین محمد کے دفعیہ کی تدابیر کرنے کی کوئی ضرورت نہ رہی یہ دونون قاصد رسول اللہ کے پاس آئے۔ آپ نے دیکھا کہ اون کی ڈاڑہی اور مونچہین منڈی ہین۔ اِس پر آپ نے اونہین مکرر نظر سے دیکھا۔ اور فرمایا کہ یہ تمہین کس نے حکم دیا ہے کہا ہمارے پروردگار نے (یعنی ہمارے پادشاہ نے) آپ نے فرمایا مگر میرے پروردگار نے حکم دیا ہے کہ ڈاڑہی چہوڑون اور مونچہین کترواؤن۔

پہر اون دونون نے اوس غرض کا ذکر کیا کہ جس کے واسطے وہ آپ کے پاس آئے تہے۔ اور اوس کے ساتہہ یہہ بہی کہا۔ کہ اگر آپنے حکم کی اطاعت کی تو بازان آپ کی کسریٰ سے سفارش کرے گا۔ اور اگر آپ حکم نہ مانین گے تو کسریٰ آپ کو اور آپ کی قوم کو ہلاک کر ڈالے گا۔ آپ نے اون دونون سے کہا کہ اچہا آج تو ٹہیرو۔ کل میرے پاس آنا اسکا جواب دیا جائیگا

پہر رسول اللہ صلعم کے پاس آسمان سے خبر آئی کہ اللہ تعالیٰ نے کسریٰ پرویز پر شیرویہ کو مسلط کردیا۔ اور بیٹے نے باپ کو مار ڈالا رسول اللہ نے صبح ہی قاصدون کو بلایا۔ اور اونہین خسرو پرویز کے قتل کی خبر سنائی۔ اور اون سے کہا کہ میرا دین اور میری سلطنت کسریٰ کے

ملک تک پہونچین گے۔ اور وہان پیل جائین گے جہان تک اونٹ اور گہوڑے جا سکتے ہین۔ اور اون سے کہا بازان سے جا کر کہدو۔ کہ تو مسلمان ہوجا۔ اگر تو مسلمان ہوجائے گا تو جو ملک کہ تیرے تحت حکومت ہے یمن او سے تیرے اوپر بحال رکہون گا۔ اور تیری قوم پر تجہے حاکم بنادونگا پہر خرخسرہ کو ایک مذہب اور نقرہ کا منطقہ عنایت کیا۔ جو آپ کو کسی بادشاہ (یعنی مقوقس) نے بہیجا تہا

پہر یہ لوگ رسول اللہ کے پاس سے روانہ ہوئے اور بازان کے پاس آئے۔ اور اوس سے سارا حال بیان کیا۔ بازان نے کہا کہ یہ باتین تو بادشاہون کی سی نہین ہین۔ میرے نزدیک تو وہ کوئی نبی معلوم ہوتا ہے اچہا ہم اوسکی بات کو دیکہتے ہین۔ اگر وہ بات جو اوس نے کہی ہے سچ نکلی۔ تب تو وہ نبی ہے اور خدا کی طرف سے بہیجا ہوا ہے۔ اور اگر سچ نہ نکلی تو جیسا مناسب ہوگا اوس طرح ہم اوس سے پیش آئین گے۔ اِسکے بعد کچہہ بہت روز نہین گزرے تہے کہ اوسکے پاس شیرویہ کا فرمان آیا جسمین لکہا تہا کہ خسرو پرویز مارا گیا۔ اور اوسے شیرویہ نے اہل فارس کے سبب سے مار ڈالا۔ کیونکہ پرویز نے اون کے سردارون کو قتل کرڈالا تہا۔ اور شیرویہ نے بازان کو یہ بہی لکہا تہا کہ یمن والون کو اوس کی اطاعت کی طرف مائل کرے اور نبی صلعم سے کسی طرح کی پرخاش نہ کرے۔

اِس فرمان کے آتے ہی بازان اور جو اوسکے ساتہہ ابنار فارس تہے وہ سب مسلمان ہوگئے۔ خرخسرہ کو حمیر لوگ (رسول اللہ کے منطقہ کی وجہ سے) صاحب المعجزہ کہتے تہے۔ اور اونکی زبان مین معجزہ منطقہ اور کمربند کو کہا کرتے ہین۔

۶ ھ ہوذہ کا جواب اور رجال کا اسلام اور مرتد ہونا اب ہوذہ بن علی کا حال سنیئے۔ یہ یمامہ کا بادشاہ تہا۔ اور دین کا نصرانی تہا جب سلیط بن عمرو اوس کے پاس گیا۔ اور اوسے اسلام کی دعوت کی۔

تو اوس نے رسول صلعم کے پاس اپنے سفیر بھیجے جس مین مُجّاعہ اور رجّال بالجیم یا رحّال بالحا ابن عنفوہ بھی تھے- اور یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپ اپنی حکومت اپنے بعد مجھے دیدین تو مین مسلمان ہوجاؤن گا- اور آپ کے پاس آؤن گا- اور آپ کی مدد بھی کرون گا- اور اگر آپ اسے منظور نہ کرین گے تو مین آپ سے لڑائی لڑون گا- رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ کسیطرح نہین ہوسکتا- اور اللہ سے دعا مانگی کہ اے اللہ تو اوسکے مقابلہ مین میری مدد کر- اِسکے چند مدت بعد وہ مرگیا-

رہے مجاعہ اور رجّال یہ دونون مسلمان ہوگئے- اور اون مین سے رجّال رسول اللہ صلعم کے پاس ہی رہ گیا- اور سورۃ البقر وغیرہ اوس نے پڑھی اور دین کے معاملات خوب سیکھ کر فقیہ ہوگیا- اور یمامہ کو پھر چلا گیا- مگر وہان جاکر مرتد ہوگیا- اور یہ گواہی دی کہ رسول اللہ صلعم نے مسیلمہ کو اپنی نبوت مین شریک کرلیا تھا- اِس سے جو فتنہ پیدا ہوا وہ اوس سے بڑھ کر تھا جو مسیلمہ کے سبب سے پیدا ہوا تھا-

۵۷ منذر حاکم بحرین کا اسلام اور رعایا کا جزیہ منذر بن ساوی جو بحرین کا حاکم تھا اوس کے پاس علاء بن الحضرمی پہونچا اور اوسے اور جو لوگ بحرین مین اوس کے ساتھ تھے اونہین مسلمان ہونے کو کہا- اور کہا کہ اگر مسلمان نہون تو وہ جزیہ دین- بحرین کے مالک اہل فارس تھے-

منذر بن ساوی اور اوس کے ساتھ جو عرب تھے اور بحرین مین رہا کرتے تھے وہ سب مسلمان ہوگئے- لیکن اہل البلاد یہود و نصاریٰ اور مجوس مسلمان نہ ہوئے- مگر اونہون نے علاء اور منذر سے جزیہ دینے پر مصالحت کرلی اور یہ قرار پایا کہ ہر ایک بالغ سے ایک دینار لیا جائے بحرین مین کسی طرح کی لڑائی نہین ہوئی- کچھ لوگ تو وہان کے مسلمان ہوگئے اور کچھ لوگون نے

جزیہ دینا قبول کر لیا۔

۵۸ ام رومان کی موت | اس سال بھی حج کے کارپرداز مشرک ہی رہے - اور اسی سال اُم رومان مرگئیں جو بی بی عائشہ زوجہ رسول اللہ صلعم کی ماں تھی۔

سنہ ۷ ھجری

غزوہ خیبر

۵۹ رسول اللہ کی چڑھائی خیبر پر اور غطفان کا سامنے آنا اور عامر کا حادثہ قتل اور رسول اللہ کی دعا۔ | جب رسول اللہ صلعم حدیبیہ سے واپس ہو کر آئے۔ تو مدینہ میں ذی الحجہ میں محرم کے کچھہ دنون تک رہے - اور پھر چودہ سو آدمیون سے جن مین دوسو سوار بھی تھے خیبر کو روانہ ہوئے - خیبر کو کوچ محرم سنہ ۷ ہجری مین ہوا ہے۔ اور مدینہ پر آپ اس وقت سباع بن عرفطہ الغفاری کو خلیفہ کر گئے تھے۔

غرض آپ مدینہ سے روانہ ہو کر اپنے لشکر سمیت رجیع مین جا کر قیام پذیر ہوئے - تاکہ خیبر والون کے اور غطفان کے درمیان مین حائل ہو جائین - اور ایک کو دوسرے فریق کی مدد نہ کرنے دین - کیونکہ غطفان رسول اللہ صلعم کے برخلاف اہل خیبر کی مدد پر تھے - چنانچہ غطفان نے قصد کیا - کہ یہود کی جا کر مدد کرین - مگر اونہین یہ خوف ہوا - کہ اگر وہ اُدھر چلے گئے تو کہین مسلمان اونکے گھرون پر نہ جا پڑین - اور اون کی عورتون اور مال و اسباب کو نہ لوٹ لیجائین اس واسطے وہ لوٹ گئے - اور یہود کے پاس نہ گئے - لیکن یہود کے اور نبی صلعم کے درمیان حائل ہو گئے۔

پہر رسول اللہ صلعم آگے بڑہے - اور راستہ مین عامر بن الاکوع سے جو سلمہ بن عمرو بن الاکوع کا چچا تہا فرمایا - کہ ہمارے اونٹون کے سامنے اونکے تیز چلنے کے لئے کچہہ اشعار پڑہ - اس لئے وہ اونٹ پر سے اوتر پڑا اور یہ گانے لگا ؎

واللہ لولا اللہ ما اہتدینا		ولا تصدقنا ولا صلینا
واللہ اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم کو ہدایت کا راستہ نہ ملتا	—	اور نہ ہم صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑہتے
فانزلن سکینۃ علینا		وثبت الاقدام ان لاقینا

اے اللہ جس وقت ہمارا دشمنون سے مقابلہ ہو تو اوس وقت ہم پر سکینہ اُتار (اور ہمین اوسان دے) اور اونکے مقابلہ مین ہمکو ثابت قدم رکہ

یہ سنکر رسول اللہ صلعم نے فرمایا - رحمک اللہ - حضرت عمر نے یہ کلمہ آپ کی زبان سے سنتے ہی ازراہ افسوس عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم اوس سے فائدہ نہ اُٹہاوین - اسکی وجہ یہ تہی کہ جب رسول اللہ کسی شخص کے حق مین رحمک اللہ فرماتے تو وہ قتل ہو جایا کرتا تہا - حضرت عمر کو اس سے یقین ہو گیا - کہ وہ اب مارا جائے گا اس سے انہین افسوس ہوا - اور چاہا کہ وہ جیتا رہتا تو ہم اوس سے فائدہ اُٹہاتے -

غرض جب خیبر پر جا کر اُترے تو عامر میدان جنگ مین نکلا اور مبارز طلب کیا وہان لڑنے مین اوس کی تلوار اُلٹ پڑی اور خود اپنی تلوار سے اوسکے ایک زخم لگ گیا - جو ایسا سخت زخم تہا کہ وہ اوس سے جان بر نہ ہو سکا - اِس سے لوگ کہتے ہین کہ اوس نے خودکشی کی - اسپر اوسکے بہائی کے بیٹے سلمہ نے نبی صلعم کی خدمت مین جا کر عرض کیا - کہ لوگ ایسا کہتے ہین - آپ نے فرمایا - کہ ان کا خیال غلط ہے - بلکہ (وہ شہید ہوا) اوسے دو چند ثواب ملے گا -

پہر جب رسول اللہ صلعم اوس کے سامنے پہونچے - تو اپنے اصحاب سے فرمایا - ذرا ٹہیرو - پہر یہ دعا مانگی اللھم رب السموات وما اظللن ورب الارضین وما اقللن و

رب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما اذرین نسالک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذبک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا اقدموا بسم اللہ (اے اللہ پروردگار آسمانون کے اور اون چیزون کے جن پر وہ سایہ ڈالے ہوے ہین اور پروردگار زمینون کے اور اون چیزون کے جن کو وہ اٹھائے ہوے ہین اور پروردگار شیاطین کے اور اونکے جنھین وہ گمراہ کرتے ہین - اور پروردگار ہواؤن کے اور جنھین وہ اڑائے لئے پھرتی ہین ہم تجھ سے چاہتے ہین کہ اس قریہ مین اور یہان کے رہنے والون مین جو بھلائی ہے وہ ہمین دے - اور اس قریہ کے اور اس قریہ کے رہنے والون کے اور جو چیزین اوس مین ہین اون کے شر سے ہمین محفوظ رکھ - اے مسلمانون بسم اللہ آگے بڑھو) رسول اللہ صلعم کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی قریہ پر جاتے تو آپ اس طرح دعا مانگا کرتے تھے -

۱۰۱ حصن ناعم اور حصن قموص کی فتح اور صفیہ اور گدہون کے گوشت کی حرمت -

رسول اللہ صلعم خیبر پر جب پہونچے تھے تو رات کا وقت تھا کسی کو آپ کا جانا وہان پر معلوم نہ ہوا - لیکن جب وہ صبح کے وقت کاروبار کے لئے اپنے بیلچہ لیکر نکلے - اور نبی صلعم کو دیکھا تو فوراً لوٹ پڑے - اور بولے محمد محمد اور خمیس یعنی لشکر - اس پر نبی صلعم نے فرمایا - اللہ اکبر خیبر اُجڑ جاے جب ہم کسی قوم کے گرد اُترتے ہین تو اون لوگون کی صبح جو ہم سے ڈرین (اور اطاعت نہ کرین) بہت ہی بُری ہوتی ہے یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ فرمائے پھر اون پر محاصرہ ڈالا - اور خوب تنگ پکڑا - اور اونکے مال واسباب جس قدر پاے تھوڑے تھوڑے لینا شروع کردیئے اور قلعہ بہ قلعے فتح کرنے لگے -

چنانچہ پہلا حصن جو آپ نے فتح کیا اوسکا نام حصن ناعم تھا - اسی مقام پر محمود بن سلمہ مارا گیا

اوس پر ایک چکی گر گئی اوس سے وہ مر گیا۔

پھر دوسرا قلعہ قموص نام بھی لے لیا۔ جو بنی ابی الحقیق کا حصن تھا۔ یہان آپ کو سبایا بھی بہت ہاتھ آئے۔ انہین مین ایک لڑکی صفیہ بنت حُیّیٰ بن اخطب بھی تھی۔ اور کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے نکاح مین تھی۔ اسے رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے پسند فرمایا۔ اور مسلمانون کے پاس سبایا بہت کثرت سے ہو گئے۔

اور اونہون نے پلاؤ گدہون کا گوشت کہایا۔ اس سے اونہین رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا۔

۱۶ زبیر بن باطا کو ثابت کا رسول اللہ سے چھڑانا مگر اوسی کی درخواست پر اوسکا قتل کیا جانا۔

بُعاث کی لڑائی زمانہ جاہلیت مین ہوئی تھی (جسکا ذکر اوپر آچکا ہے) اس وقت زبیر بن باطا قرظی نے ثابت بن قیس بن شماس پر بڑا احسان کیا تھا۔ اور قید سے اوسے چھوڑ دیا تھا۔ اس وقت زبیر پکڑا آیا تو ثابت اوس کے پاس آیا۔ اور اوس سے کہا تو مجھے جانتا ہے زبیر نے کہا تجھ سے آدمی کو مجھ سا آدمی نہین بھول سکتا ہے۔ ثابت نے کہا مین چاہتا ہون کہ تو نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے مین اوس کا تجھ سے بدلہ کر دون۔ زبیر نے کہا کریم کریم کے ساتھ ایسے ہی کیا کرتے اور جزا دیا کرتے ہین۔

اس لئے ثابت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا کہ زبیر نے مجھ پر ایک مرتبہ بڑا احسان کیا ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکا بدلہ اوسکے ساتھ کر دون۔ آپ اوسے مجھے دیدیجئے۔ رسول اللہ نے اوسے ثابت کو دیدیا کہ چاہے تو اوسے چھوڑ دے پھر ثابت زبیر کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ صلعم نے تیرا خون معاف کر دیا۔ اور اب تو قتل نہین کیا جائے گا زبیر نے کہا مین ایک بوڑہا شخص ہون۔ مین جورو بچون بغیر کیسے رہ سکتا ہون۔ ثابت پھر رسول اللہ

پاس گیا اور آپ سے اوس کے جورو بچے بھی چھوڑ دینے کی اجازت حاصل کرا لیا۔ پھر زبیر نے کہا حجاز مین رہنا اور مال و اسباب وغیرہ نہ ہونا کسطرح گزر ہوگی۔ اس لئے ثابت نے رسول اللہ سے اوسکا مال بھی طلب کیا۔ آپ نے وہ بھی اوسے دیدیا۔ اور کل مال عطا فرما دیا۔

پھر زبیر نے کہا کعب بن اسد کہان گیا۔ جسکا چہرہ انو ہمارے حیّ کے کنواری لڑکیون کے لئے آئینہ مصقل کی طرح تہا۔ ثابت نے کہا وہ تو مارا گیا۔ پھر پوچھا سید الحضر والبادی حیی بن اخطب کیا ہوا۔ کہا وہ بھی مارا گیا پھر پوچھا غزال بن سموال کہان ہے۔ جو ہمارے حملون کے وقت آگے چلتا اور ہماری شکستون کے وقت ہماری حمایت کرتا تہا۔ کہا مارا گیا۔ پھر پوچھا بنی کعب بن قریظہ و بنی عمرو بن قریظہ کہان گئے۔ کہا وہ بھی اسی راستہ پر چلے گئے۔ تو زبیر نے کہا۔ کہ اے ثابت مین اوس احسانکی بدلے جو مین نے تیرے ساتھ کیا تہا یہ درخواست کرتا ہون۔ کہ تو مجھے بھی انہین کے پاس پہونچا دے۔ اونکے مرنیکے بعد کچھ لطف زندگانی سے مجھے نظر نہین آتا۔ اس لئے ثابت نے اوسے قتل کر دیا۔

۶۲ حصن صعب و حصن وطیح و سلالم کی فتح اور محمد بن مسلمہ کا مرحب کو اور زبیر کا یاسر کو قتل کرنا۔

پھر رسول اللہ صلعم نے حصن صعب کو بھی لے لیا۔ اس قلعہ مین طعام اور گوشت چربی بہت تہی پھر آپ نے اونکے حصن وطیح اور سلالم پر توجہ کی۔ یہ سلالم حصن سب سے اخیر فتح ہوا ہے اوس حصن سے مرحب یہودی نکلا اور بولا۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اِنِّیْ مَرْحَبٌ	شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ

خیبر (والون) کو معلوم ہے کہ مین مرحب ہون اور ہتہیار دن سے خوب آراستہ دلاور (کہ میدانین نکلتے ہی لڑائی میٹ دیتا ہون) اور آزمودہ کار ہون

اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَحِيْنًا اَضْرِبُ	اِذَا اللُّيُوْثُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

جسوقت شیر (دل دلیر بہادر لوگ میدان مین) آتے ہین۔ اور آتش جنگ مشتعل ہوتی ہے تو اوسوقت کبھی تو مین بہالے مارتا ہون اور کبھی تلوار سے مارتا ہون

	اِنَّ حِمَایَ لِحِمًی لَا یُقْرَبُ	

میری حمی ایسی حمی ہے کہ جس کے پاس کوئی پہٹک نہین سکتا

اور میدان مین نکلکر مبارز کی درخواست کی۔ اوس کے مقابلہ کے لئے محمد بن مسلمہ نکلا اور کہا مین موتور اور ثائر ہون (یعنی میرا آدمی مارا گیا ہے اور مین اوسکا انتقام لینا چاہتا ہون) کل میرے بہائی کو انہون سنے مار ڈالا تہا۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اوس کی مبازرت قبول فرمائی اور اوس کے حق مین دعا کی۔ اے اللہ تو دشمن کے مقابلہ مین اس کی مدد کر۔ پہر محمد بن مسلمہ گیا اور بہت دیر تک دونون دلاور میدان مین لڑتے رہے۔ پہر مرحب نے محمد بن مسلمہ پر حملہ کر کے ایک تلوار کا وار کیا جسے محمد بن مسلمہ نے اپنی ڈہال پر لیا۔ اور تلوار ڈہال کاٹ کر اوس مین اٹک گئی اِس پر محمد بن مسلمہ کو موقع مل گیا۔ اور اوس نے ایک تلوار مین اوسکا کام تمام کر دیا پہر اِس کے بعد اوس کا بہائی یاسر نکلا اور کہا۔

قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اِنِّیْ یَاسِرٌ		شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَاوِرٌ

خیبر والون کو معلوم ہے کہ مین یاسر ہون۔ اور پورے ہتیارون سے آراستہ دلاور اور حملہ کرنے والا ہون

اور مبارز کو میدان مین طلب کیا۔ اوس کے مقابلہ کے واسطے زبیر بن العوام نکلا۔ اور جاکر زبیر نے اوسے قتل کر دیا۔

۳۶ حصن قموص کا ایک روایت کے بموجب حضرت علی کے ہاتہ سے فتح ہونا۔

مگر اور لوگ کہتے ہین کہ جس نے مرحب کو مارا اور یہ حصن فتح کیا وہ علی بن ابی طالب تہے۔

اور یہی روایت زیادہ مشہور اور صحیح ہے (ابن اثیر نے اس حصن کا نام جسے حضرت علی نے فتح کیا نہین بیان کیا ہے۔ مگر دوسری کتابون مین اوسکا نام قموص بیان کیا گیا ہے۔) بریدۃ الاسلمی کہتا ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم کے کبہی کبہی درد شقیقہ ہوا کرتا تہا۔ اور ایک دو روز

رہا کرتا تھا کہ جس سے آپ مکان سے باہر تشریف نہین لایا کرتے تھے۔ جب آپ خیبر آئے ہین تو اوس وقت آپ کے یہی آدہا سیسی کا درد ہونے لگا۔ اور آپ مکان سے باہر تشریف نہین لائے اِس سلئے حضرت ابوبکر نے بنی صلعم کا رایت لیا۔ اور اُٹھے۔ اور میدان جنگ مین جاکر خوب شدت سے لڑائی کی۔ پہر لوٹ آئے۔ پہر حضرت عمر نے رایت لیا۔ اور آپ جاکر اوس سے بہی شدت سے لڑے کہ جس قدر پہلے دن ایک مرتبہ پہلے آپ لڑ چکے تھے۔ پہر لوٹ آئے۔ اور رسول اللہ صلعم کو اِسکی خبر دی گئی۔

پہر رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ مین کل کو یہ رایت ایسے شخص کو دون گا کہ جس سے اللہ اور رسول محبت کرتے ہین اور وہ بہی اللہ اور اوس کے رسول سے محبت کرتا ہے (یہ تعریف ولدہی اور یاد دہانی کے لئے تہی اور جتنے صحابہ تھے اون سب مین یہ صفت موجود تہی) وہ اوس قلعہ کو زبردستی فتح کرے گا۔ اِس وقت حضرت علی وہان نہ تھے بلکہ مدینہ مین آشوب چشم کی وجہ سے رہ گئے تھے۔ پہر جب رسول اللہ صلعم نے یہ ارشاد فرمایا۔ تو قریش اسکا انتظار کرنے لگے کہ کل دیکھئے رایت کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت علی ایک اونٹ پر سوار آئے۔ اور رسول اللہ کی خیما کے پاس ہی آکر اونٹ کو بٹھایا۔ ابہی تک آشوب چشم دور نہین ہوا تہا چہی آنکھوں سے بندہی تہی۔ رسول اللہ نے پوچھا کیا حال ہے۔ عرض کیا کہ آپ کی تشریف آوری کے بعد مجھے آشوب چشم ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس آؤ اور آنکھوں پر لیپ لگا دیا۔ کہتے ہین کہ پہر کبہی حضرت علی کی آنکھوں مین آشوب چشم کی بیماری نہوئی۔

پہر رسول اللہ نے اونہین رایت دیا۔ اور وہ اوسے لیکر اوٹھے اور سرخ لباس پہنے خیبر کی طرف گئے وہان سے اونہین ایک یہودی نے دیکھا۔ کہا تیرا کیا نام ہے کہا میرا نام علی بن ابی طالب ہے۔ یہودی نے بآواز بلند کہا اے قوم یہود آج تم مغلوب ہو جاؤ گے۔

پھر مرحب جو اس حصن کا حاکم تھا نکلا۔ اوس کے سر پر ایک مغفر یمانی تھا جسے اوس نے اپنے سر پر بیضہ کی طرح رکھا تھا اور چہرہ کو اوس سے ڈھکے ہوئے تھا۔ اور کہتا تھا ؎

قد علمت خیبر انّی مرحبٌ		شاکی السلاح بطلٌ مجرّبٌ

حضرت علی نے اسکے جواب مین کہا ؎

انا الذی سمّتنی امّی حیدرہ		کلیث غابات کریہ المنظرہ

مین وہ شخص ہون کہ جسکا نام میری ماں نے حیدر رکھا ہے اور مین بیشون کے شیر کی طرح بیٹھنے سے ہون۔ لوگ دیکھکر ڈرجاتے ہین

اکیلھم بالسیف کیل السندرہ

اور دشمنون کو مین تلوار سے سندرہ کی کیل دیا کرتا ہون (سندرہ ایک درخت ہے جس سے تیر اور کمان بنتے ہین یعنی اور لوگ دور سے تیر مارتے ہین مین پاس جا کر تلوار سے وہی کام لیتا ہون۔)

ان دونون دلاوروان مین دو وار ہوئے۔ مگر حضرت علی نے فرق کرنے جو ایک تلوار ماری تو ڈھال اور مغفر اور سر کاٹ کر زمین پر پھینکدیا اور اوس شہر کو فتح کر لیا۔

ابو رافع جو رسول اللہ صلعم کا مولی تھا کہتا ہے۔ کہ جب رسول اللہ نے حضرت علی کو خیبر کی طرف بھیجا تو اوسوقت ہم بھی اونکے ساتھ تھے۔ جب حصن کے قریب پہونچے تو وہان کے لوگ باہر نکلے۔ اور دونون فریق مین لڑائی ہوئی۔ ایک یہودی نے حضرت علی کے ایک تلوار ماری۔ کہ جس سے علی کے ہاتھ مین سے ڈھال گر گئی۔ اس واسطے حضرت علی نے ایک دروازہ (کا کواڑ) اپنے ہاتھ مین اوٹھا لیا جو یہان کمین حصن کے قریب پڑا تھا۔ اور اوسے اپنی ڈھال بنا لیا۔ اور اوسی کو ہاتھ مین لئے اوسوقت تک لڑتے رہے کہ یہ لڑائی تمام نہین ہوئی۔ اور اللہ تعالی نے اونکے ہاتھ سے یہ قلعہ فتح کرا دیا۔ جب قلعہ فتح ہو گیا تو اونہون نے اوسے پھینکدیا۔ اوسوقت مین نے دیکھا کہ سات آدمی تھے اور مین آٹھوان تھا۔ ہم نے ہرچند کوشش

کی کہ اوسے پلٹ دین مگر یہ دروازہ ایسا بھاری تھا کہ ہم اوسے پلٹ بھی نہ سکے - جیسے حضرت علی نے اٹھاکر اپنی ڈہال بنالیا تھا (لیکن یہ کوئی کرامت کی بات نہین ہے - کیونکہ اسی بیان مین یہ بھی موجود ہے کہ ایک یہودی کے وار سے حضرت علی کی ڈہال گر گئی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یہودی آپ سے بھی قوی تھا) - یہ خیبر کی فتح صفر کے مہینے مین ہوئی ہے -

۴۲ بی بی صفیہ کا رسول اللہ سے نکاح اور کنانہ کا قتل جب خیبر فتح ہوگیا - تو بلال نے صفیہ کو اور اوس کے ساتھ کی ایک اور عورت کو اپنے ساتھ لیا - اور کسی ضرورت کی وجہ سے یہود کے مقتولون کی طرف گئے جب بی بی صفیہ کے ساتھ کی عورت نے مقتولون کو دیکھا تو چیخین مارنے اور اپنا مُنہ نوچنے کھسوٹنے اور اپنے سر پر دھول ڈالنے لگی - اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے صفیہ کو تو اپنے لئے پسند کرلیا اور دوسری عورت کو الگ کر دیا - اور اوس کی حرکتون کے سبب سے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اور بلال سے کہا تجھے اتنا خیال نہ ہوا - اور رحم نہ آیا - کہ تو اون عورتون کو اونہین کے مقتولون کے پاس سے گیا -

بی بی صفیہ جس وقت کنانہ بن ابی الحقیق کی عروس تھین تو اوس وقت اونہون نے خواب مین دیکھا تھا - کہ اون کے گود مین چاند آگیا ہے - یہ خواب اونہون نے اپنے شوہر کے روبرو بیان کیا - اِس زمانہ مین غالباً یہ لڑائی شروع ہوگئی ہوگی اسواسطے اُسکے شوہر نے کہا - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ تجھے محمدؐ کی آرزو ہے - اور اوسکے مُنہ پر ایک طپانچہ مارا جس سے اونکی آنکھ نیلی ہوگئی - چنانچہ وہ جس وقت رسول اللہ کے پاس آئی ہین تو اِس طپانچہ کا نشان اونکے چہرہ پر موجود تھا - آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اونہون نے یہ سارا قصّہ آپ کو سنایا -

پھر کنانہ بن ابی الحقیق محمد بن مسلمہ کو دیدیا گیا - اور اوس نے اپنے بھائی محمود کے بدلے اوسے قتل کردیا -

۶۵ اہل خیبر کی اطاعت اور نصف پیداوار پر اون سے اور اہل فدک سے معاملہ۔

پہر رسول اللہ صلعم نے خیبر کے دونون قلعون وطیح اور سلالم پر محاصرہ ڈالا۔ جب اون قلعہ والون کو یقین ہوگیا کہ اب ہلاک ہوجاینگے تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی کہ آپ اونہین وہان سے نکال دین اور جان کی امن دین۔ رسول اللہ نے اسے منظور کرلیا۔ اور جو کچہہ مال اسباب شق اور نطاۃ اور کتیبہ حصنون مین تہا اور جتنے حصن تہے وہ سب لے لئے۔

جب اہل فدک نے خیبر کا یہ حال سنا۔ تو اونہون نے بہی رسول اللہ صلعم کے پاس آدمی بہیجے کہ مسلمان اونہین بہی اس ملک سے نکالدین اور جسقدر اون کا مال واسباب ہے وہ لےلین۔ رسول اللہ نے اسے بہی منظور کرلیا۔

غرض جب خیبر والے مطیع ہوگئے اور قلعون سے اوتر آئے۔ تو اونہون نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا۔ کہ وہ اموال مین نصفا نصفی پر معاملہ کرلین۔ اور اونہین جب چاہین نکالدین۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے اِس شرط کو جس کی اونہون نے درخواست کی تہی منظور کرلیا اور نصف محاصل پر اون سے معاملہ کرلیا (یعنی باغات کی پیداوار مین سے نصف اہل خیبر اپنی اجرت کے عوض مین لےلیا کرین اور نصف اہل اسلام کے بیت المال مین داخل کیا کرین) اور اِسی طرح فدک والون کے ساتہہ بہی معاملہ کیا۔

اس خیبر مین سے جو کچہہ ملا وہ کل خیبر تمام مسلمانون کے واسطے غنیمت تہا۔ مگر فدک خالص رسول اللہ صلعم کا تہا۔ کیونکہ مسلمان وہان اونٹ گہوڑے لشکر کے لیکر نہین گئے تہے (یعنی وہان اونہون نے فوجی چڑہائی نہین کی تہی۔ لیکن یہ بات کیونکر صحیح ہوسکتی ہے۔ یہ فوجی چڑہائی نہ تہی تو کیا تہا۔ خیبر کی چڑہائی کے خوف سے ہی فدک والون نے یہ معاملہ کیا تہا)۔

۶۶ ایک یہودی عورت کا آپکو زہر دینا اور بشر بن براء کا اوس سے مرنا

جب یہ سب معاملہ ہوگیا۔ اور لوگ اطمینان سے

بیٹھے - تو زینب بنت الحارث جو سلام بن مشکم کی جورو تھی رسول اللہ کے واسطے ایک بہنی ہوئی بکری تحفۃً لائی جسمین اوسنے زہر ڈالا تہا - اور لاکر رسول اللہ کے سامنے رکھی - آپ نے اوسمین سے ایک مضغہ گوشت سے لیا - اور مُنہ مین چاب کر تھوک دیا - آپ کے ساتھ بشر بن البراء بن معرور بہی تہا - اوسنے کسی قدر اوس مین سے کہالیا - اور رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجھے یہ بکری خبر دیتی ہے کہ اوسمین زہر ڈالا گیا ہے - پہر اوس عورت کو بلایا - اور دریافت کیا - تو اوسنے زہر ڈالنے کا اعتراف کیا - اوس سے پوچھا کہ تو نے کیون ایسا کیا - تو کہا جو کچھہ آپ نے میری قوم کے ساتھہ کیا ہے وہ تو ظاہر ہی ہے - اِس واسطے مین نے دل مین کہا - کہ اگر آپ نبی ہین تو میرا زہر ڈالنا آپ کو معلوم ہو جاے گا اور اگر آپ بادشاہ ہین تو اسے کہا کر مرجائین گے اور ہمارا آپ سے پیچھا چھٹ جائیگا - اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکی خطا سے درگزر کی - مگر بشر اِس کے کہانے سے مرگیا -

رسول اللہ صلعم جس وقت اوس مرض مین مبتلا ہوے کہ جس مین آپ نے وفات پائی ہے تو آپ نے اوس وقت فرمایا کہ خیبر کے لقمہ سے اب مجکو اپنے ابہر (پیٹھہ کی رگ) کا انقطاع معلوم ہوتا ہے - اِس واسطے مسلمان اوس وقت کہنے لگے تہے کہ آپ کو اِس طرح پر انتقال کرنے مین کرامت نبوت کے ساتھہ شہادت کا درجہ بہی حاصل ہوا ہے -

۶۷ وادی القریٰ کی فتح اور رسول اللہ کا اوس پر محصول مقرر کرنا اور حضرت عمر کا اونہین نکالنا -

جب رسول اللہ صلعم خیبر کے معاملہ سے فارغ ہو گئے - تو وہان سے وادی القریٰ کی طرف آپ نے مراجعت فرمائی - اور وہان کے لوگون کو تین روز تک گہیرا - اور وادی القریٰ کو فتح کر لیا - اِس حصار مین رسول اللہ صلعم کا مولیٰ مدعم مارا گیا - جسے رفاعہ بن زید الجذامی نے آپ کو ہدیہ مین دیا تھا -

اس پر مسلمانون نے کہا اوسے جنت مبارک ہو - رسول اللہ صلعم نے فرمایا - ہرگز نہین - اسوقت اوسکے شملہ پر دوزخ کی آگ جل رہی ہے - یہ شملہ اوس نے مسلمانون کے مال غنیمت مین سے خیبر کی فتح مین چرا لیا تھا -

رسول اللہ صلعم نے جب مدعم کی نسبت ایسا کلمہ فرمایا - تو ایک اور شخص نے سنکر کہا کہ مین نے جوتون کے جو دو تسمے لئے ہین کیا مجھہ سے بہی اون کا مواخذہ ہوگا - رسول اللہ نے فرمایا ہان اون دونون کے برابر تجھہ پر بہی دوزخ کی آگ عذاب کرے گی -

اور رسول اللہ صلعم نے نخلستان اور زمین کو وادی القریٰ کے ہی باشندون کو دیدیا - اور اون سے بہی وہ ہی معاملہ کر لیا جو خیبر والون سے کیا تھا - چنانچہ یہ لوگ بہی اوسی جگہ حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت کے عہد تک رہے - پھر اونہون نے اِنکو جلاوطن کردیا - مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اونہین حضرت عمر نے نہین نکالا تھا کیونکہ یہ مقام حجاز کی سرزمین سے باہر ہے -

۶۸ رسول اللہ کی نماز قضا ہونا

اسی سفر خیبر مین رسول اللہ صلعم صبح کی نماز کے وقت سو گئے تہے - اور آفتاب نکل آیا تھا - جسکا قصہ مشہور ہے -

رسول اللہ کے ساتھہ اس سفر مین مسلمانون کی عورتین ہمراہ تہین - آپ نے اونہین بہی کچہہ حصے مال غنیمت مین سے دیا تھا -

۶۹ حجاج بن علاط کا مسلمان ہوکر مکہ جانا اور جہوٹ بول کر اپنا مال و اسباب لے آنا -

اِسی سفر مین حجاج بن علاط السلمی نے (جو مسلمان ہوگیا تھا اور ابہی کسی کو اوسکے اسلام کی خبر نہ تہی) رسول اللہ صلعم سے عرض کیا - کہ میری بی بی ام شیبہ بنت ابی طلحہ کے پاس حجاج کے بیٹے معرض بن الحجاج کی مان تہی مکہ مین کچہہ مال ہے اور نیز مکہ مین اور لوگون پر بہی میرا کچہہ روپیہ لینا ہے مجھے آپ وہان جانے کی اجازت دین (تو مین وہ مال و اسباب پہلے اس سے لے آؤن

کہ میرے اسلام کی کسی کو خبر ہووے -) آپ نے اوسے اجازت دیدی - تب اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ وہان جاکر مجھے کچھ جھوٹ بولنا پڑے گا - آپ نے فرمایا اچھا اِس کی بھی اجازت ہے -

پھر حجاج جب مکہ گیا تو مکہ والون نے اوس سے پوچھا کہ محمدؐ کا کیا حال ہے - خیبر والون سے اوس کی کیسی گزری - اونہین ابھی تک یہ نہ معلوم تھا کہ وہ مسلمان ہو گیا ہے - اوسنے کہا کہ خیبر والون نے محمدؐ کو اور اوسکے اصحاب کو شکست دی اور اوسکے بہت اصحاب مارے گئے - اور محمدؐ قید ہو گیا - اور اب یہودیون نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ محمدؐ کو وہان قتل نہ کرین بلکہ مکہ کو لائین اور یہان لا کر اوسے قتل کرین - یہ سنتے ہی قریش خوب چلائے اور تمام مکہ مین رسول اللہ کے قتل کی خبر مشہور کر دی -

پھر حجاج نے اون لوگون سے کہا - کہ مجھے میرے مال اور روپیہ کے جمع کرنے مین مدد دو - کہ مین جلدی سے خیبر کو جاؤن - اور جو کچھ مال و اسباب محمدؐ کا اور اوسکے اصحاب کا وہان ہے اوسے جا کر اور تاجرون سے پہلے خرید لون کہ اوس مین مجھے خوب نفع ہو - اِس لئے قریش نے خوشی خوشی اوسکا مال و اسباب بہت جلد جمع کرا دیا -

جب عباس نے یہ خبر وحشت انگیز سنی تو وہ حجاج کے پاس دوڑے آئے اوس سے حقیقت حال دریافت کی - حجاج نے جب سب اپنا مال جمع کر لیا - تو اون سے چپکے سے کہا کہ خیبر فتح ہو گیا - اور نبی صلعم نے صفیہ بنت حُیَیّ کو اپنے واسطے پسند فرمایا - اور مین (مسلمان ہو گیا ہون اور) یہان صرف اپنا مال جمع کر کے لیجانے کے لئے آیا ہون تم کو چاہیے کہ تین روز تک اِس خبر کا حال کسی سے نہ کہنا نہیں تو لوگ میرے پیچھے دوڑین گے اور میرے ساتھ بُری طرح پیش آئین گے -

اِس واسطے عباس نے تین روز تک اسکا حال کسی سے نہ کہا۔ پہر جوتہے روز اپنے کپڑے پہنے۔ اور نکلکر کعبہ کا طواف کیا۔ جب قریش نے دیکہا تو کہا۔ ابوالفضل یہ خوشی تمہاری بڑا صبر دکہانے کے لئے ہے۔ عباس نے کہا نہین نہین۔ واللہ محمدؐ نے خیبر فتح کرلیا۔ اور وہان کے پادشاہ کی بیٹی اپنے نکاح مین لے لی۔ اور پہر سب حجاج کا حال سنایا۔ یہ سنکر وہ بولے افسوس ہمین نہ معلوم ہوا اگر یہ بات ہمین پہلے سے معلوم ہوجاتی تو حجاج کو ہم خوب مزہ دکہاتے۔

۷۰ شق اور نطاۃ کی تقسیم مسلمانون مین اور کتیبہ کا خمس مین دیاجانا اور خیبر کا حدیبیہ والون کو ملنا۔ اور حضرت عمرؓ کا یہود کو عرب سے نکالنا

رسول اللہ صلعم نے شق اور نطاۃ حصنون کو مسلمانون مین تقسیم کردیا۔ اور کتیبہ کا حصن اللہ اور اوسکے رسول کے خمس مین رہا۔ اور اوسمین ذوی القربی اور یتامی اور ابن السبیل کا حصہ بہی رہا۔ اسی سے رسول اللہ کی ازواج کا خرچ چلتا اور اسی سے اون لوگون کا خرچ چلتا جو رسول اللہ کے اور فدک والون کے درمیان آئے گئے تہے۔

اور خیبر حدیبیہ والون کے اوپر تقسیم کردیا گیا (یعنی اون لوگون مین بانٹ دیا گیا جو رسول اللہ کے ساتہ صلح حدیبیہ کے وقت موجود تہے) سوار کو اون مین سے دو حصے ملے اور پیدل کو ایک حصہ دیا گیا۔

اور نبی صلعم نے اور نیز آپ کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اور حضرت عمرؓ نے بہی اپنی امارت کے ابتدائی عہد مین خیبر کو خیبر والون کے پاس رکہا مگر جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ آپ نے مرض الموت مین فرمایا تہا کہ جزیرۃ العرب مین دو دین رہنا نہ چاہئین تو اونہون نے اون یہودیون کو عرب سے نکالدیا جن کے ساتہ رسول اللہ نے عہد نہین کیا تہا۔

فدک

۱۷ فدک کا نصف رسول اللہ کی ملکیت قرار پانا اور خلفائے راشدین کے عہد میں بنی فاطمہ کے قبضہ میں رہنا اور خلیفہ مامون تک اسکا حال۔

جب رسول صلعم نے خیبر سے مراجعت کی۔ تو محیصہ بن مسعود کو فدک کی طرف بھیجا۔ اور وہان کے لوگونکو مسلمان ہونے کے لئے کہا۔ اون کا رئیس اس وقت یوشع بن نون یہودی تھا۔ پہر اس بات پر اون سے فیصلہ ہوا۔ کہ نصف زمین اونکے پاس رہے۔ اسے رسول اللہ صلعم نے منظور کر لیا۔

یہ فدک نصف خالص رسول اللہ صلعم کی ملکیت تہی۔ کیونکہ اس کی تسخیر مین مسلمانون کے گھوڑے اور اونٹ نہین گرے تہے۔ (یہ غلط ہے۔ بلکہ رسول اللہ کو جو فوج کے ذریعہ سے چارون طرف فتحین ہوئی تہین اونہین کی وجہ سے یہ فدک کا معاملہ طے ہوا تہا۔ اور رسول اللہ فدک کے علاقہ پر ٹہیک اوسی طرح متصرف تہے جیسے بادشاہ کسی قطعہ ملک کو اپنے لئے مخصوص کر لیا کرتے ہین۔ نہ اسطرح کہ جیسے رعایا کی ملکیت ہوتی ہے جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے پیدا کرتے ہین اور یہی وجہ تہی۔ کہ جو آپ کو اپنے ذاتی اخراجات کے بعد بچتا تو) آپ جسطرح چاہتے تہے اوس کی آمدنی کو ابنائے سبیل پر خرچ کرتے تہے۔

اور اوس کے باشندے برابر اوس وقت تک وہان رہے جب تک کہ حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ نہ ہوے۔ بعد ازان آپ نے اپنے عہد خلافت مین یہود کو حجاز سے نکال دیا۔ اور یہ معاملہ اسطرح کیا۔ کہ حیثم بن التیہان اور سہل بن ابی خثمہ اور زید بن ثابت کو حضرت عمر نے وہان بھیجا اور وہان کے زمین کی از راہ عدل و انصاف ایک قیمت تجویز کی اور وہ یہود کو دیکر اونہین وہان سے شام کو جلا وطن کر دیا۔

اور رسول اللہ صلعم کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان اور علی کی خلافت مین بہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے قبضہ مین رہی - اور جیسا رسول اللہ نے عمل کیا تہا وہی عمل یہ سب کرتے رہے - لیکن جب حضرت معاویہ خلیفہ ہوے تو فدک مروان الحکم کو دیدیا - اور مروان نے اپنے بیٹون عبدالملک اور عبدالعزیز کو دیدیا - پہر عمر بن عبدالعزیز اور ولید اور سلیمان بن عبدالملک اس کے مالک ہو گئے - جب ولید خلیفہ ہوا تو اوس نے اپنا حصہ عمر بن عبدالعزیز کو دیدیا - پہر جب سلیمان خلیفہ ہوا تو اوسنے بہی اپنا حصہ عمر بن عبدالعزیز کو ہی دیدیا - پہر جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوا تو اوسنے لوگونکے سامنے خطبہ کیا - اور فدک کا سارا حال لوگون سے بیان کیا - اور جسطرح اوسکی ملکیت رسول اللہ کے زمانہ مبارک مین تہی اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کے زمانہ مین رہی تہی اوسیطرح بنی فاطمہ کو دیدی - اور اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم اوسکے مالک ہو گئی لیکن پہر اونکے قبضہ سے وہان کی ملکیت جاتی رہی - مگر جب مامون عباسی خلیفہ ہوا تو اوس نے پہر سنہ ۲۱۰ ہجری مین بہان کی ملکیت بنی فاطمہ کے حوالہ کر دی -

۷۲ زینب بنت رسول اللہ اور ماریہ زوجہ رسول اللہ اور مہر رسول اللہ -

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ نے اپنی بیٹی زینب پہر اوس کے شوہر ابوالعاص ابن الربیع کو محرم کے مہینے مین واپس دیدی -

اور اسی سنہ مین حاطب مقوقس والی مصر کے پاس سے واپس آیا - اور ماریہ ام ابراہیم بن رسول اللہ صلعم کو اور اوس کی بہن شیرین اور نیز آپ کی بغلہ دلدل اور آپ کے حمار یعفور اور ایک کسوت کو ہمراہ لایا - بی بی ماریہ اور اونکی بہن آپ کے پاس آنے سے پہلے ہی مسلمان ہو گئی تہین - بی بی ماریہ کو تو رسول اللہ نے اپنے واسطے پسند فرمایا - اور شیرین حسان بن ثابت الانصاری کو دیدی - جس کے پیٹ سے اوس کا بیٹا عبدالرحمن پیدا ہوا - اس واسطے ابراہیم اور وہ خالہ زاد بہائی تہے -

اسی سال رسول اللہ صلعم نے اپنے واسطے منبر بنایا تھا۔ مگر اور لوگ کہتے ہین کہ ۸ ہجری مین بنایا تھا۔ اور یہی صحیح ہے۔

۷ عمر کا ہوازن پر اور بشیر کا بنی مرہ پر اور غالب کا بنی مرہ اور پہر عیینہ پر سریہ

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے حضرت عمر کو تیس ۳۰ آدمی دیکر ہوازن کی طرف بہیجا تھا۔ لیکن وہ بہاگ گئے اور کچھہ لڑائی نہین ہوئی۔

اور اسی سنہ کے ماہ شعبان مین بشیر بن سعد نعمان بن بشیر انصاری کا باپ بنی مرہ کی طرف تیس آدمیون سے گیا تھا۔ لیکن وہان اوس کے سب ساتھی مارے گئے۔ اور وہ بہی زخمی ہو کر گر پڑا۔ اور مقتولون مین سے نکلکر مدینہ کو چلا آیا۔

اسی سنہ مین غالب بن عبد اللہ اللیثی کا سریہ ارض بنی مرہ کی طرف ہوا۔ وہان مرداس بن انہیک جو اون کا حلیف تھا اور قبیلہ جہینہ سے تہا مارا گیا۔ اوسے اسامہ نے اور ایک اور انصاری نے قتل کیا۔ اسامہ کہتا ہے کہ جب ہم اوسکے پاس پہونچے تو اوس نے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه۔ مگر اوسے ہم نے نہ چہوڑا اور قتل کر ڈالا۔ پہر جب ہم نبی صلعم کے پاس آئے اور آپ کے روبرو یہ حال بیان کیا۔ تو آپ نے فرمایا بہلا خدا تعالیٰ کو تو کیا جواب دے گا لا الہ الا اللہ کہنے والے کو تو نے مار ڈالا۔

اسی سنہ مین غالب بن عبد اللہ کا ایک اور سریہ ہوا۔ وہ ایک سو تیس ۱۳۰ سوار سے بنی عبد بن ثعلبہ پر گیا تھا۔ اور اون کو لوٹ کر اون کے اونٹ مدینہ کو ہنکال لایا تھا۔

اسی سنہ کے ماہ شوال مین بشیر بن سعد یمن اور خباب مقامات کی طرف بہیجا گیا تھا۔ اوس کا سبب یہ ہوا تھا کہ حسیل بن نویرۃ الاشجعی خیبر کے راستہ مین رسول اللہ صلعم کا دلیل اور راہنما تھا۔ وہ اِس وقت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ خباب مین غطفان کے

کچھ لوگ فراہم ہوئے ہین۔ اور اون کو عینیہ بن حصن نے مدد دی ہے۔ اِس واسطے رسول اللہ صلعم نے بشیر کو وہان جانے کا حکم دیا۔ اور اوسکے ساتھ کچھ آدمی بھی ہمراہ کئے۔ اِن لوگون نے جاکر اونکے اونٹ پکڑ لئے۔ اور عینیہ کے موال کو مار ڈالا۔ پھر عینیہ کے آدمی اونکے سامنے آئے۔ اونہین بھی مسلمانون نے بھگا دیا۔ اور عینیہ بھی بھاگ گیا۔ اِسوقت جب کہ وہ بھاگا جاتا تھا تو حارث بن عوف اوسے ملا اور اوس سے کہا کہ اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ تو پہلی باتون کو چھوڑ دے۔

عمرۃ القضا

۴۷ رسول اللہ کا مکہ جانا اور عمرہ کرنا اور میمونہ سے نکاح

جب رسول اللہ صلعم خیبر سے واپس ہوئے۔ تو مدینہ مین جمادی الاوّل سے لیکر شوال تک رہے۔ اور گرد و نواح کے علاقہ پر سریہ بھیجتے رہے۔ پھر آپ ذی الحجہ مین عمرۃ القضا کی نیت سے نکلے۔ اور ستر بدنہ بھی ہمراہ لئے۔ اور جو مسلمان کہ عمرہ اولی مین آپ کے ہمراہ تھے وہ بھی اِس وقت سب ساتھ چلے۔

جب مکہ والون نے سنا کہ رسول اللہ صلعم مکہ آتے ہین تو وہ مکہ سے باہر چلے گئے اور قریش آپسمین کہنے لگے۔ کہ نبی صلعم اور اون کے اصحاب بڑے عسرو جہد مین ہین۔ مدینہ کی آب و ہوا نے انہین سست و نحیف اور بے قوت و ضعیف کر دیا ہے۔ پھر وہ لوگ دار الندوہ کے پاس صف باندہ کر کھڑے ہو گئے۔

جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوئے۔ تو آپ نے چادر اس طرح اوڑھی کہ دہنا ہاتھ باہر کیا۔ اور بایان ہاتھ اندر کیا۔ پھر فرمایا اوس شخص پر خدا رحم کرے جو آج اپنی قوت کا اظہار کرے پھر رکن کو بوسہ دیا۔ اور آپ اور آپ کے اصحاب خوب جستی سے اُچھلتے کودتے ہوئے

دوڑے - جب آپ مکہ مین داخل ہوے ہین تو عبداللہ بن رواحہ آپکے اونٹ کی خطام تہامے ہوے تہا - اور کہتا جاتا تہا -

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ	خَلُّوا فَكُلُّ الْخَيْرِ فِي رَسُولِهِ
اے کفار کی اولاد رسول اللہ کے راستہ سے ہٹ جاؤ - اور راستہ چہوڑدو	اوسکے رسول مین تمام خیر وبرکت دیگئی ہے
يَا رَبِّ إِنِّي مُؤْمِنٌ بِقِيلِهِ	أَعْرِفُ حَقَّ اللهِ فِي قَبُولِهِ
اے رب مین اونکی باتون پر ایمان لایا ہون -	اور اللہ کا حق اسی کو جانتا ہون کہاوسے قبول کرون

اور نبی صلعم نے اسی سفر مین میمونہ بنت الحارث سے نکاح کیا - اور تین روز مکہ مین رہے اسکے بعد مشرکون نے علی بن ابی طالب کے ہاتہ کہلا بہیجا - کہ اب آپ چلے جایئے - رسول اللہ نے کہا اگر آپ لوگ اجازت دین تو مین آپ لوگون مین اپنے نکاح کے رسوم ادا کرون اور کہانا پکواؤن اور آپ بہی اوسمین شریک ہون - اور ہمارے ساتہ کہانا کہائین - اونہون نے کہا ہمین تمہارے طعام کی ضرورت نہین ہے آپ جایئے اس واسطے رسول اللہ وہان سے اپنے وعدہ کے بموجب نکل آئے - اور میمونہ سے سرف کے مقام پر آکر خلوت کیا -

۷۵ رسول اللہ کا مدینہ آنا اور غزوہ موتہ اور غزوہ ابن ابی العوجاء

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ کو چلے آئے اور ذی الحجہ کے باقی ایام مین اور محرم سے لیکر ربیع الاول تک وہین رہے اور وہ لشکر اسی زمانہ مین بہیجا - جو موتہ مین کام آیا - اور یہ حج بہی مشرکون کے ہی اہتمام سے ہوا -

اور اسی سنہ مین غزوہ ابن ابی العوجاء السلمی بنی سلیم پر ہوا - جب فریقین کا سامنا ہوا - تو ابن ابی العوجا اور اوس کے ہمراہی سب مارے گئے - مگر بعض کا قول ہے کہ اوس کے ساتہی مارے گئے تہے اور وہ صرف بچ گیا تہا -

سنہ ۸ ہجری

٧٦ زینب بنت رسول اللہ کا انتقال اسی سنہ مین زینب بنت رسول اللہ کا انتقال ہوگیا یہ روایت واقدی نے بیان کی ہے۔

٧٧ غالب بن عبداللہ کا سریہ کلب اللیث پر اور جندب کا استقلال اسی سنہ ۸ ہجری مین غالب بن عبداللہ اللیثی الکلبی کا سریہ کلب اللیث کے بنی الملوح پر ہوا ہے۔ غالب کو کہین حارث بن البرصار اللیثی مل گیا۔ غالب نے اوسے اسیر کرلیا۔ اس پر حارث کہنے لگا۔ کہ مین تو مسلمان ہونے کو آیا تھا۔ غالب نے کہا اگر تو سچا ہے تو ایک رات کا رسی سے بندہا رہنا کچہہ تجھے بہت مضر نہین ہے۔ اور اگر تو جہوٹا ہے تو ہمکو ضرور ہے کہ تجہہ سے اپنی حفاظت کرین۔ اور اوسپر کسی اصحاب کو مقرر کردیا۔ اور اوس سے کہدیا کہ اگر وہ تجہہ سے کچہہ منازعت کرے تو اوسکا سر کاٹ کر پہینکدینا۔ اور اگر وہ حکم مین رہے تو تو اوسوقت تک کہین لوٹون ہین رہنا۔

پہر یہ لوگ آگے روانہ ہوے۔ اور رفتہ رفتہ لبطن الکدید تک پہونچے۔ اور عصر کے بعد وہان جاکر قیام کیا۔ اور جندب بن مکیث الجہنی کو ربیئہ کے طور پر بہیجا۔

جندب کہتا ہے۔ کہ مین ایک ٹیلہ پر چڑہا۔ جہان سے اون لوگون کے مکان دکہائی دیتے تہے۔ اور اس وجہ سے کہ کوئی مجہے دیکہے نہین پیٹ کے بل گہسٹنے لگا۔ وہان اون مین کا ایک شخص میری طرف کو آگیا۔ اور مجہے پیٹ کے بل گہسٹتے دیکہہ لیا۔ اور کمان نکالکر دو تیر لئے۔ اور ایک تیر میرے مارا۔ جو میرے ایک پہلو مین آکر لگا۔ مین نے اوسکو نکال کر پہینکدیا اور کچہہ حرکت نہین کی۔ پہر اوس نے دوسرا تیر مارا وہ میرے کندہے کے کنارہ پر لگا اوسے بہی مین نے نکال ڈالا۔ اور جیسا پڑا تہا بے حس وحرکت پڑا رہا۔ تب اوس نے کہا۔ میرے دونون

تیر اسکے لگ گئے۔ اگر یہ کوئی جاسوس ہوتا تو ضرور کچھہ نہ کچھہ حرکت کرتا۔

پہر جندب کہتا ہے۔ کہ ہم نے اون سے کچھہ پرخاش نہ کی۔ اور اوس وقت تک اون سے بالکل نہ بولے۔ کہ اون کے مویشی چراگاہون سے نہ آئین۔ اور اونہون نے دودہ نہ دوہ لیا۔ اِسکے بعد ہم اون پر پہیلے۔ اور اون کو قتل کیا۔ اور اون کے اونٹ لیکر جلد سیدہے اور نہایت ہی فرتی اور تیزی سے بہاگے۔

پہر اون کا صریخ اون کی قوم کے پاس گیا۔ اور وہ اِس قدر کثرت سے ہجوم کرکے آئے کہ ہم کو اون کے مقابلہ کی بالکل طاقت نہ تہی اور ہمارے ایسے نزدیک پہونچ گئے کہ قدید پہاڑ کا وادی ہی ہمارے اور اُنکے درمیان رہ گیا۔ اِسی مین قدرت ایزدی نے ایک کرشمہ دکہایا ایک بادل کی گہٹا اُٹہی۔ اور اوس سے ایسا زور کا مینہ برسا کہ ہم نے پہلے کبہی ایسے زور کا مینہ دیکہا ہی نہ تہا۔ پہر وادی مین ایک سیلاب آیا کہ جس سے عبور کرنا دشوار ہوگیا۔ وہ وادی کی دوسری طرف سے ہم کو دیکہتے تہے۔ مگر یہ ہمت نہین پڑتی تہی۔ کہ اون مین سے کوئی ہمارے پاس آسکے۔ پہر ہم مدینہ چلے آئے۔ اِس لڑائی مین ہمارے مسلمانون کا شعار اَمِتْ اَمِتْ (مارو مارو) تہا اور ہماری تعداد دس آدمیون سے کچھہ زیادہ تہی۔

۸ ؁ علاء بن الحضرمی کا بحرین پر جانا اور شجاع اور کعب بن عمیر کے سرایا۔

اِسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے علاء بن الحضرمی کو بحرین پر بہیجا تہا۔ جہان منذر بن ساوی حاکم تہا۔ منذر نے اِس بات پر مصالحت کرلی۔ کہ مجوس سے جزیہ لیا جاوے۔ اور اونکے ذبیحہ نہ کہائے جائین اور اونکی عورتون سے نکاح کیا جائے۔ بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ علا کو رسول اللہ نے ۶ ؁ ہجری مین اوسوقت منذر کے پاس بہیجا ہے۔ جب کہ آپ نے اور بادشاہون کے پاس اپنے قاصد روانہ کئے تہے جسکا ذکر اوپر آچکا ہے۔

اسی سنہ مین شجاع بن وہب نے بنی عامر پر ربیع الاوّل مین چودہ آدمی سے تاخت کی تہی - اور یہ لوگ جاکر اونکے اونٹ پکڑ لائے تہے - جن مین سے ہر شخص کے حصّے مین پندرہ پندرہ اونٹ آئے تہے -

اسی سنہ مین کعب بن عمیر الغفاری کا سریہ ذات الاطلاح پر پندرہ آدمی سے ہوا تہا مگر جب یہ لوگ وہان پہونچے تو دیکہا کہ اونکے بہت کثرت سے آدمی ہین - انہون نے اون سے اسلام لانے کو کہا - اس سے تو اونہون نے انکار کیا - اور کعب کے سب آدمیون کو مار ڈالا - مگر وہ کسی طرح بچکر مدینہ چلا آیا - ذات الاطلاح ایک مقام شام کی طرف ہے یہ لوگ قضاعہ سے تہے - اور اونکا رئیس ایک شخص تہا جسکا نام سدوس تہا -

خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام

۸ ہجری - عمرو بن العاص کا نجاشی کے پاس جانا

اسی سنہ ہجری کے ماہ صفر مین عمرو بن العاص مسلمان ہوکر نبی صلعم کے پاس آیا - اور پہر خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ العبدری بہی آپ کے پاس آئے -

عمرو کے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا - وہ کہتے ہین کہ جب ہم جنگ احزاب سے لوٹے تو مین نے اپنے اصحاب سے کہا کہ محمد کی ترقی تو مین دیکہتا ہون بڑی بری طرح سے تیزی کے ساتہ ہو رہی ہے - میری راے مین یہ بہتر ہے کہ ہم نجاشی کے پاس چلے جائین - اگر محمد ہماری قوم پر غالب آگیا - تو ہم کو کچہ خوف نہین ہے ہم نجاشی کے پاس ہونگے - اور اگر ہماری

قوم محمد پر غالب آگئی - تو ہم وہی لوگ ہون گے جنہین ہماری قوم جانتی ہوگی - جب چاہین گے چلے آئین گے میرے دوستون نے کہا ہان یہ راے ٹہیک ہے - پہر وہ کہتے ہین کہ ہم نے چمڑے لئے اور بہت چمڑے فراہم کرکے نجاشی کے پاس چلے گئے -

۸۔ عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عثمان بن طلیحہ کا اسلام -

وہ کہتے ہین کہ جس زمانہ مین مین نجاشی کے پاس رہتا تہا اوسی زمانہ مین عمرو بن امیۃ الضمری نبی صلعم کی طرف سے رسول ہوکر آیا - اور جعفر اور اوسکے اصحاب کی نسبت کچہہ گفتگو کی - مین یہ سنکر نجاشی کے پاس گیا - اور اوس سے کہا کہ عمرو بن امیۃ الضمری کو مجہے دیدے - مین اوسے اپنی کل کی قوم قریش کے راضی کرنے کے لئے مار ڈالون - یہ میرا کہنا تہا کہ نجاشی غصہ مین بہر گیا - اور اپنی ناک پر ایک ایسا تہپڑ مارا کہ مین سمجہا اوسنے اپنی ناک توڑ ڈالی - مین اس سے ڈر گیا - اور اوس سے کہا کہ اگر مین جانتا آپ میری اِس درخواست سے ایسا بُرا مانین گے تو مین کبہی ایسی درخواست نہ کرتا -

وہ کہنے لگا تو مجہہ سے یہ درخواست کرتا ہے کہ مین اوس شخص کے رسول کو تجہے قتل کرنے کو دیدون جسکے پاس وہ ناموس الاکبر آتا ہے جو موسیٰ کے پاس آتا تہا -

مین نے اوس سے کہا بادشاہ سلامت کیا یہ بات صحیح ہے - اوس نے کہا بیشک تجہے چاہیئے کہ تو میرا کہنا مان اور اوس کی اطاعت کر - واللہ وہ حق پر ہے - اور وہ ضرور اون لوگون پر غالب ہوجائے گا جو اوسکے مخالف ہین جیسے موسیٰ فرعون پر غالب ہو گئے تہے

تب مین نے اوس سے کہا - تو مین تیرے ہاتہہ پر اوس سے بیعت کرتا ہون - اور مسلمان ہوتا ہون - اوس نے اپنا ہاتہہ پہیلایا - اور مین نے اوس سے بیعت کرلی -

پہر مین اپنے اصحاب کے پاس آیا - اور اون سے اسلام کا کچہہ ذکر نہ کیا - اور رسول اللہ صلعم

کے پاس جانے کے واسطے وہان سے واپس ہوا۔

راستہ مین مجھے خالدبن الولید ملے۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پیشتر کا ہے۔ وہ بھی آرہے تھے۔ مین نے اون سے کہا کہان کو ابوسلیمان۔ وہ بولے کہ اس شخص (محمدؐ) کا سکہ تو جم گیا۔ وہ نبی معلوم ہوتا ہے چلو چلکر مسلمان ہوجائین۔ اب کب تک مارے مارے پھرتے پھرین۔ مین نے کہا مین بھی تو مسلمان ہی ہونے کو آیا ہون۔ پھر ہم نبی صلعم کے پاس آئے۔ اور خالدبن الولید آگے گئے۔ اور مسلمان ہوے۔ پھر مین آپ کے قریب گیا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر عثمان بن طلیحہ آگے بڑھے اور مسلمان ہوگئے۔

غزوہ ذات السلاسل

۸۱ عمروبن العاص کا علاقہ جذام پرجانا اور ابوعبیدہ کی روانگی امداد کے لیے اور نیز عمروبن العاص کا عمان پرجانا۔

اسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے عمروبن العاص کو علاقہ بلی اور عذرہ کی طرف روانہ کیا۔ کہ وہ جاکر لوگون کو اسلام کی دعوت کرین۔ عمرو کی مان قبیلہ بلی سے تھی رسول اللہ صلعم نے عمرو کو تالیف قلوب کے لیے اس قبیلہ کی طرف بھیجا تھا عمرو وہان گئے اور علاقہ جذام کے اوس چشمہ پر پہونچے جسکا نام ذات السلاسل ہے۔ اور اسی سلیے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات السلاسل ہوگیا۔

لیکن جب عمرو وہان پہونچے تو اِن کو دشمن سے اندیشہ ہوا۔ اور اونھون نے رسول اللہ صلعم سے مدد چاہی۔ رسول اللہ صلعم نے ابوعبیدہ بن الجراح کو کتنے ہی مہاجرین اولین کے ہمراہ اون کی مدد کو روانہ کیا جس مین ابوبکر اور عمر بھی تھے۔ اور چلتے وقت ابوعبیدہ سے کہدیا کہ عمروبن العاص سے تم اختلاف نہ کرنا۔

پھر جب ابوعبیدہ اون کے پاس گئے تو عمرو نے کہا کہ تم تو میری مدد کے لئے آئے ہو ابوعبیدہ نے کہا۔ عمرو رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا ہی کہ تم باہم اختلاف نہ کرنا اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو مین تمہاری اطاعت کرون گا۔ عمرو نے کہا تو مین تمہارا امیر ہون۔ ابوعبیدہ نے کہا۔ اچھا آپ ہی امیر سہی۔ اس واسطے عمرو نے لوگون کو نماز پڑھائی۔

اسی سنہ مین رسول اللہ صلعم نے عمرو بن العاص کو جیفر اور عیاذ کے پاس عمان کو بھیجا جو جلندی کے بیٹے تھے۔ یہ دونون ایمان لائے اور آپ کی رسالت کو مان لیا۔ اور عمرو بن العاص نے مجوسیون سے جزیہ وصول کیا۔

غزوہ الخبط وغیرہ

۸۲ غزوہ الخبط مین غذا کی کمی ہونا اور غازیون کا سمندر کی مچھلی کو کھانا۔

اسی سال مین غزوہ الخبط بھی ہوا ہے جسمین ابوعبیدہ بن الجراح امیر ہو کر تین سو انصار اور مہاجرین سے گئے تھے۔ یہ واقعہ ماہ رجب کا ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے زاد راہ کے لئے اونہین خرما کا ایک تھیلا دیا تھا۔ ابوعبیدہ اون مین سے اول تو ایک ایک مٹھی دیتے اور اونہین دیتے تھے۔ اور پھر جب زاد راہ کم ہو گیا تو ایک ہی ایک خرما دینے لگے تھے۔ ہر شخص اون سے اوسے لیکر چابتا اور پانی پی لیتا تھا۔ آخرکار تھیلے مین جس قدر خرمے تھے وہ سب خرچ ہو گئے لاچار اونہون نے درختون کے خبط (یعنی پتے جھاڑ جھاڑ کر) کھائے (اور اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوۃ الخبط ہو گیا) اور جب نہایت ہی بھوکون مرے۔ تو قیس بن سعد بن عبادہ نے نو اونٹ ذبح کئے۔ اور اونہون نے کھائے۔ پھر اونٹون کے ذبح کرنے کو ابوعبیدہ نے منع کر دیا۔ تب قیس نے اونٹ ذبح کرنا موقوف کئے۔

پہر سمندر مین سے جہان یہ لوگ تہے اوس مقام پر ایک مری ہوئی مچہلی باہر آ پڑی۔ اور انہون نے اوسے خوب پیٹ بہر کر کہایا یہ مچہلی اس قدر بڑی تہی کہ ابو عبیدہ نے اوس کی ایک پسلی گاڑ دی تہی جب کوئی سوار ادہر ہو کر نکلتا تو اوس سے نیچا ہی ہوتا تہا۔ جب یہ لوگ وہان سے لوٹ کر مدینہ آئے۔ تو اونہون نے اسکا ذکر نبی صلعم سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہایا تو اچہا کیا۔ خدا تعالیٰ کے یہان سے تمہین یہ رزق عنایت ہوا تہا۔ اور پہر رسول اللہ صلعم نے بہی اوسمین سے کہایا۔ پہر لوگون نے رسول اللہ سے قیس بن سعد کی مہربانی کا بہی ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جود و کرم تو اس گہرانے کا خاصہ ہی ہے۔

۴۳ ۸ ابو قتادہ اور عبد الرحمن بن حدرد کا سریہ جشم پر۔

اِسی سنہ کے ماہ شعبان مین ایک اور سریہ رسول اللہ صلعم نے روانہ کیا تہا اسکا امیر ابو قتادہ تہا۔ اور اوسکے ساتہ ابو حدرد الاسلمی بہی تہا۔ اِس کا سبب یہ ہوا تہا کہ رفاعۃ بن قیس یا قیس بن رفاعۃ جشم کے ایک بڑے بطن کو لیکر غابہ مین آیا تہا اور نبی صلعم کی لڑائی کا ارادہ کیا تہا۔ رسول اللہ صلعم نے ابو قتادہ کو اور اوسکے ہمراہیون کو اوس کی خبر لانے کے واسطے روانہ کیا۔ یہ لوگ اونکے قیام گاہ کی طرف غروب آفتاب کے وقت پہونچے۔ اور ان مین کا ہر ایک شخص ایک ایک طرف جا کر چہپ گیا۔ یہ لوگ صرف تین آدمی تہے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ سولہ آدمی تہے۔

عبد اللہ بن حدرد کہتا ہے۔ کہ اون کا کوئی راعی اسوقت تک چراگاہ سے نہین آیا تہا۔ اوسے بہت دیر ہو گئی تہی اس واسطے رفاعۃ بن قیس اون کی تلاش مین نکلا۔ ہتیار بہی اسکے پاس تہے۔ مین نے اپنی کمین گاہ سے اوسکے ایک تیر مارا جو عین اوسکے دل پر جا لگا۔ اور اوس سے ایسا گرا۔ کہ آواز بہی نہ دی۔ عبد اللہ کہتا ہے کہ پہر مین نے اوس کا سر کاٹ لیا۔

اوراون سکے لشکر کے ایک سمت سے حملہ کر کے اللہ اکبر کا نعرہ مارا - میرے ہمراہیون نے بہی تکبیر کی آواز بلند کی - کہ اونکے سنتے ہی اون پر کچہہ ایسا رعب غالب ہوا - کہ بہاگ پڑے گی اور اپنے عورتون بچون کو اور جو لکا اسباب تہا اوسے لیکر بہاگ گئے - اور ہم اون سے کثرت سے اونٹ اور بکریان ہنکال لائے - اور اونہین لیکر رفاعہ کے سر سمیت رسول اللہ کے پاس پہونچے - رسول اللہ نے اون اونٹون سے مجہے تیرہ اونٹ عنایت کئے - کہ اوسی مین مین نے نکاح کیا اور خانہ دار بن گیا - اس وقت رسول اللہ نے ایک اونٹ دس بکریون کے برابر تجویز کیا تہا -

۸۴ ابو قتادہ کا سریہ اضم پر اور محلم کا عامر بن الاضبط کو باوجود اظہار اسلام مار ڈالنا -

اسی سنہ مین رسول اللہ نے ابو قتادہ کو بہی اضم کیطرف روانہ کیا تہا اور اوس کے ساتہہ محلم بن جثامۃ اللیثی کو بہی بہیجا تہا - یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے -

اس مین اونہین عامر بن الاضبط الاشجعی راستہ مین ملا - کہ وہ ایک اونٹ پر جا رہا تہا - اور اوس کا مال واسباب بہی اوسکے ساتہہ تہا - اوسنے مسلمانون کو دیکہکر مسلمانون کی طرح اونہین سلام کیا اس واسطے کسی مسلمان نے اوس سے پرخاش نہ کی مگر محلم بن جثامہ سے اور اوس سے پہلے کچہہ تکرار تہی - اوس نے اوسے قتل کر دیا - اور اوسکا اونٹ لے لیا - پہر جب یہ لوگ رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آئے - اور یہ سب حال بیان کیا - تو اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا ولا تقولوا لمن القی علیکم السلام لست مومنا تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا فعند اللہ مغانم کثیرۃ کذلک کنتم من قبل فمن اللہ علیکم فتبینوا ط (مسلمانو جب تم اللہ کی راہ مین لڑنے کے لئے باہر نکلو تو جن لوگون پر چڑہ کر جاؤ اون کا حال اچہی طرح

تحقیق کر لیا کرو۔ اور جو شخص اظہار اسلام کے لئے تم سے سلام علیک کرے۔ اوس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہین۔ اور اس کہنے سے تمہارا مقصود ہو زندگی دنیا کا ساز و سامان تا کہ اوس دشمن ٹھیرا کر لوٹ لو سو ایسی لوٹ پر کیا گرتے ہو خدا کے یہان تمہارے لئے بہت سی جائز غنیمتین موجود ہین۔ پہلے تم بہی تو ایسے ہی چہا کر اظہار اسلام کرتے ہوے ڈرتے تہے۔ پہر اللہ نے تم پر اپنا فضل کیا۔ کہ کہلم کہلا اظہار اسلام کرنے لگے۔ تو دوسرے نو مسلمانون کی کمزوری پر نظر کر کے لڑنے سے پہلے اچہی طرح تحقیق کر لیا کرو) بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ سریہ اوس وقت ہوا ہے کہ جس وقت رسول اللہ مکہ کی طرف رمضان مین روانہ ہوے ہین۔

غزوہ موتہ

۸۵ رسول اللہ صلعم کا زید بن حارثہ کی امارت مین رومیون پر لشکر بہیجنا اور اوس کا وداع کرنا۔

تاریخ کے لحاظ سے تو مناسب یہ تہا۔ کہ ہم اس غزوہ کو پچہلے غزوون سے پہلے لکہتے مگر پیچہے ہم نے اس وجہ سے اوسے لکہا ہے کہ بڑے بڑے غزوے ایک جگہ متصل ہو جائین۔ اور علی التوالی یکے بعد دیگرے بیان کئے جائین۔ یہ غزوہ سنہ ۸ ہجری کے ماہ جمادی الاولی مین ہوا ہے۔ ان لوگون پر رسول اللہ صلعم نے زید بن حارثہ کو امیر لشکر کیا تہا۔ اور فرمایا تہا کہ وہ اگر مارے جائین تو پہر اون کے بعد امیر جعفر بن ابی طالب ہون اور اگر وہ بہی مارے جائین تو عبد اللہ بن رواحہ امیر لشکر قرار دئے جائین جعفر نے اسپر کہا کہ مجہے اسی کا ڈر تہا کہ آپ زید بن حارثہ (غلام) کو مجہپر امیر کہین مقرر نہ کر دین۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ تمہین نہین معلوم

کہ اِس مین کون سے شئے بہتر ہے ۔

پہر لوگ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اِن لوگون کی زندگی سے ہمین فائدہ نہ اُٹھانے دیا ۔ رسول اللہ خاموش ہو رہے ۔ اور اِس کا کچہ جواب نہ دیا ۔ رسول اللہ کا یہ قاعدہ تہا ۔ کہ جب فرماتے کہ اگر فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو اور فلان مارا جاے تو فلان امیر ہو تو جتنون کا آپ اس طرح ذکر کر دیتے تہے وہ سب مارے ہی جایا کرتے تہے کوئی اون مین پہر زندہ نہین رہتا تہا ۔ اِسی لیئے لوگ اس وقت جان گئے تہے کہ یہ لوگ بہی مارے جائین گے ۔ اور اسی واسطے اونہون نے عرض کیا تہا کہ یا رسول اللہ ان کی زندگی سے آپ نے ہمین فائدہ نہ اُٹھانے دیا ۔

یہ تین ہزار آدمی کا لشکر تہا جب سب ساز و سامان سے درست ہو گئے ۔ اور چلنے لگے تو رسول اللہ صلعم نے اور مدینہ والون نے اونہین وداع کیا ۔ اور جب آپ نے عبد اللہ بن رواحہ کو وداع کیا تو وہ رو پڑا ۔ لوگون نے پوچہا کہ تم کیون روتے ہو ۔ کہا مین اِس لیئے تو نہین روتا ہون کہ مجہے کچہ دنیا کی محبت ہے ۔ یا آپ لوگون سے دوستی ہے ۔ لیکن مین نے رسول اللہ صلعم کو ایک آیت پڑہتے ہوے سنا ہے ۔ اور وہ یہ ہے وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (اے انسانو تم مین کوئی بہی ایسا نہین جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے یہ ایک وعدہ قطعی فیصل شدہ ہے جسکا پورا کرنا تمہارے پروردگار نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے ۔ پہر ہم پرہیزگارون کو بچا لین گے ۔ اور نافرمانون کو اوسی مین گہٹنون کے بل گہستا ہوا چہوڑ دین گے) سو مین نہین جانتا کہ جب اوس پر جاؤن گا تو وہان سے لوٹون گا کیونکر ۔ مسلمانون نے کہا اللہ تعالیٰ تمہارے ساتہ رہے اور تمہین اس سفر سے

سلامت خیر و عافیت سے لائے۔ پہر عبداللہ نے کہا ؎

لٰکِنَّنِی اَسْاَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَۃً ۔۔۔ وَضَرْبَۃً ذَاتَ فَرْغٍ تَقْذِفُ الزَّبَدَا

لیکن مین تو اللہ تعالیٰ سے جو رحمٰن و رحیم ہے مغفرت کی درخواست کرتا ہون اور اوس سے دعا مانگتا ہون کہ میرے تلوار کی ایسی ضرب لگے جس کے باعث زخم مین سے جہاگ نکل جائین۔

اَوْ طَعْنَۃً بِیَدَیْ حَرَّانَ مُجْہِزَۃً ۔۔۔ بِحَرْبَۃٍ تُنْفِذُ الْاَحْشَاءَ وَالْکَبِدَا

یا کسی دل جلے شخص کے ہاتہ سے برچہے کا ایک ہولا لگے جو احشا و جگر کے پار ہو جائے اور زخمی کا کام تمام ہی کر دے۔

حَتّٰی یَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰی جَدَثِیْ ۔۔۔ اَرْشَدَکَ اللّٰہُ مِنْ غَازٍ فَقَدْ رَشَدَا

کہ جس سے اگر لوگ میری قبر پر گذرین تو بے ساختہ یہ کہنے لگین۔ اللہ تجہے ہدایت دے اے وہ شخص جسنے غزا کی اور ٹہیک راستہ پر گیا ہے۔

جب رسول اللہ اوسے وداع کر کے واپس ہوے تو عبداللہ نے یہ شعر کہا ؎

خَلَفَ السَّلَامُ عَلٰی امْرِءٍ وَدَّعْتُہٗ ۔۔۔ فِی النَّخْلِ خَیْرُ مُشَیِّعٍ وَخَلِیْلٍ

اوس شخص پر سلام ہو جسے مین نے نخلستان مین وداع کیا۔ اور وہ تمام مشایعت کرنے والون مین اور تمام دوستون مین بہتر ہے۔

۸۶ رومیون کا مسلمانون کے مقابلہ کے لئے آنا اور اون کی تعداد اور عبداللہ کی جراٗت اور اوسکے الفاظ کو دیکہکر زید بن ارقم کا گہبرانا

پہر یہ لوگ روانہ ہوکر معان مقام مین پہونچے۔ اور وہان قیام کیا۔ یہان انہین معلوم ہوا۔ کہ ہرقل بادشاہ روم نے ان کے مقابلہ کے واسطے ایک لاکہہ رومیون کی فوج بہیجی ہے۔ اور ایک لاکہہ عرب قبائل لخم جذام بلقین اور بلی کے بہی بہیجے ہین ان پر ایک شخص قبیلہ بلی کا حاکم ہے جس کا نام ہے مالک بن رافلہ۔ اور یہ لوگ آکر

تاآب مقام مین ٹھیرے جو بلقا کے علاقہ مین ہے۔

مسلمان اس واسطے معان مین دوروز ٹھیرے رہے اور یہ سوچتے رہے کہ اونہین کیا کرنا چاہیئے۔ اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم کو لکھین اور آپ کو یہ سارا حال ظاہر کرکے دریافت کرین کہ ہمین کیا کرنا چاہیئے۔ اور جب تک آپ کا کچھہ حکم نہ آوے تب تک کچھہ کام نہ کرین۔

مگر عبداللہ بن رواحہ نے اونہین جرأت دلائی کہ آگے بڑہین۔ اور کہا بہائیو تم تو شہادت کے واسطے نکلے ہو۔ کیا اوسی سے تم جی چراتے ہو۔ ہم تو ان لوگون سے لڑنے آئے ہین کیا اسوجہ سے آئے ہین کہ ہم بہت ہین اور بڑے زبردست ہین نہین بلکہ ہم تو اوس دین کی خاطر لڑنے آئے ہین جسے اللہ نے ہمین از راہ عنایت عطا فرمایا ہے۔ چلو آگے بڑہو۔ دو حسنات مین سے ہمین ایک چیز ضرور ملے گی۔ یا تو ہم غالب ہوجائینگے یا شہادت نصیب ہوگی۔ لوگون نے کہا عبداللہ سچ کہتا ہے۔ اور پہر آگے چلدیے۔

زید بن ارقم ایک یتیم بچہ تہا۔ اور عبداللہ کے پاس پرورش پاتا تہا۔ وہ بہی اس سفر مین اوسکے ساتہہ خرجی پر بیٹہا ہوا چلتا تہا۔ جب عبداللہ نے یہ شعر پڑہے۔

اذا ادنیتنی وحملت رحلی		مسیرۃ اربع بعد الحساء

اے اونٹنی جب تو نے مجھے یہان پہونچادیا۔ اور حسا مقام سے آگے چار منزل میرے سامان سفر کو اوٹہا لے گئی۔

فشانک فانعمی وخلاک ذم		ولا ارجع الی اھلی ورائی

تو اب تو اپنا راستہ لے اور چرتی پہر تجہہ پر اب کوئی الزام نہین۔ مین اپنے لوگون مین لوٹکر گہر کو نہ جاؤنگا۔

وجاءَ المسلمونَ وغادرُوني		بارضِ الشامِ مشهورِ الثواء

اور مسلمان آئے - اور شام کے ملک مین جہان میری قبر دکہائی دیتی ہے مجہے چہوڑ گئے -

وردّكِ كلُّ ذی نسبٍ قریبٍ		رمن الرحمٰن مُنقطع الاخاء

اور اے ناقہ تجہے ہر ایک ایسے شخص نے واپس کردیا جو نسب کا اچہا اور رحمن الرحیم سے قریب اور برادری سے تعلقات منقطع کرچکا ہے -

هنالكَ لا اُبالی ضلع بعلٍ		ولا نخلٍ اسافلها رواءِ

وہان نہ تو مین کسی پہاڑی کے پہلو کی پروا کرتا ہون اور نہ کسی درخت خرما کی کہ جسکی جڑین مجہے تازگی بخشین

اور زید نے سنے تو وہ رونے لگا - عبد اللہ نے اوسے درہ سے مارا - اور کہا اسے بے وقوف تجہے کیا مطلب - اللہ تعالے مجہے شہادت دے گا تو تو اسی کجاوہ پر بیٹہا بیٹہا گہر کو لوٹ جانا -

۸۷ رومیون اور مسلمانون کی لڑائی اور زید اور جعفر اور عبد اللہ کی شہادت اور رومیون کا غلبہ -

پہر یہ لوگ کچہہ اور آگے بڑہے تو روم اور مشرک عربون کی قوم انہین بلقا کے ایک قریہ مین ملی - جسکا نام مشارف تہا (مشارف الشام وہ چند قریے ہین جہان عرب لوگ جاکر بس گئے ہین) یہان سے مسلمان ایک اور قریہ کی طرف چلے گئے جسکا نام موتہ تہا - اور یہین فریقین کا مقابلہ اور مقاتلہ ہوا - اس وقت مسلمانون کے میمنہ پر قطبہ بن قتادۃ العذری اور میسرہ پر عبایۃ بن مالک الانصاری تہے - فریقین مین نہایت سخت لڑائی ہوئی - زید بن حارثہ رسول اللہ صلعم کا رایت لیے ہوئے لڑتے رہے اور ایسی شجاعت کے ساتہہ لڑے کہ خود ہی دشمنون کے نیزون کے درمیان مین جا گہس گئے - اور شہید ہوگئے -

جب زید بن حارثہ شہید ہو گئے - تو رایت حسب ہدایت رسول اللہ صلعم جعفر بن ابی طالب نے لیا اور دشمنون سے لڑنے لگے اوسوقت جعفر یہ کہتے جاتے تہے ؎

یا حبذ الجنۃ واقترابہا		طیبۃ و بارداً شرابہا

جنت اور جنت مین جانا کیسا اچہا ہے - وہان کی شراب پاکیزہ اور ٹہنڈی ہے -

والروم روم قد دنا عذابہا		کافرۃ بعیدۃ انسابہا

رومی تو رومی ہی ہین - اون کا عذاب اب قریب آچکا ہے - وہ کافر ہین - اور انساب اونکے بہت دور ہین یعنی شریف نہین ہین -

	علیّ اذ لاقیتہا ضرابہا	

مجہہ پر یہ لازم ہے - کہ جب میرا اون کا سامنا ہو تو مین اونہین خوب ہی مارون -

جب لڑائی خوب زور وشور پر ہونے لگی تو جعفر اپنے شقرا (سرخ سپید) گہوڑے پر سے اتر پڑے اور اوسکی کونچین کاٹ دین تاکہ لوگ جان جائین کہ جعفر اب میدان سے ہٹین گے نہین - اگرچہ کونچین کاٹ دینے کا دستور پہلے بہی تہا - مگر اسلام مین جعفر ہی سب سے اوّل شخص ہین جنہون نے ایسے موقع پر اپنے گہوڑے کی کونچین کاٹ دی ہین - ان کی شہادت کے بعد جب دیکہا گیا تو معلوم ہوا تہا کہ تیر اور تلوار اور برچہیون کے کوئی اسّی زخم سے زیادہ بدن پر لگے ہین -

جب جعفر شہید ہو گئے تو عبد اللہ بن رواحہ نے رایت لیا - اور آگے بڑہ کر خوب تردد کیا - اور اپنے نفس سے خطاب کر کے یہ اشعار پڑہے -

اقسمت یا نفس لتنزلنہ		طائعۃ او لا لتکرہنہ

اے نفس مین تجہے قسم دیتا ہون کہ تو خوشی خوشی کہنا مان لے - اور اگر تو نے بخوشی کہنا نہ مانا تو تجہے بکراہت ماننا پڑیگا -

اِنْ اَجلبَ النَّاسُ وَشدُّوا الرَّنّہ		مَالِی اَرَاكِ تکرھین الجنّہ

اگر لوگون نے شوروغل مچایا اور مشکین باندہ لین یعنی سفر کا سامان کرلیا۔ تو پہر تو کیون جنت کی طرف جانے مین کراہت کرتا ہے۔

قد طالما قد کنتِ مُطمئنّہ		ھل انتِ الا نطفۃ فی شنّہ

پہلے تو مطمئن رہا کرتا تھا۔ اب تجہے کیا ہوگیا تو فقط ایک نطفہ ہی نہین ہیرجو ایک تیرے کی بوتل مین تہا اور یہ بہی اوسی کے اشعار ہین۔

یا نفسُ اِنْ لم تُقتلی تموتی		ھذا حِمامُ الموتِ قد صَلِیتِ

اے دل اگر تو اسوقت مارا نہ گیا تب بہی تو تو ایک دن ضرور مرے گا۔ یہ تو موت کا فرمان یا تنور ایسا ہے کہ اسمین ایک دن تو ضرور تو بہونا جاے گا۔

وما تمنّیتِ فقد اُعطِیتِ		اِنْ تفعلی فعلھما ھُدِیتِ

جس چیز کی تجہے تمنا تھی وہ تو تجہے مل گئی۔ اگر تو اس وقت وہی کام کرے جو ان دونون زید اور جعفر نے کیا تو تو ٹہیک رستہ پر ہوگا۔

پہر وہ میدان جنگ مین گہوڑے پر سے اُتر پڑا۔ وہان اوسکا بہتیجا اوسکے لئے ایک گوشت کی ہڈی لایا۔ کہ اسے کہا لے کچہہ بدن مین طاقت آجاے گی۔ تیرا اسوقت بہت بُرا حال ہو رہا ہے۔ عبداللہ نے اوس ہڈی کو لیا۔ کہ کہائے۔ اور ایک مُنہ بہی مارا۔ کہ اسی مین لشکر کی ایک طرف سے رسیلے کی آواز آئی۔ عبداللہ نے سنکر کہا اے نفس ابہی تو زندہ ہے۔ اور دنیا مین موجود ہے پہر ہڈی کو ڈال دیا۔ اور تلوار لیکر آگے بڑہا۔ اور ایسا لڑا کہ جا کر قتل ہوگیا۔ اِس وقت مسلمانون کی حالت بہت بُری ہو رہی تہی۔ اور دشمن کا اون پر غلبہ ہوگیا تہا۔ مگر مسلمانون مین قطبہ بن قتادہ نے اِس سے پیشتر ہی

مالک بن رافلہ کو مارڈالا تھا جو مشرکین عرب کا سردار تھا۔

۸۸ رسول اللہ کا مدینہ والون کو امراے لشکر کے قتل کی خبر دینا۔

پھر اوسی وقت رسول اللہ صلعم کے پاس خدا تعالی کے یہان سے خبر آئی۔ کہ معرکہ جنگ مین ایسے ایسے حال گزرا۔ رسول اللہ آئے اور منبر پر چڑہے۔ اور حکم دیا تو۔ اَلصلوٰۃُ جامِعۃٌ کی منادی کی گئی۔ اور لوگ فوراً اکٹھے ہو گئے۔ تب رسول اللہ نے فرمایا کہ مجھے خبر آئی ہے۔ کہ یہ لشکر تمہارا جو غزا پر گیا ہے اوس سے دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ اور زید کو درجۂ شہادت ملا۔ پھر اونکے لئے آپ نے استغفار کیا۔ پھر فرمایا کہ لوا جعفر نے لیا اور دشمنون پر حملہ کیا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ اونکے لئے بھی آپنے مغفرت کی دعا مانگی۔ پھر فرمایا کہ لوا عبداللہ بن رواحہ نے لے لیا۔ یہ کہکر آپ کچھ خاموش ہو گئے۔ اور اوس سے انصار کے چہرون پر ایک تغیر چھا گیا۔ اور جان گئے کہ عبداللہ کی نسبت بھی آپ ایسا ہی کہین گے جس سے اونہین رنج ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ اوس نے بھی دشمنون سے لڑائی کی۔ اور لڑکر شہید ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ طلائی تختون پر جنت کو اوٹھا لئے گئے۔ مین نے دیکھا کہ ابن رواحہ کے سریر مین دوسرے سریرون سے کچھہ ازور ارہے۔ مین نے پوچھا کہ اسکی کیا وجہ ہے۔ کہا وہ دو سید ہے چلے گئے مگر اس نے کچھہ تردد کیا اور پھر گیا۔

۸۹ خالد کی امارت اور دشمن کو پسپا کرکے لشکر اسلام کو نکال لانا۔

جب ابن رواحہ قتل ہو گیا۔ تو ثابت بن ارقم الانصاری نے لوا اٹھا لیا اور کہا مسلمانو کسی شخص کو اپنا سردار بناؤ۔ اور ایک آدمی اپنے درمیان سے منتخب کرو۔ اونھون نے کہا کہ ہم تم سے بھی راضی ہین۔ ثابت نے کہا مین تو اوس سے راضی نہین۔ تب سب لوگون نے خالد بن الولید کو امارت کے لئے منتخب کیا۔ اور اونھون نے

رایت لیکر دشمنون سے مقابلہ کیا - اور اونہین ہٹا دیا - جس سے دشمن ہٹ گیے -
پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ابن رواحہ کے بعد لوا اللہ تعالی کے سیوف مین سے
ایک سیف خالد بن الولید نے لیا - پہر وہ لوگون کو لیکر لوٹ آیا - اِسی روز سے
اون کا خطاب خالد سیف اللہ ہو گیا -

۹۰ مردہ کے رشتہ دارون کے لئے کہانا بہیجنے کی رسم کی ابتدا اور جعفر کی موت کا رنج -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جعفر کل کہیہ فرشتون کے ہمراہ میرے سامنے ہوکر گزرے - اوسوقت اللہ تعالی نے بجاے اونکے ہاتہون کے جو لڑائی مین کٹ گئے تہے اونہین دو بازو دیے تہے جن کے آگے کے پر خون مین رنگے ہوے تہے -

اسماز وجہ جعفر کہتی تہی - کہ نبی صلعم میرے پاس آئے - اوس وقت مین اپنے کام دہندے سے فارغ ہو چکی تہی اور جعفر کے بچون کو نہا دُہلا کر اور تیل لگا کر بیٹہی تہی - آپ نے آکر اونہین پکڑا اور سونگہا - اور پہر آنکہون مین آپ کے آنسو بہر آئے مین نے یہ پوچہا یارسول اللہ کیا جعفر کے پاس سے آپ کو کچہ خبر ملی ہے - فرمایا ہان - وہ آج مارے گئے - پہر آپ اپنے گہر کو لوٹ گئے - اور جا کر حکم دیا کہ آل جعفر کے لیے کہانا تیار کرو - دین اسلام مین مردہ کے رشتہ دارون کے واسطے کہانا بہیجنے کی رسم اسی روز سے شروع ہوئی ہے - اسما بنت عمیس کہتی ہے کہ مین اوٹہی اور تیاری کرنے لگی - اور عورتین میرے گرد جمع ہو گئین -

پہر جب لشکر لوٹ کر آیا تو رسول اللہ اور تمام مسلمان اوس سے جا کر ملے - اوس وقت رسول اللہ نے عبداللہ بن جعفر کو لیا اور اپنے آگے کر لیا تہا

پھر لوگون نے لشکر کے اوپر خاک اوڑائی اور کہنے لگے۔ یا فرار یا فرار (بھگوڑے بھگوڑے) رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہیں وہ بھاگے نہیں بلکہ پھر دشمن پر جائین گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

فتح مکہ

۹۱ بنی بکر اور خزاعہ کا اصل جھگڑا جاہلیت مین اس غزوہ موتہ کے بعد رسول اللہ صلعم کو دو ہی مہینے جمادی الاخرہ اور رجب گزرے تھے کہ بنی بکر بن عبد مناۃ نے خزاعہ پر تعدی کی یہ لوگ ایک چشمہ پر رہتے تھے جو اسفل مکہ مین تھا اور جسکا نام وتیر تھا اور صلح حدیبیہ کے رو سے خزاعہ رسول اللہ صلعم کے ماتحتون مین اور بکر قریش کے ماتحتون مین داخل تھے اس جھگڑے کا اصل سبب یہ تھا۔ کہ ایک شخص بنی الحضرمی مین سے جس کا نام مالک بن عباد تھا اور اسود بن رزن الدئلی البکری کا حلیف تھا ایام جاہلیت کے زمانہ مین تجارت کے واسطے نکلا۔ جب وہ خزاعہ کے علاقہ مین پہونچا۔ تو اونھون نے اوسے قتل کر کے اوس کا مال و اسباب چھین لیا۔ اس پر بنی بکر نے خزاعہ کے ایک آدمی کو پکڑ کر مار ڈالا۔ اس کے بعد خزاعہ بنی الاسود بن رزن پر چڑھ دوڑے۔ اور اوسکے تینون بیٹون سلمی کلثوم اور ذویب کو عرفہ مین پکڑ کر مار ڈالا۔ یہ لوگ بنی بکر کے اشراف مین سے تھے۔ اسی زمانہ مین اسلام کا چرچا پھیلا۔ اور خزاعہ اور بکر ہی نہین بلکہ تمام لوگ اوسکے معاملون مین مشغول ہو گئے۔

پھر جب حدیبیہ کی صلح ہوئی۔ اور خزاعہ نبی صلعم کے عہد مین اور بنی بکر قریش کے عہد مین داخل ہو گئے۔ تو بکر نے اس صلح کو بہت غنیمت سمجھا۔ اور ارادہ کیا۔ کہ خزاعہ نے جو

بنی الاسود کو قتل کر دیا ہے اوسکا بدلہ چپکے سے لے لین گے ۔

۹۲ بکر کا اور قریش کا عہد کے خلاف خزاعہ پر چہاپا مارنا ۔

پہر نوفل بن معاویہ الدئلی نے بنی بکر مین سے اپنے متبعین لئے ۔ اور خشیمہ و تیر پر جا کر خزاعہ پر چہاپا مارا ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خزاعہ کے کسی شخص نے بکر کے کسی شخص کو دیکہا تہا کہ وہ رسول اللہ صلعم کی ہجو پڑہ رہا ہے ۔ اس پر خزاعی نے اوسکے سر پر کچہہ مارا جس سے اوسکے سر مین زخم آگیا ۔ اور دونون فریق مین فساد اُٹھہ کہڑا ہوا ہر بکر اُٹھے اور خزاعہ پر و تیر مین جا کر شبخون مارا ۔ اور قریش نے سلاح اور جانورون سے خزاعہ کے برخلاف بنی بکر کی اعانت کی اور کچہہ قریش کے لوگ چہپ کر لڑنے کو بہی گئے ۔ جن مین صفوان بن امیہ عکرمہ بن ابی جہل اور سہیل بن عمرو بہی تہے ۔

اس واسطے خزاعہ حرم کی طرف چلدیے ۔ اور اوسکے کتنے ہی آدمی مارے گئے ۔
پہر جب وہ حرم مین داخل ہوگئے تو بکر نے کہا نوفل اب تو ہم حرم مین داخل ہوگئے ۔
اپنے معبود کا تو کچہہ لحاظ کرنا چاہیے ۔ اوس نے کہا ۔ کہ آج تو کوئی معبود نہین ہے ۔
بنی بکر تم اپنا بدلہ لے لو ۔ تم یہ لوگ حرم مین زیادتی کرتے ہین ۔ تم اپنا بدلہ کیون نہین لیتے ۔

۹۳ عمرو بن سالم اور بدیل کا رسول اللہ کے پاس قریش کے برخلاف استعانت کے لئے آنا ۔

جب بکر اور قریش نے اپنا عہد توڑ دیا ۔ اور جو قول قرار اون کے اور نبی صلعم کے درمیان ہوئے تہے اون کا کچہہ خیال نہ رکہا ۔ تو عمرو بن سالم خزاعی کعبی اپنے وطن سے نکلا ۔ اور نبی صلعم کے پاس مدینہ مین آیا ۔ اور آپکے روبرو آکر کہنے لگا ؎

یا رب انی ناشد محمدا		حلف ابینا و ابیہ الاتلدا	

یا رب مین محمد کو خدا کا واسطہ دیکر وہ حلف اور عہد و پیمان یاد دلاتا ہون جو ہمارے اور اون کے

پدر (بزرگوار) کے درمیان موروثی چلا آتا ہے۔

فوالد ا کنا وکنت ولدا	ثمت اسلمنا فلم ننزع یدا

اوس وقت جب یہ حلف ہوا تھا ہم تو باپ تھے اور اے محمد تم بیٹے تھے۔ پھر اب ہم اسلام لے آئے۔ لیکن ہمنے اوس عہد سے دست کشی نہین کی ہے۔

فانصر رسول اللہ نصرا اعتدا	وادع عباد اللہ یاتوا مددا

رسول اللہ آپ ہماری نصرت نہایت مستعدی کے ساتھ کیجیے اور اللہ کے بندون کو بولائیے وہ مدد کے واسطے آپ پاس فوراً آئینگے۔

فیھم رسول اللہ قد تجردا	ابیض مثل البدر یسمو صعدا

اون عباد اللہ مین اللہ کا رسول ہے جو یکتا ہے۔ اور چودھوین رات کے چاند کی طرح جو بلند ہوتا جاتا ہے منور ہے۔

ان سیم خسفا وجھہ تربدا	فی فیلق کالبحر یجری مزبدا

اگر اوسکے معاملات مین ظلم وستم روا رکھا جاوے تو لوگون کی مجلس مین اوسکا چہرہ مارے غصہ کے ایسا متغیر ہوجاتا ہے کہ جیسے سمندر جھاگ بھرا ہوا جوش مین بہتا ہو۔

ان قریشا اخلفوک الموعدا	ونقضوا میثاقک المؤکدا

اے محمد قریش نے آپ کے عہد وپیمان کے خلاف کیا۔ اور جو میثاق اور قول قرار آپ سے بڑی تاکید کے ساتھ کئے تھے انہین بالکل توڑ دیا۔

وجعلوا لی فی کداء رصدا	وزعموا ان لست ادعوا احدا

اور وہ لوگ کدا مین (جو مکہ کے پاس ایک پہاڑ ہے) میری تاک مین بیٹھے۔ اور سمجھے کہ مین کسی شخص کو اپنی مدد کیلیے پکارونگا نہین

وھم اذل واقل عددا	ھم بیتونا بالوتیر ھجدا

اور وہ بڑے ذلیل اور تعداد مین بہی بہت تہوڑے ہین - اور اونہون نے ہمین ایسا تنگ کیا کہ وتیر مین ہم رات بہر بیدار دعائین مانگتے رہے -

وَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَّسُجَّدًا

اور اوس وقت ہمین اکر قتل کیا - کہ ہم رکوع وسجود مین تہے -

رسول اللہ صلعم نے فرمایا - عمرو بن سالم تجہے مدد دی جاسے گی - پہر رسول اللہ صلعم کو آسمان مین ایک عنان نظر آئی - اوسے دیکہکر رسول اللہؐ نے فرمایا - اِس ابر سے بنی نصر بن کعب کی امداد کی بارش برس رہے ہے -

عبدالمطلب اور خزاعہ کے درمیان قدیم زمانہ مین حلف ہوا تہا - اِس واسطے عمرو بن سالم نے کہا ہے حلف ابنیا وابیہ الاتلدا -

پہر اِس کے بعد بدیل بن ورقاء الخزاعی خزاعہ کے کچہہ آدمی لے کر نبی صلعم کے پاس آیا - اور اون سب نے آکر آپ کو پکارا اوس وقت آپ غسل کر رہے تہے - وہین سے آپ نے فرمایا یا لبیکم - اور پہر نکلکر آئے - اون لوگون نے آپ سے سارا حال بیان کیا - اور پہر یہ لوگ مکہ کو لوٹ گئے -

اِسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابو سفیان یہان آیا ہے - اور خوف کے سبب سے وہ تجدید عہد کرنا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ مدت صلح مین کچہہ زیادتی کی جاسے -

پہر بدیل چلا گیا - اور راستہ مین عسفان کے مقام پر اوسے ابو سفیان ملا - جو نبی صلعم کے خوف سے مدینہ کو تجدید عہد کے واسطے جاتا تہا - ابو سفیان نے بدیل سے پوچہا کہ تو کہان سے آتا ہے - کہا خزاعہ کے پاس سے جو ساحل کی طرف اِسی وادی کے

بطن مین ہین کہا گیا تو محمد کے پاس نہین گیا- بدیل نے کہا نہین- ابوسفیان نے اپنے اصحاب سے کہا- کہ اوسکے ناقہ کی مینگنیان دیکھو- اگر مدینہ سے آیا ہوگا تو اوس نے خرما کی گھٹلیان کہلائی ہون گی- دیکھا تو معلوم ہوا- کہ اوس مین خرما کی گٹھلیان موجود ہین-

۹۴ ابوسفیان کا تجدید عہد اور اضافہ مدت صلح کے لئے مدینہ آنا اور بے نیل مرام واپس ہونا

پہر ابوسفیان روانہ ہوکر نبی صلعم کے پاس پہونچا- اور اول اپنی بیٹی ام حبیبہ نبی صلعم کی بی بی کے پاس گیا- وہان جب اوس نے چاہا کہ رسول اللہ کے فرش پر بیٹھے تو اونہون نے اوسے لپیٹ لیا- ابوسفیان نے کہا- کہ اس فرش کو بہتر سمجھکر تو نے اسکو لپیٹا لیا یا یہ فرش میرے لائق نہ سمجھکر اوسے تو نے طے کر لیا- بی بی ام حبیبہ نے کہا یہ رسول اللہ کا فرش ہے- اور تو نجس مشرک ہے- مین اس کو نہین پسند کرتی کہ تو اوس پر بیٹھے- ابوسفیان نے کہا- میرے پیچھے تیرا اخلاق بگڑ گیا- بی بی ام حبیبہ نے کہا نہین میرا اخلاق تو نہین بگڑ گیا بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت کی-

پہر ابوسفیان وہان سے نکلکر نبی صلعم کے پاس آیا- اور آپ سے بہت کچھہ گفتگو کی- مگر آپ نے کچھہ جواب اوسے نہ دیا- پہر ابوبکر کے پاس آیا- اور اون سے کہا- کہ رسول اللہ صلعم سے اس باب مین وہ سفارش کرین- اونہون نے کہا مین اسمین کچھہ نہین کہہ سکتا- پہر عمر کے پاس آیا اور اون سے بہی گفتگو کی- اونہون نے کہا ہان کیا مین تم لوگون کی سفارش رسول اللہ صلعم سے کرون گا- واللہ اگر مجھے چیونٹیون کا بہی لشکر مل جاوے تو مین اونہین لیکر تیرے اوپر جہاد کرون گا- پہر وہ نکلکر علیؓ کے پاس آیا- اس وقت اونکے پاس بی بی فاطمہ اور حسن چہوٹے سے بچہ بہی تہے-

اون سے بھی اس باب مین اوس نے گفتگو کی - اونہون نے بھی کہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک بات کا ارادہ کر لیا ہے اوسکے برخلاف ہم اون سے کچھہ عرض نہین کر سکتے پھر اوس نے بی بی فاطمہ سے کہا - اے بنت محمدؐ آپ اپنے اِس بچہ کو حکم دیجیے کہ یہ دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور سید العرب کا فخر حاصل کرے - بی بی فاطمہ نے کہا میرے لڑکے کی اتنی عمر نہین ہے کہ وہ لوگون کو اپنے اجارہ مین لے سکے - اور کون شخص ایسا ہے جو رسول اللہ کے مقابلہ مین کسی کو اجارہ دے سکے - پھر ابوسفیان نے علی کی طرف التفات کیا - اور اون سے کہا کہ اب مجھے معلوم ہوا کہ بڑی سخت مصیبت آگئی ہے - مجھے کوئی اچھی نصیحت کیجیے - اونہون نے کہا تو کنانہ کا سید ہے - تجھے یہ مناسب ہے کہ تو اوٹھے اور دونون فریق کو اپنے اجارہ مین لے لے - اور اپنے گھر کو چلا جاے - (یعنی اس بات کا اعلان کر دے کہ میرے واسطے دونون فریق یکسان ہین - مین کسی کا طرفدار نہین - کسی فریق کا آدمی میرے پاس آئے گا مین اوسے امن دونگا اور آپس مین لڑنے نہ دون گا) یہ سُنکر ابوسفیان اُٹھا - اور مسجد نبوی مین گیا - اور وہان بآواز بلند کہا - مین نے سب لوگون کو اپنے اجارہ مین لے لیا -

پھر اپنے اونٹ پر سوار ہوا - اور مکہ کو چلدیا - اور جو کچھہ ماجرا یہان گزرا تھا اور جو کچھہ علیؑ نے اوس سے کہا تھا وہ سب اون سے جا کر بیان کر دیا - وہ بولے - کہ واللہ علیؑ نے تجھہ سے تمسخر کیا ہے - بھلا محمدؐ تیرے اجارہ کو کب قبول کرے گا -

۹۵ مکہ پر روانگی کیلیے رسول اللہ کی تیاری اور حاطب کا ایک خط مکہ والونکو بھیجنا اور اوسکا پکڑا جانا

پھر رسول اللہ صلعم نے ساز و سامان درست کیا اور لوگون کو مکہ چلنے اور سامان درست کرنے کے

لئے حکم دیا - اور یہ دعا مانگی - کہ اے اللہ تو اوس وقت تک کہ مین قریش کے ملک مین جا پہونچون
میرے آنے کی کوئی خبر اونہین نہو نے دے -

لیکن ایک شخص حاطب بن بلتعہ تہا - اوسنے قریش کو ایک خط لکہا اور اوس مین
رسول اللہ کے ارادہ سے اونہین خبر دی - اور اوسے مزنیہ کی ایک عورت کے ہاتہ
جسکا نام کنود تہا اور وہ بنی المطلب کی لونڈی تہی روانہ کیا اور اوس سے کہا - کہ تو اونہین
جا کر یہ خبر سنا دے - اور خط بہی اوسے دیدیا -

پہر رسول اللہ صلعم نے علی اور زبیر کو جاسوس کی تلاش کے لئے بہیجا - اور اونہون نے اوسے
جا پکڑا - اور اوس سے خط چہین لیا - اور رسول اللہ صلعم کے پاس اوسے پکڑ کر لائے
اور رسول اللہ صلعم نے حاطب کو بلایا - اور پوچہا کہ تو نے یہ نالائق حرکت کیون کی -
حاطب نے کہا واللہ مین مومن ہون میرے ایمان مین تو کچہ تبدل اور تغیر نہین ہوا -
لیکن میری عورت بچے قریش کے پاس ہین - اور میرا وہان کوئی خاندان نہین ہے
کہ میرے بچون کی کوئی حمایت کرے اس لئے مین نے اونپر یہ احسان کیا کہ اوسکے
سبب سے میرے بچون کو وہ لوگ کچہ ایذا نہ پہونچائین - حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ
مجہے اجازت دیجیئے - کہ اس منافق کی گردن مار دون - اس نے نفاق کا کام کیا ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا عمر وہ تو بدر کی لڑائی مین موجود تہا تمہین کسطرح معلوم ہوا کہ وہ منافق
ہے یا مستوجب قتل ہے - شاید اللہ تعالی نے بدر والون پر عنایت کی نظر کی ہو -
اور فرما دیا ہو - کہ جو چاہو کرو مین نے تمہین بخش دیا ہے (شاید کا لفظ اس لئے
رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کہین بدر والے اس قول سے مطمئن ہو کر ہر ایک گناہ کو
مباح نہ سمجہ لین - ورنہ رسول اللہ کو اس مضمون کی نسبت کچہ شک نہ تہا) پہر یہ آیت

نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق ۚ یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ۚ ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ ۚ وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ۚ ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیہم والسنتہم بالسوء وودوا لو تکفرون ۚ لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیامۃ یفصل بینکم ۚ

(ایمان والو اگر تم ہماری راہ مین جہاد کرنے اور ہماری رضامندی ڈہونڈہنے کی غرض سے اپنے وطن چھوڑ کر نکلے ہو تو ہمارے اور اپنے دشمنون کو دوست نہ بناؤ۔ کہ لگو اون کی طرف دوستی کے نامہ و پیغام دوڑانے۔ حال آنکہ تمہارے پاس جو خدا کی طرف سے دین حق آیا ہے وہ اوس سے انکار کر ہی چکے ہین۔ وہ تو صرف اتنی بات پر کہ تم اپنے پروردگار اللہ ہی کو مانتے ہو۔ رسول کو اور تم کو گہرون سے نکال رہے ہین اور تم چپکے سے اون کی طرف دوستی کے نامہ و پیام دوڑا رہے ہو۔ اور جو کچہ تم چہپا چہپا کر کرتے ہو وہ اور جو ظاہر ظہور کرتے وہ ہم سب کو خوب جانتے ہین۔ اور جو تم مین سے ایسا کرے گا تو سمجہ رکہو کہ وہ سیدہے راستہ سے بہٹک گیا یہ کافر اگر تم پر کبہی قابو پا جائین تو کہلم کہلا تمہارے دشمن ہو جائین اور ہاتہہ اور زبان دونون سے تمہارے ساتہہ برائی کرنے مین کوتاہی نہ کرین۔ اور اون کی اصلی تمنا تو یہ ہے کہ کاش تم بہی اونکی طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تو تمہاری رشتہ داریان ہی تمہارے کچہ کام آئینگی اور نہ تمہاری اولاد ہی کچہ فائدہ دے گی اوس دن خدا تمہارے درمیان فیصلہ کریگا)

۹۶ رسول اللہ کی مکہ کو روانگی اور عباس عیینہ اقرع اور مخرمہ اور ابوسفیان بن الحارث اور عبداللہ بن ابی امیہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کے ہمراہیون کی تعداد۔

پہر رسول اللہ صلعم مکہ کو روانہ ہوے۔ اور مدینہ پر ابو رہم کلثوم بن حصین الغفاری کو خلیفہ کر گئے آپ کا کوچ ۱۰ رمضان کو ہوا تہا اور ۲۰ رمضان کو مکہ فتح ہوگیا تہا۔ اور راستہ مین رسول اللہ صلعم نے روزہ رکہا۔ مگر جب عسفان اور مج کے درمیان پہونچے تو روزہ موقوف کردئے۔

اس وقت رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تمام مہاجرین اور انصار تہے۔ اور بنی سلیم کے سات سو آدمی اور مزینہ کے ایک ہزار آدمی تہے اور ہر قبیلہ کے کچہہ کچہہ آدمی بہی ہمراہ تہے۔ عیینۃ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس بہی آپ سے آکر مل گئے تہے۔ اور عباس بن عبدالمطلب بہی جحفہ کے مقام پر اور بعض کہتے ہین ذی الحلیفہ مین آپ سے ملے تہے۔ وہ مکہ سے ہجرت کرکے آرہے تہے اس لئے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ وہ بہی اسباب مدینہ کو بہیجدین اور مکہ کو میرے ساتہہ چلے چلین۔ اور فرمایا کہ تم آخرالمہاجرین ہو اور مین آخرالانبیا ہون۔

اور جب نقب العقاب مین پہونچے تو مخرمہ بن نوفل اور ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب اور عبداللہ ابن ابی امیہ رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور ابوسفیان اور عبداللہ نے رسول اللہ سے ملنے کی درخواست کی۔ اور ام سلمہ نے آپ سے اونکی سفارش کی۔ اور کہا کہ ایک آپ کا ابن عم ہے اور دوسرا ابن عمہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجہے اِن دونون سے ملنے کی حاجت نہین ہے۔ میرے ابن عم نے تو میرا ہتک عزت کیا۔ اور میرا ابن عمہ تو وہ ہی ہے کہ جس نے مکہ مین میری نسبت کیسے کیسے کلمات کہے ہین۔ ابوسفیان کے ساتہہ اوسکا ایک چہوٹا بیٹا بہی تہا جب اونہون نے

سُناکہ رسول اللہ نے ایسا ایسا فرمایا ہے تو کہا اگر رسول اللہ مجہہ سے ملنا قبول نہ فرمائینگے تو مین اپنے اِس بیٹے کا ہاتہہ پکڑون گا اور جدہر کو مُنہ اُٹھے گا چلا جاونگا اور بہوک پیاس سے کہین بیابان مین مرسُون گا۔ اِس سے رسول اللہ صلعم کو رحم آگیا۔ اور اونہین اپنے پاس بلالیا وہ دونون مسلمان ہو گئے۔

یہ بہی کہتے ہین۔ کہ علی نے ابوسفیان بن الحارث سے کہا تہا۔ کہ تو رسول اللہ کے سامنے سے آ۔ اور وہ بات کہو جو یوسف علیہ السلام سے اون کے بہائی نے کہی تہی۔ تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ (اونہون نے کہا بخدا کچہہ شک نہین کہ تم کو اللہ نے ہم پر بڑی برتری دی اور بیشک ہم ہی قصوروار تہے) کیونکہ رسول اللہ یہ نہین پسند کرتے کہ اون سے کوئی شخص بہی قول و فعل مین بڑہ کر اچہا ہو۔ چنانچہ ابوسفیان نے ایسا ہی کیا۔ رسول اللہ نے اِسکے جواب مین فرمایا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ط (تم پر آج کوئی گناہ نہین۔ اللہ تمہاری مغفرت کرے وہ سب سے بڑہ کر رحم والا ہے) اور اونہین اپنے نزدیک بلایا۔ پہر وہ دونون مسلمان ہو گئے۔ اور ابوسفیان نے اپنے اسلام کے وقت گزشتہ معاملات کے عذر مین یہ اشعار کہے ؎

لَعَمْرُکَ اِنِّیْ یَوْمَ اَحْمِلُ رَایَۃً		لِتَغْلِبَ خَیْلُ اللَّاتِ خَیْلَ مُحَمَّدٍ
قسم ہے مجہے تیری جان کی جس روز مین نے رایت اُٹہایا تہا کہ لات بت کا لشکر محمدؐ کے لشکر پر غالب آجائے		
لَکَالْمُدْلِجِ الْحَیْرَانِ اَظْلَمَ لَیْلُہٗ		فَھٰذَا اَوَانِیْ حِیْنَ اُھْدٰی وَاَھْتَدِیْ
اوس روز مین ایسا تہا۔ کہ جیسے کوئی اندہیری رات مین جسپر رات کا اندہیرا خوب چہا گیا ہو حیران پریشان ہو۔ مگر اب میرا وہ وقت ہے کہ مین خود ہدایت یافتہ ہون اور دوسرون کو بہی ہدایت دیتا ہون۔		

وهادٍ هدانی غیر نفسی ونالنی		مع الله من طردته کل مطرد

میرے نفس کے سوا ایک اور ہادی نے مجھے ہدایت دی - اور اوس شخص نے جسے مین نے مطرود کر دیا اور بالکل نکال دیا تہا مجھے اللہ تعالیٰ سے ملا دیا -

الابیات - اِس پر رسول اللہ صلعم نے اوسکے سینہ پر ایک ہاتہہ مارا - اور فرمایا کہ کیا تو نے مجھے بالکل نکال دیا تہا - یہہ بھی کہتے ہین کہ ابو سفیان نے حیا کے سبب سے رسول اللہ صلعم کے سامنے سر نہین اُٹھایا - اور رسول اللہ صلعم مرالظہران مین آئے - آپ کے ساتہہ دس ہزار سوار تہے - بنی غفار کے چارسو آدمی مزینہ کے ایک ہزار تین آدمی بنی سلیم کے سات سو آدمی جہینہ کے ایک ہزار چارسو آدمی باقی قریش اور انصار اور اُنکے حلفا اور عرب کے اور لوگ تہے - اور تمیم اور اسد اور قیس کے بہی آدمی تہے -

۷۹ مرالظہران مین عباس کی وساطت سے ابوسفیان بن حرب اور حکیم اور بدیل کا رسول اللہ کے روبرو پیش ہوکر مسلمان ہونا -

غرض جب رسول اللہ مرالظہران مین آکر فروکش ہوے - تو عباس بن عبد المطلب نے کہا کہ قریش کی ہلاکی کا وقت آپہونچا - اگر اونہون نے رسول اللہ سے اپنے بلاد مین بغاوت کی اور آپ وہان زبردستی داخل ہو گئے تو قریش ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوجایئن گے اِس لئے وہ رسول اللہ کے خچر پر سوار ہوے - اور کہتے ہین مین اِس غرض سے نکلا کہ کہین کوئی ہیزم کش یا کوئی آدمی مکہ جانے والا مجھے مل جائے تو وہ رسول اللہ کا حال اون سے جاکر کہدے تاکہ وہ رسول اللہ کے پاس آیئن اور اون سے امن مانگ لین وہ کہتے ہین کہ مین اِس لئے اراک کے مقام پر ادہر اُدہر گہومنے لگا - دیکہتا کیا ہون کہ ابوسفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا کی آواز میرے کان مین آرہی ہے - جو خبرون کی تلاش مین

مکہ سے باہر آئے ہوئے تھے - ابوسفیان کہہ رہا ہے کہ مین نے تو کبھی اس سے زیادہ کثرت سے الاؤ جلتے ہوئے نہین دیکھے - بدیل نے کہا یہ خزاعہ کے الاؤ ہون گے ابوسفیان نے کہا خزاعہ کی یہ ہستی کہان ہے کہ اس قدر کثرت سے اوسکے الاؤ ہون -

عباس کہتے ہین - مین نے کہا ابوحنظلہ یعنی ابوسفیان جو اس کنیت سے بولا جاتا تھا - ابوسفیان نے کہا ابوالفضل مین نے کہا ہان ابوسفیان نے کہا لبیک فداک ابی وامی (میرے مان باپ تم پر قربان) کیا خبر ہے - مین نے کہا یہ رسول اللہ ہین - اور اون کے ساتھ مسلمان ہین وہ دس ہزار آدمیون سے آئے ہین -

ابوسفیان نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے بتاؤ کہ مین کیا کرون - مین نے کہا میرے ساتھ سوار ہو - مین تیرے لئے رسول اللہ سے امن مانگ لون گا - اگر امن نہ مانگی اور تو اونکے ہاتھ آگیا تو وہ تیری گردن اڑا دین گے -

ابوسفیان کہتا ہے کہ پھر عباس نے مجھے اپنے پیچھے بٹھا لیا - اور رسول اللہ کی طرف کو جلدی جلدی روانہ ہوئے - وہ جب کہین سے گزرتے تو مسلمان کہتے کہ رسول اللہ کا چچا ہے اور رسول اللہ کے خچر پر سوار ہے - اسی مین ہم عمر بن الخطاب کے الاؤ پر گزرے اونھون نے (جانا کہ عباس نے ابوسفیان کو گرفتار کیا ہے) اس لئے کہا ابوسفیان الحمدللہ کہ تو بلا شرط اور بغیر قول و قرار کے ہمارے قبضہ مین آگیا - اور پھر نبی صلعم کے پاس کو جھپٹے -

عباس کہتے ہین کہ مین نے خچر کو دوڑایا - اور عمر وسے آگے نکل گیا - پھر عمر رسول اللہ کے پاس پہونچے - اور آپ کو ابوسفیان کی اطلاع دیکر عرض کیا کہ مجھے اوسکی گردن مارنے کی اجازت دیجیے - مین نے کہا یا رسول اللہ مین نے اوسے پناہ دی ہے -

پہر (عمر نے رسول اللہ سے کچھ آہستہ کہنا چاہا۔ تو) مین نے رسول اللہ کا سر پکڑ لیا
اور عرض کیا (کہ یہ سرگوشی کا موقع نہین ہے) اوسے میرے سوا کوئی نہین بچائے گا۔
جب عمر نے بہت کچھ کہا۔ تو مین نے کہا عمر ذرا ٹھہرو یہ باتین تم اس واسطے کرتے ہو کہ
وہ بنی عبد مناف سے ہے۔ اگر بنی عدی سے ہوتا تو تم یہ باتین نہین کرتے۔ عمر نے
کہا تم چپ رہو واللہ جس روز مین مسلمان ہوا تھا اوس روز تمہارا اسلام مجھے اپنے باپ خطاب
کے اسلام سے زیادہ پیارا تھا۔

لیکن رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ ہمنے اوسے صبح تک کی امن دی۔ صبح اوسے
میرے پاس لاؤ۔ عباس کہتے ہین کہ مین اوسے اپنے گھر لے آیا۔ اور دوسرے
روز اوسے رسول اللہ پاس لے گیا۔ جب رسول اللہ نے اوسے دیکھا تو فرمایا ابوسفیان
کیا ابہی وقت نہین آیا۔ کہ تو لا الہ الا اللہ کو جان جائے۔ کہا بابی انت وامی یا رسول اللہ
اگر اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو معاملہ اس طرح نہوتا جیسا اب ہو رہا ہے۔ پہر آپ
نے فرمایا کیا اسکا وقت ابہی نہین کہ تو میری رسالت کا اقرار کرے کہا بابی انت وامی
ہان یہ ایک ایسی بات ہے کہ جو دل مین کھٹکتی ہے۔ عباس کہتے ہین مین نے اوس
سے کہا۔ دیکھ حق کی شہادت ادا کر نہین تو تیری گردن ماری جائے گی۔ اس لئے اوس
نے کلمہ شہادت پڑہا اور مسلمان ہو گیا۔ اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقا بہی اوس کے
ساتھ مسلمان ہو گئے (حقیقت مین اسوقت نہ صرف ابوسفیان کا بلکہ عباس کا بہی اسلام
جبر اً تہا مگر آگے چلکر انکے اسلام نے ان کے دل مین جگہہ کر لی۔ اور سچے مسلمان ہو گئے)

۹۸ رسول اللہ صلعم کا ابوسفیان کو اپنی تمام سپاہ دکہانا۔

پہر رسول اللہ صلعم نے عباس سے کہا جاؤ ابوسفیان کو ایک ایسے پہاڑ کی نوک کے پاس کھڑا کرو۔

جہاں تنگ گہاٹی ہو۔ اوراوسکے پاس ہوکر یہ خدا لشکر سامنے سے گزرے۔

عباس کہتے ہین مین نے عرض کیا یارسول اللہ (چونکہ ابوسفیان قریش کا پادشاہ ہے اوراس لئے قدیمی حیثیت سے تمام عرب کا سرآوردہ ہے) وہ فخر کو بہت دوست کہتا ہے۔ کوئی بات ابوسفیان کے لئے ایسی ہونا چاہیئے جس سے اوسے اپنی قوم مین دوسرون سے فخرو امتیاز حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گہر مین داخل ہوگا اوسے امن دیجائے گی۔ اور جو شخص حکیم بن حزام کے گہر مین چلاجائے گا اوس کو بہی امن ملے گی۔ اور جو بیت اللہ مین جائے گا یا گہر کا دروازہ بند کرلے گا وہ بہی امن مین ہوگا۔ عباس کہتے ہین پہر مین ابوسفیان کو لیکر نکلا۔ اور پہاڑ کے کنارہ پر آکر اوسے روک لیا۔ جہان سے ہوکر رسول اللہ کی فوج کے تمام قبائل کا گزر ہوا۔ جب کوئی نئی فوج کا پرا آتا تو وہ پوچہتا یہ کون ہے مین کہتا یہ اسلم ہین۔ وہ کہتا کہ مجہے اسلم سے کیا مطلب۔ پہر جب کوئی دوسرا گروہ آتا تو مین کہتا یہ جہینہ ہین۔ وہ کہتا مجہے جہینہ سے کیا مطلب۔ غرض جب رسول اللہ صلعم اپنے خاص لشکر مہاجرین وانصار کو لیکر گزرے جن کے مردم چشم کے سوا اور بدن تمام زرہون مین چہپا ہوا تہا۔ تو اوس نے پوچہا یہ کون ہین مین نے کہا یہ رسول اللہ صلعم ہین اوراون کے ساتہ مہاجرین اور انصار ہین۔ ابوسفیان نے کہا تیرا بہتیجا تو بڑا بادشاہ ہوگیا۔ مین نے کہا بہلے مانس یہ بادشاہی نہین بلکہ نبوت ہے کہاہان بے شک نبوت ہے۔ (ابہی تک عباس کے دل مین وہی جاہلیت کا خیال تہا کہ دنیاوی جاہ وجلال کو نبوت سمجہتے تہے حالانکہ اس لشکر کے سبب سے نبوت نہ تہی بلکہ نبوت جوتہی وہ قرآن مین تہی۔)

۹۹ ابوسفیان کا آگے جانا اور رسول اللہ کا حکم قریش کو سنانا

عباس کہتے ہین۔ کہ پہر مین نے ابوسفیان سے

کہا۔ جا جلد اپنی قوم سے جا کر مل جا۔ اور انہیں ڈرا دے۔ کہ کہین کوئی کچھہ فساد نہ کرے ابوسفیان فوراً چلدیا اور مکہ آیا۔ حکیم بن حزام بہی اوسکے ساتھہ تھا۔ پہر ابوسفیان بیت اللہ مین آیا۔ اور باآواز بلند کہا۔ اے قریش۔ یہ محمدؐ آرہا ہے۔ اور اوسکے ساتھہ ایک ایسا زبردست لشکر ہے کہ ہم اوس کا مقابلہ نہین کرسکتے۔ اونہون نے پوچھا تو توجو اوسکے پاس گیا تھا اوس نے تجھہ سے کیا کہا۔ کہا مجھہ سے یہ عہد کرلیا ہے۔ کہ جو شخص میرے گھر مین آئیگا اوس کو امن ملے گی۔ اور جو شخص مسجد بیت اللہ مین داخل ہوگا اوسے بہی امن دی جاے گی اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے گا اوسے بہی امن ہے

پہر کہا۔ اے قریش کے لوگو مسلمان ہوجاؤ تاکہ تم (دنیا و آخرت مین) سلامت رہو اس مین اوسکی بی بی ہند آئی۔ اور اوسکی ڈاڑہی پکڑ کر کہنے لگی۔ اے آل غالب اس احمق شیخ کو قتل کرڈالو۔ یہ کیا بکتا ہے۔ ابوسفیان نے کہا۔ میری ڈاڑہی چہوڑ۔ مین قسم کہا کر کہتا ہون اگر تو مسلمان نہ ہوئی تو تیری گردن ماری جاے گی۔ جا اپنے گہر مین بیٹہہ۔ اس واسطے وہ اوسے چہوڑ کر چلی گئی۔

۰۰ خالد بن الولید کا مشرکون کو ہٹانا اور رسول اللہ کا مکہ مین داخل ہونا اور مشرک عورتون کا آگے آنا۔

پہر رسول اللہ نے ابوسفیان اور حکیم کے پیچہے زبیر کو فوج دیکر روانہ کیا کہ وہ مکہ مین مغرب کی طرف سے داخل ہون۔ اور سعد بن عبادہ سے کہا کہ وہ بہی کچہہ آدمیون کے ساتھہ کدی (سخت زمین) کی جانب سے مکہ مین گہسین جب سعد کو رسول اللہ نے بہیجا۔ تو اونہون نے کہا۔ آج کا دن قتل و خونریزی کا دن ہے آج کعبہ مین قتل کرنا جائز ہے یہ بات مہاجرین مین سے کسی شخص نے سنی۔ اور آکر رسول اللہ کو اسکی خبر دی۔ آپ نے (قیس بن سعد سے کہا۔ کہ تو جا کر سعد سے رایت

رلے لے۔ مگر بعض کہتے ہین کہ آپ نے علی بن ابی طالب سے کہا تم جاؤ اور اون سے رایت لے لو۔ اور تم اوسے لیکر مکہ مین داخل ہو۔

اور نیز رسول اللہ نے خالد بن الولید کو حکم دیا۔ کہ وہ بھی کچھہ آدمیون کو لیکر مکہ کے اسفل طرف سے لیکے مکہ مین جائین خالد کے ساتھہ اس وقت اسلم غفار مزینہ جہینہ اور اور عرب کے چند قبائل تھے۔ یہ پہلا ہی دن ہے کہ رسول اللہ نے خالد بن الولید کو امیر لشکر بنایا ہے۔

پہر جب رسول اللہ ذی طوی مقام مین پہونچے۔ تو وہان اپنی سواری کو کہڑا کیا۔ اس وقت رسول اللہ سرخ یمانی چادر کی ایک دہجی سر سے باندہے ہوے تھے اور چونکہ اللہ تعالی نے اس فتح سے آپ کو معزز فرمایا تہا اپنے اللہ تعالی کے روبرو اپنا سر جہکایا۔ کہ آپ کی ریش مبارک کے نیچے کا حصہ کجاوہ کے وسط کو لگ گیا۔ پہر آپ آگے بڑہے۔ اور اوذاخر کی وادی سے مکہ کے اوپر لی طرف کو چلے۔ وہان آپ کا قبہ نصب کیا گیا۔

عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو نے کچہہ لوگ خندمہ مین جمع کئے تہے۔ کہ مسلمانون سے لڑین اور اون کے ساتھہ احابیش اور بنی بکر اور بنی الحارث بن عبد مناۃ بہی شریک تہے۔ خالد بن الولید نے اونہین جا لیا۔ اور اون سے لڑائی ہوئی۔ مسلمانون سے جابر بن جبیل الفہری اور حبیش بن خالد جو اشعری کعبی تہا اور سلمہ بن المیلا تین آدمی شہید ہوے اور مشرکین مین سے تیرہ ۱۳ آدمی مارے گئے۔ پہر مشرکین بہاگ گئے۔

عکرمہ کے ساتہہ حماس بن قیس بہی تہا۔ اور گہر سے چلتے وقت اپنی بی بی سے

کہ آیا تہا کہ محمد کے اصحاب مین سے کسی کو پکڑ کر تیری خدمت کے لئے لاتا ہون
جب شکست کہا کر گہر پہونچا۔ تو اوس کی عورت نے ازراہ تمسخر اوس سے کہا۔ خادم
کہان ہے۔ تو اوس نے کہا ؎

انکِ لو شاھدتِ یوم الخندمہ		اذ فرّ صفوانٌ و فرّ عکرمہ

اگر تو خندمہ کی لڑائی مین خود موجود ہوتی۔ جب کہ صفوان بہاگ گیا۔ اور عکرمہ بہی میدان سے چلدیا۔

و ابو یزیدٍ قائمٌ کالموتمہ		و استقبلتہم بالسیوف المسلمہ

اور ابو یزید ایسے کہڑا تہا جیسے کوئی بیوہ کہڑی ہو۔ اور اون کی طرف مسلمان تلوارین لئے چلے آرہے تہے

یقطعن کلّ ساعدٍ و جمجمہ		ضرباً فلا تسمعُ الّا غمغمہ

اور ہر کسی کے ساعد اور کہوپڑیان کاٹتے جاتے تہے۔ اور ایسی ضربین مارتے تہے۔ کہ تجہے
بجز اون کی ہوہا کے اور کچہہ سنائی بہی نہ دیتا۔

لھم نھیتٌ خلفنا و ھمھمہ		لم تنطقی فی اللوم ادنیٰ کلمہ

اور ہمارے پیچہے اون کے چنگہارنے اور گونجنے کی آوازین آرہی تہین۔ تو اوسوقت منہ سے تو ملامت
کا ایک ادنیٰ کلمہ بہی نہین نکالتے۔

ابو یزید سے مراد سہیل بن عمرو سے ہے۔ رسول اللہ صلعم نے اپنے امرا کو یہ حکم
دیدیا تہا۔ کہ جو شخص اون سے لڑے اوسکے سوا وہ کسی کو نہ مارین۔

جب مشرک بہاگ گئے اور مسلمانون نے مکہ مین داخل ہونے کا ارادہ کیا تو مشرک
عورتین نکلین۔ اور گہوڑون کے منہ ون پر شراب کے چہینٹے مارنے لگین۔ اور اپنے
بال (ماتمیون کے طور پر) بکہیر لئے۔ جب رسول اللہ صلعم نے یہ حال دیکہا تو تبسم فرما کر
ابو بکر سے جو آپ کے برابر برابر چل رہے تہے فرمایا کہ دیکہو یہ کیا کیفیت ہے۔

حسان نے اوس وقت یہ شعر پڑہا۔

تکاد جیادنا مستمطرات	یلطمهن بالخمر النساء

ہمارے تیز رفتار گھوڑے پانی ہی پانی ہو گئے ہیں۔ کہ جن پر عورتیں شراب کے چھینٹے مارتی تہین

۱۰۱ رسول اللہ کا آٹھ مرد اور چار عورتوں کے قتل کا حکم دینا اور عکرمہ بن ابی جہل کا اسلام

رسول اللہ نے آٹھ مردوں اور چار عورتوں کے قتل کا حکم دیا تہا مردوں مین سے ایک تو عکرمہ بن ابی جہل تہا۔ جو رسول کی عداوت مین اپنے باپ کے مشابہ تہا۔ اور آپ کی لڑائی پر اوسی طرح مال خرچ کیا کرتا تہا۔ جب رسول اللہ نے مکہ فتح کر لیا تو اوسے اپنی جان کا خوف ہو گیا۔ اِس لئے وہ یمن کو بہاگ گیا۔ لیکن اوسکی بی بی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام مسلمان ہو گئی۔ اور رسول اللہ سے عکرمہ کے واسطے امن حاصل کر لی۔ اور اپنے شوہر کی تلاش مین نکلی۔

اِس وقت ام حکیم کے ساتھ اوس کا ایک رومی غلام بہی تہا۔ اوس نے سفر مین اوسے تنہا دیکھ کر کچھ اور ہی مدعا پیش کر دیا۔ مگر ام حکیم نے اوس سے انکار نہ کیا اور اوسے لالچ مین رکہا۔ اور اسی طرح سے عرب کے ایک حی کے پاس پہونچ گئے۔ اور اون سے اوس رومی غلام کے مقابلہ مین استعانت کی اونہون نے اوسے پکڑ کر باندہ لیا۔

پہر عکرمہ اوسے سمندر کے کنارہ پر کہین مل گیا۔ جو جہاز مین سوار ہوتے کو ہی تہا۔ اور اوس سے کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آرہی ہون۔ جو اوصل الناس اور احلم و اکرم بنی آدم ہے۔ اور اوس نے تجہے امن دیدی ہے۔ اِس لئے وہ لوٹا۔ ام حکیم نے اوسے رومی غلام کی بدمعاشی کا حال بہی سنایا۔ اور عکرمہ نے اوسے مسلمان ہونے سے قبل ہی مار ڈالا۔

پہر جب وہ رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - تو آپ سے وہ خوش ہوا - اور مسلمان ہوگیا اور رسول اللہ صلعم سے التجا کی کہ اوسکے لئے وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہین - رسول اللہ نے اوسکی عرض کو قبول کیا - اور پروردگار سے اوس کی مغفرت کی دعا مانگی -

۱۰۲ صفوان بن امیہ کا بہاگنا اور عمیر کی سفارش سے قصور کی معافی پر آکر مسلمان ہونا -

انہین لوگون مین جن کو آپ نے قتل کا حکم دیا تہا تہا ایک صفوان بن امیہ بن خلف بہی تہا جو رسول اللہ صلعم کے نہایت ہی برخلاف تہا وہ بہی اس وقت خوف سے جدہ کو بہاگ گیا تہا - مگر عمیر بن وہب الجمحی نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ میری قوم کا سید ہے اور آپ سے ڈرکر بہاگ گیا ہے - آپ نے اوسے بہی امن دیدی - اور فرمایا کہ اوسے امن دی گئی - اور جو عمامہ آپ باندہے ہوے مکہ مین داخل ہوے تہے وہ بہی آپ نے (نشانی کے طور پر) عمیر کو دیا - کہ صفوان کو اپنی امن حاصل ہوجانے کا یقین ہوجاے -

پہر عمیر وہ عمامہ لیکر نکلا - اور اوسے جاکر جدہ مین پکڑا - اور اوس سے کہا کہ تجہے امن دی گئی - اور کہا رسول اللہ بنی آدم مین سب سے زیادہ احلم واوصل ہین - اور وہ تیرے ابن عم ہین - اونکی عزت تیری عزت اور اون کا شرف تیرا شرف ہے - صفوان نے کہا مجہے اون سے اپنی جان کا خوف ہے - کہا کچہہ خوف نہ کر رسول اللہ کا مزاج اس سے کہین زیادہ حلیم ہے -

پہر صفوان لوٹ آیا - اور رسول اللہ کے پاس آکر عرض کیا - کہ یہ شخص کہتا ہے کہ آپ نے مجہے امن دی ہے فرمایا کہ وہ سچ کہتا ہے - صفوان نے کہا مجہے دو مہینے کی مہلت دیجیے - کہ مین اس مین اپنے اسلام لانے کی نسبت سوچ لون - آپ نے

فرمایا دو مہینے نہیں بلکہ چار مہینے کی تجھے مہلت ہے - چنانچہ وہ کفر کی حالت مین ہی آپ کے ساتھ رہا - اور حنین اور طائف کے واقعات مین موجود تھا پہر مسلمان ہوگیا اور اچھا مسلمان رہا - یہ اُس وقت مرا ہے جس وقت واقعہ جمل کے لیے لوگ بصرہ کی طرف جا رہے تھے -

۱۰۲ - عثمان کی سفارش سے عبداللہ بن سعد کو رسول اللہ کا امن دینا اور رسول اللہ کا اشارہ سے پرہیز

انہین لوگون مین سے جن کے قتل کا حکم ہوا تھا عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بھی تھا - جو بنی عامر بن لوی مین سے تھا - وہ پہلے مسلمان ہوگیا تھا اور رسول اللہ کے پاس جو وحی آیا کرتی اوسے لکھا کرتا تھا - اور جب لکھتا تھا تو عزیز حکیم کے بجاے علیم حکیم وغیرہ مشابہ الفاظ لکھدیا کرتا تھا - پہر مرتد ہوگیا - اور قریش سے جا کر کہا - کہ مین جس طرح چاہتا تھا محمد کے قرآن مین تصرف کر ڈالا کرتا تھا - تمہارا دین اوسکے دین سے بہتر ہے -

جب مکہ فتح ہوگیا تو اوس روز وہ بہاگ کر عثمان بن عفان کے پاس آیا - اون کا رضاعی بہائی تھا - عثمان نے اوسے اوس وقت تک چہپاے رکہا کہ امن چین نہ ہوگیا پہر اوسے رسول اللہ کے پاس لائے - اور امن کی درخواست کی - رسول اللہ صلعم بڑی دیر تک خاموش رہے - پہر اوسے امن دیدی - اور وہ مسلمان ہوگیا - پہر جب وہ لوٹ گیا - تو رسول اللہ صلعم نے اپنے اصحاب سے فرمایا - کہ مین اس لیے چپ ہوگیا تھا کہ تم مین سے کوئی اُٹھکر اوسے مار ڈالے - لوگون نے کہا تو آپ نے یہ اشارہ کیون نہ فرمایا آپ نے فرمایا کہ نبیون کا یہ کام نہین ہے کہ اشارون سے کسی کو قتل کرائین - انبیا کی نگاہ خائن نہین ہوا کرتی ہے

۱۰۴ عبد اللہ بن خطل اور حویرث اور مقیس کا قتل۔

انہین مین ایک عبد اللہ بن خطل تہا۔ یہ بہی پہلے مسلمان ہوگیا تہا۔ اور رسول اللہ صلعم نے اوسے صدقہ لینے کو بہیجا تہا۔ اور اوسکے ساتہہ ایک انصاری اور ایک رومی غلام بہی تہا جو مسلمان ہوگیا تہا۔ رومی اوس کا کہانا پکاتا اور اوسکی خدمت کرتا تہا۔ ایک روز اتفاقاً وہ کہانا پکانا بہول گیا اس پر عبد اللہ نے اوسے مار ڈالا۔ اور مرتد ہوگیا اس عبد اللہ کے پاس دو لونڈیان تہین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو مین گیت گایا کرتی تہین اوسے سعید بن حریث المخزومی نے جو عمرو بن حریث کا بہائی تہا اور ابو برزۃ الاسلمی نے مار ڈالا۔

انہین مین ایک شخص حویرث بن نقید بن وہب بن عبد بن قصی بہی تہا۔ جو کہ مین رسول اللہ صلعم کو ایذا دیا کرتا اور ہجو کیا کرتا تہا اور آپ کی شان مین ہجو آمیز شعر کہا کرتا تہا مکہ کی فتح کے وقت یہ بہی گہر سے بہاگ گیا۔ لیکن کہین علی بن ابی طالب کو مل گیا اونہون نے اوس کا کام تمام کردیا۔

انہین مین مقیس بن صبابہ بہی تہا۔ اسے آپ نے اس لئے قتل کا حکم دیا تہا۔ کہ اوس نے اوس انصاری کو قتل کردیا تہا جس نے اوس کے بہائی ہشام کو غلطی سے قتل کردیا تہا۔ اس کے بعد یہ مقیس مرتد ہوگیا تہا۔ جب مکہ والے بہاگ گئے اور مکہ فتح ہوگیا تو یہ اور اور کچہہ لوگ ایک مکان مین چہپ رہے اور وہان شراب پی۔ نمیلۃ بن عبد اللہ الکلبی کو کہین اسکی خبر ہوگئی۔ اوس نے آکر اوسکے ایک تلوار ماری اور اوسے بالکل قتل کرڈالا۔

۱۰۵ ابن الزبعری کا قصور معاف کیا جانا

انہین مین ایک عبد اللہ بن الزبعری السہمی بہی تہا۔ جو رسول اللہ کی مکہ مین ہجو کیا کرتا اور آپ کی نسبت بڑے بڑے الفاظ کہا کرتا تہا

فتح مکہ کے روز یہ اور ہبیرہ بن ابی وہب المخزومی زوج ام ہانی بنت ابی طالب نجران کو بہاگ گئے - ان مین ہبیرہ تو وہین رہا - اور شرک کی ہی حالت مین مرگیا - مگر یہ ابن الزبعری رسول اللہ صلعم کے پاس لوٹ کر آیا - اور اپنی گستاخیون کا عذر کیا - رسول اللہ نے اوس کا عذر قبول کرلیا پہر اوس نے مسلمان ہوکر یہ شعر کہے ؎

یا رسول الملیک ان لسانی		راتق ما فتقت اذ انا بور

اے مالک الملک کے رسول میری زبان اون باتون کو باندہا اور جوڑا کرتی تہی جسے آپ توڑا کرتے تہے - اوسوقت کہ مین بدذات اور شریر آدمی تہا - اور

اذ اباری الشیطان فی سنن الغی		ومن مال مثلہ مثبور

جب کہ مین گمراہی اور ضلالت کی باتون مین شیطان کا مقابلہ کرتا تہا - اور جو شخص کہ اسطرح کا ہوجاے وہ تباہ و برباد ہوجاتا ہے - مگر

آمن اللحم والعظام بربی		ثم نفسی الشہید انت النذیر

اب تو میرا گوشت اور ہڈیان بہی پروردگار پر ایمان لے آئین - اور میرا دل گواہی دیتا ہے - کہ آپ بے شک خدا تعالی کے عذاب سے مخلوق خدا کو ڈرانے والے ہین -

یہ اور بہی بہت شعر ہین جن مین اوس نے معذرت کی ہے -

۱۰۶ رسول اللہ کا وحشی قاتل حمزہ کو معاف کرنا -

ان مین سے آٹھوان شخص وحشی بن حرب حمزہ کا قاتل تہا - یہ بہی فتح مکہ کے روز طائف کو بہاگ گیا تہا - پہر جب اس کے گہر کے سب لوگ رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوے تو یہ بہی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ کہتا ہوا آیا - نبی صلعم نے پوچہا کیا وحشی ہے - کہا ہان - آپ نے فرمایا تو نے میرے چچا کو

کیسے قتل کیا تھا۔ وحشی نے آپ کے روبرو ساری کیفیت بیان کی۔ رسول اللہ رو
پڑے۔ اور وحشی سے صرف اتنا ہی فرمایا۔ کہ تو میرے سامنے سے چلا جا۔ (اللہ اللہ
یہی نبوت کی شان ہے ورنہ کون انسان ہے کہ جسکا پیارا چچا کسی کے ہاتھ سے مارا جائے
اور وہ اپنے دشمن پر قبضہ حاصل کرکے اوسے معاف کرے) یہی وحشی ہے کہ جس کے
سب سے اوّل شراب خواری کی وجہ سے درہ لگائے گئے ہین۔ اور اسی نے سب
سے اوّل شام مین جاکر زعفرانی مصقول کپڑے پہنے ہین۔

۱۰۷ حُوَیطِب بن عبد العزیٰ کا مسلمان ہونا

حویطب بن عبد العزیٰ بھی بھاگ گیا تھا۔
اوسے ابوذر نے کسی باغ کے احاطہ مین دیکھہ پایا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اوس کی آکر
خبر دی۔ آپ نے فرمایا۔ کیا ہم نے بجز اون لوگون کے جن کے قتل کا حکم دیا گیا ہے
اور تمام آدمیون کو امن نہین دیدی ہے۔ ابوذر نے اس بات کی جاکر حویطب کو خبر دی
تب وہ نبی صلعم کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا۔
کہتے ہین۔ کہ یہ حویطب ایک مرتبہ مروان بن الحکم کے پاس اوس وقت گیا تھا۔ کہ جب
وہ مدینہ کا حاکم تھا۔ مروان نے اوس سے اثنائے گفتگو مین کہا۔ یا شیخ تو مسلمان بہت
دیر مین ہوا (جس سے اسلام مین تجھے اپنے درجہ کے لائق عزت نہ ملی) حویطب نے
کہا مین نے تو کئی مرتبہ مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر تیرا باپ مجھے اوس سے
روک لیا کرتا تھا۔ (اس کہانے سے مروان مین کچھہ عیب نہین لگ سکتا۔ اوسوقت
تو سب ہی اسلام کے برخلاف تھے)۔

۱۰۸ ہند بنت عتبہ کا اسلام اور اوسکو رسول اللہ کا معاف کرنا اور اوسکو برکت کی دعا دینا۔

اب رہین وہ عورتین جن کی نسبت رسول اللہ
نے قتل کا حکم دیا تھا اون مین سے ایک

تو ہند بنت عتبہ تھی - اسے رسول اللہ نے اوس حرکت کی وجہ سے قتل کا حکم دیا تھا -
جو اوس نے حمزہ کے ساتھ کی تھی - اور یہ رسول اللہ کو مکہ مین ایذا بھی بہت دیا کرتی تھی
یہ رسول اللہ کے پاس اور عورتون کے ساتھ چھپ کر آئی - اور یہ ظاہر نہ کیا کہ مین ہند
ہون - اور آکر مسلمان ہوگئی - اور اپنے گھر مین جو بت تھے وہ بھی سب توڑ دئے -
اور کہا کہ تمہارے سبب سے ہمین بہت دھوکا ہوا - اور رسول اللہ صلعم کو دو بھیڑ کے
بچے ہدیہ مین بھیجے - اور عذر کیا کہ میری بکریان اب بچے بہت کم دیتی ہین - رسول اللہ
صلعم نے اوسکی بکریون کی نسبت برکت کی دعا دی - جس سے وہ بکثرت ہوگئین
پھر ہند بکریات لوگون کو دیا کرتی اور کہا کرتی تھی کہ یہ رسول اللہ صلعم کی برکت سے ہے الحمد للہ جس نے
ہمین اسلام کی ہدایت دی - اور مسلمان کیا

۱۰۹ سارہ اور قریبہ کا قتل اور چوتھی عورت کا اسلام -

انہین مین دوسری سارہ تھی جو عمرو بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناۃ کی مولاۃ تھی - جسے
بعض کہتے ہین کہ یہی حاطب بن ابی بلتعہ کا خط لیکر مکہ کو روانہ ہوئی تھی - یہ پہلے مسلمان
ہوکر رسول اللہ صلعم کے پاس آئی تھی رسول اللہ نے اوسے معاف کر دیا اور رشتہ داری
کا حق بھی ادا کیا تھا - مگر یہ مکہ کو لوٹ گئی اور وہان جاکر مرتد ہوگئی تھی - اس واسطے اسے
قتل کا حکم دیا تھا - اوسے علی بن ابی طالب نے مار ڈالا -

باقی دو عورتین عبد اللہ بن خطل کی دو لونڈیان تھین جو رسول اللہ صلعم کی ہجو کے گیت
گایا کرتی تھین - اسی لئے اونہین قتل کا حکم دیا تھا ایک تو اون مین سے جسکا نام قریبہ
تھا قتل کر دی گئی - مگر دوسری بھاگ گئی - اور بھیس بدل کر رسول اللہ کے پاس آئی
اور مسلمان ہوگئی اور حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت تک زندہ رہی - مگر اون سے

گھوڑے کے پاؤن سے کہین اوسکے چوٹ لگ گئی اور اوس سے وہ مرگئی - لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت عثمان کے زمانہ خلافت مین موجود تھی - اوسوقت غلطی سے کسی شخص نے اوس کی پسلی توڑ دی اوس سے وہ مرگئی - اور حضرت عثمان نے اوسکی دیت ادا کردی -

۱۱۰ رسول اللہ کا جہالت کے رسوم وغیرہ کو باطل کرنا اور بتون کا توڑنا اور مکہ والون کا اطلاق -

غرض جب رسول اللہ صلعم مکہ مین داخل ہوے تو اوس وقت آپ کے فرق مبارک پر ایک سیاہ عمامہ تہا - آپ آکر خانہ کعبہ کے دروازہ پر کہڑے ہوے - اور کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ اوسکا وعدہ سچ نکلا - اور اوس نے اپنے بندہ کی مدد کی - اور کفار کے سرگروہون کو ہزیمت دی -

دیکھو یاد رکھو جس نے اب سے پہلے کسی کا خون کیا ہو یا کوئی موروثی شرافت پر فخر کرتا ہو یا کسی کو کسی مال پر دعویٰ وغیرہ ہو وہ سب بیت اللہ کی سدانتہ (اور خدمت) اور حج کی سقایتہ (اور پانی پلانے) کے سوا مین نے باطل کردیا - اوس کا کوئی نام نہ لیوے -

پہر فرمایا کہ اے قریش کے لوگو تم جانتے ہو کہ اب مین تمہارے ساتہہ کیا کرون گا قریش بولے آپ ہمارے ساتہہ بہلائی کرین گے - آپ ہمارے کریم بہائی اور کریم بہائی کے بیٹے ہین - فرمایا - اچہا جاؤ تم سب طُلقا اور آزاد ہو - اور سب کو معاف کردیا - حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پورا قابو دیدیا تہا آپ اون کے ساتہہ جو چاہتے وہ کرسکتے تہے اور وہ سب آپ کے قبضہ مین تہے - اسی واسطے مکہ والون کو اِس کے بعد سے طُلقا کہنے لگے ہین -

پھر آپ نے مکہ کا سات مرتبہ طواف کیا اور اندر گئے - اور اوس مین نماز پڑہی - وہان آپ نے انبیا کی تصویرین اور مورتین دیکھین - رسول اللہ نے حکم دیا اونہین مٹا دیا جائے پھر اون سب کو محو کر دیا گیا - کعبہ مین تین سو ساٹھ صنم تھے - اور آپ کے ہاتھ مین ایک چھڑی تھی - آپ اوس سے بتون کی طرف اشارہ کرتے - اور جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (اور اے پیغمبر لوگون سے کہدو کہ بس دین حق آیا اور دین باطل نیست و نابود ہوا - اور دین باطل تو نیست و نابود ہونے والا ہی تھا) پڑھتے تھے اور جس بت کی طرف اشارہ کرتے وہ آپکے سامنے آگر گر جاتا تھا لیکن بعض لوگ کہتے ہین کہ اشارہ سے نہین گرتا تھا بلکہ آپ نے حکم دیا تھا کہ اونہین گرا دیا جاوے اور اونہین توڑا اور گرا دیا گیا تھا - (اور یہی سچ ہے - اگر اشارہ سے بت گر سکتے تھے تو جب رسول اللہ پہلے مکہ مین تھے تب ہی کیون نہ گرا دئے)

رسول اللہ کا مردون سے اور نیز عورتون سے حضرت عمر کے ہاتھ پر بیعت لینا

رسول اللہ صلعم کوہ صفا پر جا بیٹھے - کہ لوگون سے بیعت لین - اور حضرت عمر بن الخطاب آپ کے پاس نیچے کو بیٹھے - اور تمام آدمی اسلام کی بیعت کرنے کے واسطے وہان مجتمع ہوے - آپ لوگون سے بیعت لیتے تو فقط اتنا ہی کہلواتے تھے - کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی باتین سُنین گے اور اونکی اطاعت کرین گے - اور جہان تک ممکن ہوگا اوس مین کوتاہی نہ کرین گے - یہ بیعت فقط مردون کی تھی لیکن عورتون کی بیعت اس طرح نہین ہوئی - بلکہ جب مردون کی بیعت سے فارغ ہو گئے - تو آپ نے عورتون سے بیعت لی -

جب عورتین آپ سے بیعت کرنے کے لئے آئین تو اون مین قریش کی عورتین

بہی آئین - جن مین یہ عورتین بہی تہین ام ہانی بنت ابی طالب ام حبیبہ بنت العاص بن امیہ جو عمرو بن عبد وُدّ العامری کی بی بی تہی اروی بنت ابی العیص عمہ عتاب بن اُسید اور اوس کی بہن عاتکہ بنت ابی العیص جو مطلب بن ابی وداعۃ السہمی کی بی بی تہی اور اوس کی مان بنت عفان بن ابی العاص ہمشیرہ عثمان جو سعد حلیف بنی مخزوم کی بی بی تہی ہند بنت عتبہ جو ابو سفیان کی بی بی تہی یسیرہ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ام حکیم بنت الحارث بن ہشام جو عکرمہ بن ابی جہل کی بی بی تہی ریطہ بنت الحجاج جو عمرو بن العاص کی بی بی تہی اور اور بہی بہت عورتین تہین - اون مین ہندا اپنے آپ کو چہپا ئے ہوئے تہی کہ اوس نے حمزہ کے ساتہہ بڑی حرکت کی تہی - اوسے خوف تہا کہ کہین حمزہ کا مواخذہ اوس سے نہ کیا جائے -

رسول اللہ نے اِن عورتون سے فرمایا - کہ تم اِس بات کی مجہہ سے بیعت کرو - کہ اللہ کے ساتہہ شرک نہ کرین گے - ہند نے کہا کہ آپ تو ہم سے اون باتون کی بیعت لیتے ہین - جن کی آپ نے مردون سے نہین لی ہے - تاہم ہم اِس کی آپ سے بیعت کرتے ہین - آپ نے فرمایا کہ چوری بہی نہ کیا کرو - ہند بولی - کہ کیا ابو سفیان کی کوئی تہوڑی بہت چیز لی اور مین نے لی ہو تو وہ بہی کیا چوری ہے - ابو سفیان بہی اوس وقت وہان موجود تہا - اوس نے کہا جو پہلے لے لی وہ معاف ہے رسول اللہ نے کہا کیا ہند ہے کہا ہان مین ہند ہون آپ مجہے معاف کیجیے اللہ تعالی آپ کو معاف کرے گا - پہر آپ نے فرمایا - کہ تم زنا بہی نہ کرو - بولی کہ کیا کہین حرّہ عورتین بہی زنا کیا کرتی ہین - پہر آپ نے فرمایا - کہ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو - ہند بولی - کہ ہم نے تو اپنی اولاد چہٹپن سے پالی تہی - اور جب وہ بڑی ہو گئی تو آپ نے اونہین بدر کے روز

قتل کردیا - اب وہ جانین اور آپ جانین - اِس سے حضرت عمر ہنس پڑے - پہر آپ نے فرمایا - کہ تم کسی پر بہتان مت لگایا کرو - بولی کہ بہتان لگانا بہت ہی بڑی بات ہے آپ جو باتین ہم سے کہتے ہین وہ بہت ہی اچہی اور مکارم اخلاق سے ہین - پہر آپ نے فرمایا - کہ امر معروف مین میری نافرمانی نہ کرنا - ہند بولی کہ ہم اِس مجلس مین آکر بیٹہین اور پہر بہی یہ ارادہ کرین کہ آپ سے نافرمانی کرین - یہ کیونکر ہوسکتا ہے - پہر رسول اللہ نے فرمایا کہ عمر ان سے بیعت لو - اور رسول اللہؐ نے اون کے لئے اللہ تعالٰے سے مغفرت کی دعا مانگی -

رسول اللہؐ کا یہ قاعدہ تہا کہ کسی عورت کو ہاتہہ نہین لگاتے تہے - صرف اونہین عورتون کو چہوتے تہے جو اللہ تعالٰی نے آپ کے لئے حلال کی تہین - یا اون کی محرم ہوتی تہین -

۱۱۴ بلال کی اذان کے وقت کفار کی حسرت آمیز باتین -

پہر جب ظہر کا وقت آیا - تو آپ نے بلال کو حکم دیا کہ کعبہ پر جاکر اذان دین قریش اِس وقت پہاڑون پر تہے اور اونکی حالت یہ ہورہی تہی کہ کوئی تو امان کے خواستگار تہے اور کوئی ایسے تہے کہ جنہین امن دیدی گئی تہی - جب بلال نے اذان دی اور کہا اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو جویریہ بنت ابی جہل نے کہا اللہ نے میرے باپ کے ساتہہ بڑا اکرم کیا - جو اوسے بلال کے رینکنے کی آواز کعبہ پر نہ سننا پڑی - مگر بعض لوگ کہتے ہین کہ اوس نے کہا تہا اللہ تعالٰی نے محمدؐ کا نام بڑا کردیا - ہم نماز تو بے شک پڑہین گے مگر جس نے ہمارے دوستون کو مارا اوس سے ہمین کچہہ محبت نہین ہے - (یہی کہنا قرین قیاس بہی معلوم ہوتا ہے) ایسے ہی خالد بن اسد عثمان بن اسد کے بہائی نے

کہا میرے باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بڑا کرم کیا جو آج وہ موجود نہین ہے۔ حارث بن ہشام نے کہا کیا اچھا ہوتا جو مین آج سے پہلے ہی مرجاتا۔ اور اسی طرح اور بھی بہت لوگون نے ناگوار باتین کہین۔

لیکن پھر یہ لوگ مسلمان ہوگئے۔ اور اون کا اسلام بہت اچھا رہا۔ رضی اللہ عنہم

خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر

۱۳۱ خالد کا غزوہ جذیمہ پر اور مسلمانون کو قتل کرنا اور رسول اللہ کا مقتولون کو دیت دینا اور خالد اور عبدالرحمن کی تکرار۔

اسی سنہ ہجری مین خالد بن الولید کا غزوہ بنی جذیمہ پر ہوا ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے گرد و نواح پر چند سریہ بھیجے تھے اور یہ ہدایت کی تھی کہ لوگون کو اسلام کی دعوت کرین۔ یہ حکم نہین دیا تھا کہ کسی سے لڑین۔ انہین مین خالد بن الولید کو بھی بھیجا تھا اور صرف داعی کے طور پر بھیجا تھا۔ مقاتل کے طور پر نہین بھیجا تھا۔ یہ خالد جا کر چشمہ غمیصا پر اُترے جو جذیمہ بن عامر بن عبد مناۃ بن کنانہ کا ایک چشمہ تھا۔

جاہلیت کے زمانہ مین عوف بن عبد عوف عبدالرحمن بن عوف کا باپ اور فاکہ بن المغیرہ عم خالد یمن سے آتے تھے راستہ مین جذیمہ پر ہوکر اون کا گزر ہوا۔ جذیمہ نے اونہین مار ڈالا۔ اور جو کچھ مال و اسباب تھا وہ سب چھین لیا۔ جب خالد اس چشمہ پر پہونچے تو بنی جذیمہ نے ہتیار اُٹھائے (یہ لوگ مسلمان ہوگئے تھے اس لئے) خالد نے کہا ہتیار رکھ دو۔ کیونکہ سب لوگون نے اطاعت اختیار کرلی ہے لیکن جب اونہون نے ہتیار رکھ دیئے۔ تو خالد نے حکم دیکر اون کی مشکین بندھوا دین

اور پہر تلوار سے اون کی خبر لی -

جب یہ خبر نبی صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اپنے دونون ہاتہہ آسمان کی طرف اُٹھائی اور کہا اے اللہ جو حرکت خالد نے کی مین اوس سے بری ہون - پہر علی کو کچہہ مال دیکر جذیمہ کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ جاکر اون کو راضی کرین - انہون نے جاکر اونکے مقتولون کی دیتین دین اور جو مال غارت ہوگیا تہا اوس کی بہی تلافی کی - یہانتک کہ کتون کے کہانے کے برتن بہی اون کے دلا دیے - پہر جو مال حضرت علی کے پاس باقی بچ گیا اگرچہ اونہون نے کہہ دیا تہا کہ اب ہمارے تمام مال اور خونون کا بدلا ہوگیا تاہم علی نے وہ باقی مال بہی اونہین کو دیدیا - پہر رسول اللہ کے پاس چلے آئے - اور آپ سے سب حال عرض کر دیا - آپ نے فرمایا کہ تم نے بہت ہی اچہا کیا -

کہتے ہین کہ خالد نے اس قتل کی نسبت عذر یہی کیا تہا او کہا تہا کہ مجہہ سے عبداللہ بن حذافۃ السہمی نے کہا تہا کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا ہی حکم دیا ہے - اور عبدالرحمن بن عوف اور خالد سے اِس باب مین بہت کچہہ گفتگو ہوئی تہی - عبدالرحمن نے کہا خالد تم نے یہ کام اسلام کے زمانہ مین جاہلیت کے زمانہ کا سا کیا ہے - اونہون نے کہا نہین مین نے تمہارے باپ کا انتقام لیا ہے - عبدالرحمن نے کہا تم جہوٹ کہتے ہو - مین نے خود اپنے باپ کے قاتل کو قتل کر دیا ہے - لیکن یہ تم نے اپنے چچا فاکہ کا انتقام لیا ہے - اِس گفتگو مین اون مین فساد کی نوبت پہونچ گئی لیکن اسی مین اس حال کی خبر رسول اللہ کو ہوئی تو آپ نے خالد سے کہا میرے اصحاب سے تم کچہہ مت کہو - واللہ اگر کوہ اُحد سونا ہو جاے اور تم فی سبیل اللہ اوسے خرچ کردو تو اون کے ایک فجر کے یا ایک شام کے ثواب کے برابر ثواب حاصل نہین کر سکتے -

(یہ روایت ابن الاثیر نے پوری نہین لکھی)

۳۱ ابن علقمۃ الکنانی اور حبیشہ کا عشق اور مسلمانون کے ہاتھہ سے ابن علقمہ کا مارا جانا۔

عبداللہ بن ابی حدرد الاسلمی کہتا ہے۔ کہ مین بہی اوسوقت خالد کے لشکر مین تہا۔ کچہہ نوجوان عورتون کی سواریان اوپر کو سے جارہے تہے خالد نے کہا۔ کہ انہین چلکر پکڑو۔ عبداللہ کہتا ہے کہ ہم اون کے پیچہے نکلے۔ اور چلکر اونہین جالیا۔ جبہی ہم قریب پہونچے ہین کہ ایک نوجوان لڑکا راستہ مین آگیا اور جب ہم اوس کے پاس گئے تو ہم سے لڑنے اور یہ کہنے لگا ؎

ارفعن اطراف الذیول وارتعن		مشی حییات کان لم تفزعن

اونہون نے دامنون کے کنارہ اوٹہائے اور ایسی چلنے پہرنے لگین کہ جیسے سپولیے پہرتے ہون اور وہ بالکل گہبرائی ہی نہین ہین۔

	ان تمنع الیوم النساء تمنعن	
	اگر آج عورتون کی حفاظت وحمایت کیجائیگی تو وہ محفوظ رہینگی	

پہر ہم بہی اوس سے بہت دیر تک لڑے۔ اور اوسے قتل کرڈالا۔ اور پہر آگے بڑہ کر سوارون تک پہونچ گئے۔ کہ اسی مین ایک اور لڑکا نکلا۔ جو بالکل پہلے ہی لڑکے کے سناپہ تہا۔ وہ بہی ہم سے لڑنے اور کہنے لگا ؎

اقسم ما ان خادر ذو لبدہ		یرزم بین اثلۃ ووہدہ

مین قسم کہا کر کہتا ہون۔ کہ کوئی بڑی ایال والا شیر بہی جو اثلہ اور وہدہ کے درمیان شکار کی تلاش مین پہرتا ہو

یفرس شبان الرجال وحدہ		باصدق الغداۃ منی نجدہ

اور تن تنہا جوان مردون کو پہاڑ ڈالتا ہو صبح ہی صبح مجہہ سے دلاوری اور فنون جنگ مین بڑہ کر نہین ہے

پہر ہم بہی اوس سے لڑے اور اوسے بہی مار ڈالا۔ اور جاکر سواریون کو پکڑ لیا۔ اور اون کو لے لیا۔

دیکھتے کیا ہین کہ اون مین ہی ایک خوبصورت لڑکا ہے جس کے چہرہ پر بیمارون کی طرح زردی کے آثار دکہائی دیتے ہین۔ اوسے ہم نے رسّی سے باندہ لیا۔ اور آگے کیا کہ مار ڈالین۔ اوس نے کہا اگر ذرا توقف کرو تو مین تمہین ایک بات بتاتا ہون۔ ہم نے کہا بتا کیا ہی۔ کہا یہان اِس وادی کے نیچے مجہے لے چلو وہان ہی عورتون کی کچھہ سواریان جا رہی ہین۔ وہان تم مجہے مار ڈالنا۔ ہم نے کہا اچھا

پہر جب ہم اون عورتون کے پاس پہونچے۔ اور ایسے قریب ہو گئے کہ وہان تک آواز پہونچ سکے۔ تو اوس لڑکے نے چلا کر کہا کہ اَسلِمیُ حُبَیْش۔ فَقَدْ فقِدَ العیش (حبیش تو تو سلامت رہ۔ اگرچہ ہمارا عیش جاتا رہا) یہ سُنکر ایک گوری حسین لڑکی اوس کی طرف آئی اور کہا۔ وانت فاَسلِم علی کثرۃ الاعداءِ وشِدَّۃ البلاءِ (اور تو بہی سلامت رہ۔ اگرچہ دشمن کثرت سے ہین اور بلائین شدت سے نازل ہو رہی ہین) پہر اوس لڑکے نے کہا۔ سلام علیک دھراً وان بَقِیْتُ عَصْراً (تجہہ پر سلام ہمیشہ ہمیشہ ہو۔ اگرچہ مین تہوڑے ہی عرصہ تک زندہ رہا) اوس لڑکی نے جواب دیا وانت سلام علیک عشراً وشفعاً تُتْرٰی وثلاثاً وتراً۔ پہر اوس جوان نے یہ شعر پڑہے ؎

وانْ یَقْتلونی یاحبیشُ فلم یدَعْ		ھوالھم لھم مِنّی سوی غُلّۃِ الصّدیٰ

اے حبیش اگر وہ لوگ مجہے مار ڈالین گے تو کیا ہوگا۔ تیرے عشق نے تو میرے پاس بجز سوزش سینہ کے اون کے لئے اور کچھہ چہوڑا ہی نہین ہے۔

فانتِ الّتی اَخْلیتَ لحمی مِن دمی		وعظمی واسبلتَ الدموعَ علی الخدّی

اور تو ہی ہے کہ جس نے میرے گوشت اور ہڈیون کو خون سے خالی کر دیا ہے۔ اور میرے سینہ پر آنسو بہا سے ہین۔

اس پر اوس لڑکی نے یہ اشعار اوسے سنائے ؎

ونحن بکینا من فراقک مرۃ	واُخریٰ ووا سیناک فی العسر والیسر

ہم تیرے فراق مین بار بار رویا کیے اور تنگی اور خوشحالی ہر صورت مین تیری غمخواری کی۔

وانت فلم تبعُد فنِعمَ فتی الھوٰی	جمیلُ العفافِ والمودّۃ فی ستر

اور تو بہی تیچھے نہین ہٹا۔ اور بہت ہی اچھا عشق باز جوان ہے۔ اور پارسائی اور دوستی مین چھپے مین (اور کہلے مین سے ہر طرح) نیک ہے

پہر اوس جوان نے یہ شعر اوس سے کہے ؎

رأیتکِ اِن طالبتکم فوجدتکم	بجِلیۃ اَوْ الفیتُکم بالخوانق

مین نے تجھے دیکھا ہے۔ کہ جب کبھی مین تمہین ڈہونڈہا اور تلاش کیا کرتا ہون تو مین تمہین حلیہ مین پاتا ہون یا کبھی کبہی خوانق مین پا یا کرتا ہون (جو دونون مقامات کے نام ہین)

الم یک حقًا اَن ینوّل عاشق	تکلّف اِدلاج السُّری فی الودائق

کیا یہ بات حق نہین ہے۔ کہ کسی عاشق کو اوسکے رات کے وقت گرمی مین آنے اور ایسی بری تکلیف کرنے کی مزدوری دیجائے۔

فلا ذنب لی قد قلتُ اِذ اَھلنا جیرۃ	اُثیبی بودٍّ قبل اِحدی الصّفائق

میرا تو کچھ گناہ نہین ہے۔ مین نے تو کہہ دیا تہا۔ جب کہ تم ہم پڑوسی تھے۔ کہ وداد و دوستی کا بدلہ دیدے۔ قبل اس سے کہ جانبین مین سے کسی کی طرف سے صفقہ رخصت بجایا جائے۔

اُثیبی بودٍّ قبل اَن تشحط النّوٰی	وینأی امیرٌ بالحبیب المفارق

مودت کا بدلہ دیدے سے قبل اس سے کہ فراق امیدون کو قطع کرے۔ اور حبیب مفارق کو کسی وجہ سے کہین دور کو بہیجا ہے۔

پہر اونہون نے اوسکو آگے کیا اور گردن ماردی۔

یہ شعر عبد اللہ بن علقمہ الکنانی کے ہین جو جذیمہ مین سے تہا۔ اور حبیشہ بنت جیش الکنانی کی نسبت اوس نے کہے ہین یہ عبد اللہ ایک مرتبہ اپنی مان کے ساتھہ اپنے ایک ہمسایہ کے یہان گیا تہا اوس وقت یہ لڑکا حد بلوغ کے قریب پہونچ گیا تہا اوس پروسن کی ایک بیٹی حبیشہ بنت جیش نام تہی۔ جب عبد اللہ نے اوسے دیکہا تو اوس پر فریفتہ ہو گیا اور اوسے حبیشہ کی لو لگ گئی۔ مان تو وہین پروسن کے ہی یہان رہی عبد اللہ اپنے گہر لوٹ آیا۔ پہر دو روز کے بعد اپنی مان کو وہان سے لینے گیا۔ دیکہتا کیا ہے کہ حبیشہ تو خوب زرق برق لباس پہنے ہوے ہے۔ اوسکے حی مین کوئی تقریب تہی اس لئے اوسنے بناؤ سنگہار کیا تہا۔ اِس سے اور بہی عبد اللہ کو اوس کی رغبت ہوئی۔ مان اوس کے گہر کو آئی اور وہ بہی اوس کے ساتھہ آیا۔ اور یہ کہنے لگا۔

وما أدري بلى إني لأدري		أصوب القطر أحسن أم حبيش

مین نہین جانتا تہا کہ مینہ کا برسنا جس سے دنیا سرسبز ہوتی ہے بہتر ہے یا حبیشہ۔ ہان ہان مین جانتا تو ہون۔

حبيشة والذي خلق البرايا		وما إن عندنا للصب عيش

قسم ہے اوسکی کہ جس نے مخلوق کو پیدا کیا حبیشہ بہتر ہے۔ اور اسی وجہ سے ہمارے نزدیک عشق کے ہوتے پہر عیش نہین ہو سکتا۔

یہ اوس کی ماں نے سُنا تو اوس سے تغافل کیا - پہر عبد اللہ نے کسی ٹیلہ پر ایک ہرن دیکھی تو کہنے لگا -

یَا اُمَّنَا خَبِّرِیْنِیْ غَیْرَ کَاذِبَۃٍ		وَمَا یُرِیْدُ سُؤٰلُ الْحَقِّ بِالْکَذِبِ

اے اماں جان مجھے بتا دے اور جھوٹ نہ بول - کیونکہ جو شخص حق بات کا سوال کرے اوس کا جھوٹ سے کچھہ مطلب نہین ہوتا ہے -

اَتِلْکَ اَحْسَنُ اَمْ ظَبْیٌ بِرَابِیَۃٍ		لَا بَلْ جُبَیْشَۃُ فِیْ عَیْنِیْ وَفِیْ اِرَبِ

کہ یہ جبیشہ احسن ہے - یا وہ ہرن جو کسی بلند زمین مین ہو - نہین نہین میری نظر مین اور نیز میری سمجھہ مین تو جبیشہ ہی بہتر ہے -

اِس پر اوس کی ماں نے اوسے زجر کیا - اور کہنے لگی تو دیکھہ اور یہ باتین دیکھہ تیرے لئے تو مین نے تیرے چچا کی بیٹی تجویز کی ہے وہ ان عورتون مین سب سے زیادہ جمیل وحسین ہے - اور عمیر کی بی بی کے پاس آکر اوس سے یہ سب حال بیان کیا - اور کہا کہ تو اپنی بیٹی کا بناؤ سنگہار کر اوس نے بیٹی کو دلہن بنایا - اور اوس لڑکی کو لا کر ماں نے بیٹے کے حوالہ کیا - مگر دولہ دلہن کا رخ نہ ملا - دولہا اپنے راستہ اور دلہن اپنے راستہ رہی - ماں نے بیٹے سے کہا اب کون اچھا ہے یہ دلہن اچھی ہے یا جبیشہ اچھی ہے - عبد اللہ نے کہا ؎

اِذَا غُیِّبَتْ عَنِّیْ جُبَیْشَۃُ مَرَّۃً		مِنَ الدَّهْرِ لَا اَمْلِکُ عَزَاءً وَلَا صَبْرًا

جب کبھی ایک بار بہی جبیشہ میری نظر سے غائب ہوجاتی ہے تو صبر وشکیبائی مجھہ سے بالکل مفقود ہوجاتی ہے -

کَاَنَّ الْحَشَا حَرُّ السَّعِیْرِ تَحُسُّہٗ		وَقُوْدُ الْغَضَیٰ وَالْقَلْبُ مُضْطَرِمٌ جَمْرًا

اور یہ حالت ہوجاتی ہے - کہ گویا پیٹ مین آگ بھڑک رہی ہے - کہ جیسے پنچے غضی (آگ کے درخت) کا ایندہن پڑا ہووے اور دل اخگر کی طرح سرخ انگارہ ہو رہا ہے -

پہر عبداللہ اپنی معشوقہ سے مراسلت کرنے لگا اور وہ بھی اوسے پیغام سلام بہیجنے لگی - جس سے وہ دونون ایک دوسرے کے عاشق ہوگئے - اور اوس نے اپنی معشوقہ کی نسبت بہت شعر کہے - چنانچہ اون مین سے یہ بھی ہین -

حُبَیْشَۃُ حَبْلِی ذَا وَحَبْلُکِ جَامِعٌ		بَشَمْلِکُمْ شَمْلِی وَاَھْلِکُمْ اَھْلِی

اے جیشہ یہ میرا نصیب اور تیرا نصیب دونون ملے ہوئے ہین اور تمہارا گروہ میرا گروہ اور تمہارے اہل میرے اہل ہین -

وَھَلْ اَنَا مُلْتَفٌّ بِثَوْبِکِ مَرَّۃً		بِصَحْرَاءَ بَیْنَ الْاُلَبْتَیْنِ اِلَی النَّخْلِ

کیا اچھا ہو جو البتین اور نخل مقامات کے صحرا کے درمیان مین تیرے کپڑون مین ایک بار لپٹ کر سو رہون

جب عاشق معشوق کے گہر والون نے یہ حال سنا تو جیشہ کو اوس کے گہر والون نے پردہ مین کر دیا - اِس سے اوسکی محبت اور بھی زیادہ ہوئی - آخر جیشہ کے گہر والون نے ایک تجویز سوچی کہ جس سے یہ دونون الگ ہو جائین اور جیشہ سے کہا - کہ تو عبداللہ سے بستی کے اطراف مین کہین جا کر مل - جب وہ تیرے پاس آئے تو تو اوس سے یہ کہدے - کہ اگرچہ تو مجھے بہت چاہتا ہے - مگر میرے لئے دنیا مین تیرے برابر میرا کوئی دشمن نہین ہے - اور یہ ایسے موقع اور وقت پر کہہ کہ ہم لوگ قریب ہون اور تیری زبان سے یہ کلمے کہتے ہوئے سن لین - جیشہ نے کہا اچھا - اور وہ لوگ کہین قریب مین چھپ کر بیٹھہ گئے - عبداللہ بھی اپنے موعد پر اوسکے پاس آیا - اور جب اوسکے قریب پہونچا تو جیشہ کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - اور اپنے گہر والون کی طرف

اوس نے نخ کیا - وہ وہان بیٹھے ہوے تھے جب عبد اللہ نے جانا کہ وہ لوگ قریب مین بیٹھے ہین اور حقیقت حال معلوم ہوگئی تو کہنے لگا ؎

فان قلت ما قالوا لقد ذکرتنی جوی	علی انہ لم یبق سر و لا ستر

اگر تو نے وہ بات کہدی جو اونہون نے بتائی ہے تو تو مجہہ پر اور ظلم بڑہاویگی - حالانکہ جو بات میرے اور تیرے درمیان ہے وہ کچہہ چہپی اور بہید کی نہین ہے اوسے سب جانتے ہین -

وما انس لا انس شیاء لا انس ومقہا	و نظرتہا حتی یغیبنی القبر

اور اگرچہ مین تمام چیزون کو بہول جاؤن تو بہول جاؤن مگر اوسکی دوستی اور اوسکو نظر کرنے کو اوسوقت تک نہین بہونگا کہ مین قبر مین جاکر نہ چہپ جاؤن -

اِسی مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اوس طرف روانہ کیا - پہر وہ واقعہ گزرا جس کا ہم نے اوپر ذکر کر دیا -

۱۱۵ رسول اللہ کا نکاح اور مفارقت ملیکہ بنت داود سے -

اِسی سنہ مین نبی صلعم نے ملیکہ لیثیہ بنت داود سے نکاح کیا جسکا باپ فتح مکہ کے روز مارا گیا تہا - اس پر نبی صلعم کی کسی بی بی نے ملیکہ سے کہا کہ تجہے شرم نہین آتی جس شخص نے تیرے باپ کو قتل کیا ہے تو نے اوسی سے نکاح کیا ہے - ملیکہ کو کچہہ خیال آیا - اور نبی صلعم سے جدائی کی درخواست کی رسول اللہ نے اوسے جدا کر دیا -

۱۱۶ خالد کا عُزیٰ کو اور عمرو بن العاص کا سُواع کو اور سعد کا منات کو توڑ ڈالنا -

اِسی سنہ مین خالد بن الولید نے بطن نخلہ مین جاکر عزیٰ بت کو رمضان کی پچیسوین تاریخ توڑ ڈالا اِس بتخانہ کی تمام قریش اور کنانہ اور کل مضر تعظیم کرتے تہے - اور اوس کی خدمت بنی شیبان بن سلیم حلفاء بنی ہاشم کے ہاتہہ مین تہی - جب اِس بیت کے وال نے سُنا

کہ خالد بن الولید اوس کی طرف روانہ ہوسے ہین تو اپنی تلوار لاکر اوس بت پر لٹکا دی۔ اور کہا

ایا عُزَّ شُدِّی شَدَّۃً لَّا سِوَی لَہَا		عَلٰی خَالِدٍ اَلْقِی الْقِنَاعَ وَشَمِّرِی

اسے عزی تو ایسے زور سے خالد پر حملہ کر کہ او سکے سوا اور اوس سے بڑھ کر حملہ ہو ہی نہ سکے۔ اور اپنے برقع کو ڈال اور دامن کو اٹھا کر اچھی طرح مستعد ہوجا۔

جب خالد اوس بت کے پاس گئے۔ تو اوس کا سادن (خادم) کہنے لگا۔ کہ لے عزی تو کچھ اپنا غصہ نکال۔ یہ کہتے ہی اوس مین سے ایک کالی حبشی عورت نکلی جو بالکل برہنہ تہی اور بال گہونگر والے تہے۔ خالد نے اوسے قتل کر دیا۔ اور بت کو توڑ ڈالا اور بتخانہ کو بہی گرا دیا۔ پہر نبی صلعم کے پاس لوٹ آئے۔ اور آپ کو اوس کا سارا حال سنا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ اب آیندہ اس عزی کی دنیا مین کبہی پرستش نہوگی۔

اسی سنہ مین عمرو بن العاص نے سواع کو توڑ ڈالا۔ یہ بت ہذیل کا تہا۔ اور رہاط مقام مین بنا تہا۔ جب اونہون نے بت کو توڑ ڈالا۔ تو اوس کا سادن مسلمان ہوگیا۔ اس بت کے خزانہ مین کچہہ مال نہین ملا۔

اسی سنہ مین سعد بن زید الاشہلی نے مُشَلّل مین جا کر مناۃ بت کو بہی توڑ ڈالا۔

غزوہ ہوازن حنین مین

۱۱۷ ہوازن کا خوف رسول اللہ سے اور اون کا ارادہ رسول اللہ پر حملہ کرنے کا اور درید کی رائے مگر مالک کا اوسے نہ ماننا۔

یہ غزوہ شوال مین ہوا ہے۔ اور اوس کا سبب یہ ہوا تہا۔ کہ جب ہوازن نے سنا کہ اللہ تعالی نے رسول اللہ کو مکہ پر فتح دیدی تو مالک بن عوف نصری نے جو بنی نصر بن معاویہ بن بکر سے تہا ہوازن کو اکٹھا کیا۔ اونہین یہ خوف

ہو رہا تھا۔ کہ مکہ کی فتح کے بعد رسول اللہ صلعم اون پر غزا کرین گے۔ اور کہتے تھے۔
کہ اب محمدؐ کو ہم پر چڑہائی کرنے کے لیے کوئی مانع و مزاحم نہین رہا ہے۔ اِس لیے
اون کی چڑہائی سے پہلے ہی بہتر ہے کہ ہم ہی محمدؐ پر چڑہائی کرین اسی واسطے ثقیف بھی
مالک کے پاس جمع ہو گئے۔ ثقیف کے سردار قارب بن الاسود بن مسعود سید
الاحلاف اور ذو الخمار سبیع بن الحارث اور اوس کا بہائی احمر بن الحارث سید بنی مالک
تھے۔ اِن کے ساتھ قیس عیلان مین سے بجز نصر جشم سعد بن بکر اور کچھ بنی ہلال کے
آدمیون کے اور کوئی نہین آیا تھا۔ اور نہ اِن کے ساتھ بنی کعب اور کلاب تھے۔

جشم مین درید بن الصمہ ایک بوڑہا شیخ بہی تھا۔ جس مین بجز اِس کے اور کچھ حالت
باقی نہین رہی تھی کہ اوس کی راے بہی تیمناً لے لی جاے۔ یہ شیخ بڑا آزمودہ کار تھا۔

جب مالک بن عوف نے پورا ارادہ کر لیا کہ رسول اللہ صلعم کی طرف روانہ ہو۔
تو اوس نے اپنے آدمیون کے اموال اور عورتین بہی ساتھ لے لین۔ پہر جب یہ لوگ
اوطاس کے مقام مین آ لیے۔ تو سب لوگ وہان ایک جگہہ فراہم ہوے۔ اون مین
درید بن الصمہ بہی تھا۔ درید نے جو آنکھون سے اندہا تھا اپنے ہمراہیون سے پوچھا
کہ اب تم کس وادی مین ہو۔ اونہون نے کہا کہ وادی اوطاس مین ہین۔ کہا ان یہ اچھی
جگہہ ہے۔ گھوڑون کے دوڑانے کے لیے سنگستانی ناہموار زمین اور نرم ملایم
ہموار زمین سب طرح کی یہان موجود ہے۔ مگر یہ تو بتاؤ یہ اونٹون کا بلبلانا گدہون کا رینکنا
بکریون کا چلانا اور بچون کا رونا چہ معنی دارد۔ کہا یہ اِس وجہ سے ہے کہ مالک اِن
لوگون کو لیکر (محمدؐ کی لڑائی کو) جاتا ہے۔ درید نے مالک سے کہا۔ مالک یہ آج ہی
کا دن فقط نہین ہے اِس کے بعد ہمین اور بہی زندہ رہنا ہے۔ یہ تو نے ایسا کیون

کیا ہے - (جو اموال اور عورتون کو لڑائی مین ساتہہ لیا ہے) مالک نے کہا مین نے
اِس لئے ساتہہ لیا ہے - کہ جب کسی کے ساتہہ اوس کا مال و اسباب اور بال بچے
ہوتے ہین تو وہ اپنے مال اور بال بچون کی خاطر لڑائی لڑتا ہے اور بہاگتا نہین ہے -
وریدنے کہا اے بکریون کے چروا ہے تجھے کچہہ عقل بہی ہے کہ نہین - جب کوئی
بہاگنے والا بہاگنے پر آتا ہے تو پہلا اوسے بہی کوئی چیز روکتی ہے وہ کب اپنے
ننگ و ناموس کا پاس کرتا ہے - وہ سب کو چہوڑ کر بہاگ جاتا ہے - اگر تجھے دشمن
پر غلبہ ہوگا تو تجھے اوس موقع پر صرف مردون کی تلوار اور نیزے ہی کام دین گے - اور اگر
معاملہ دگرگون ہوا - تو تیرے ساتہہ جو عورتین اور بچے اور مال و اسباب ہے یہ سب تیرے
لئے فضیحت کا باعث ہون گے - پہر پوچہا کعب اور کلاب کہان ہین - لوگون نے
کہا وہ تو نہین آئے - وریدنے کہا تو بس اقبال اور کوشش سب بیکار رہین - اگر
تمہارا بول بالا ہوا ہوتا اور علو و رفعت تمہارے نصیب ہوتی تو کعب اور کلاب
دونون یہان موجود ہوتے - مین تو یہ پسند کرتا ہون کہ جو کام کعب اور کلاب نے کیا ہے
یہی تم بہی کرو - پہر کہا مالک تو اپنے ساتہہ والون کو اونکے ملک کے بلند مقامات مین
لیجا - اور (بال بچون وغیرہ کو وہان متحصن مقامات مین چہوڑ دے) سپاہیون
کو گہوڑون کی پیٹہون پر سوار کرا اور دشمنون پر جا پڑ اگر اوس وقت تیری فتح ہوئی تو جو
تیرے لوگ پیچہے ہونگے وہ بہی تجہہ سے آملین گے اور اگر شکست ہوئی تو تیرا
مال و اسباب اور تیرے بال بچے امن مین رہین گے (ان نصیحتون کو جب مالک
کے ساتہیون نے سُنا تو ورید کی باتون کو پسند کیا - اور مالک سے کہا کہ تو ورید کی
نصیحت پر عمل کر - ورنہ ہم تیرا ساتہہ نہ دین گے) مالک نے کہا واللہ مین تو اوس کی

راے پر ہرگز عمل نہ کرون گا۔ درید تو تو سٹھیا گیا اور تیری معلومات پُرانی ہوگئی ہین اے ہوازن یا تو تم میری بات کو مانو۔ نہین تو یہ تلوار مین اپنے پیٹ مین گھسیڑ کر مرجاؤن گا۔ اوسے یہ بُرا معلوم ہوا کہ درید کا بھی اس معاملہ مین کچھہ ذکر ہو۔ اور اوسکی راے پر عمل کرنے سے اوسکی نیک نامی کی شہرت ہو۔ (جب لوگون نے دیکھا کہ درید تو اتنا بوڑہا ہے کہ سرداری اور سپہ سالاری کے لائق نہین۔ اور مالک اپنی راے کے خلاف ماننا نہین لاچار مالک کی اطاعت منظور کی۔ اسواسطے) درید نے کہا مین آج اس موقع پر حاضر نہین ہوا اور نہ غائب ہی رہا۔

۱۱۸ مالک کے جاسون کا اوسے مسلمانون کی لڑائی سے منع کرنا۔

پہر مالک نے اپنے آدمیون سے کہا۔ لوگو۔ جب تم دشمنون کو دیکھو تو تلوارون کی میان توڑ ڈالنا اور یکبارگی اون پر حملہ کردینا۔ اور مالک نے اپنے جاسوس بھیجے۔ کہ وہ اوسے مسلمانون کی خبر لاکردین۔ وہ آئے اور پہر اوسکے پاس لوٹ کر گئے۔ اُس وقت اونکے ہوش پراگندہ اور وہ ترسان ولرزان ہورہے تہے مالک نے پوچہا کہ یہ تمہارا کیا حال ہے۔ وہ بولے کہ ہم نے سپید پوش لوگ ابلق گہوڑون پر سوار دیکھے ہین۔ اگر ہماری فوج اونکے مقابل ہوگی تو اوسکا وہی حال ہوگا جو ہمارا دیکہہ رہا ہے۔ مگر اس پر بہی مالک نے نہ مانا بلکہ لڑائی پر اوسکی راے جمی رہی

۱۱۹ رسول اللہ کا ارادہ ہوازن پر جانے کا اور صفوان سے ہتیار لینا اور فوج کی کثرت اور اوس سے غرور۔

جب رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا۔ کہ ہوازن کا ہم سے لڑنے کا ارادہ ہے تو آپ نے بہی اُسکی طرف جانے کا ارادہ کیا۔

اس وقت آپ نے سُنا کہ صفوان بن امیہ کے پاس کچھہ زرہین اور ہتیار ہین۔

رسول اللہ نے اوسکے پاس آدمی بہیجکر درخواست کی - کہ کچھہ ہتیار ہم کو دو ہم دشمنون سے لڑنے جاتے ہین - اِس وقت تک صفوان مشرک ہی تہا - صفوان نے جواب دیا کہ تم کیا زبردستی سے لیتے ہو - رسول اللہ نے فرمایا نہین بلکہ عاریت لیتے ہین - اور اوسکے واپس کرنے کے ضامن ہوتے ہین - ضرور ہم وہ سب تجھے واپس کردینگے - تو صفوان نے کہا اِس کا کچھہ مضائقہ نہین پہر صفوان نے سو زرہین اور اوسکے ساتھہ کے ہتیار بہی رسول اللہ کو دیے -

پہر نبی صلعم روانہ ہوے - اِس وقت آپ کے ساتھہ دو ہزار وہ مسلمان تہے جو اِس وقت بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوے تہے اور دس ہزار اپنے پہلے اصحاب تہے سب بارہ ہزار آدمی تہے جب رسول اللہ صلعم نے اپنے ہمراہیون کی کثرت دیکہی تو کہا - کہ قلت فوج کے باعث تو آج ہم مغلوب نہ ہونگے - چنانچہ یہی بات اللہ تعالی نے اپنے اِس قول مین بیان کی ہے لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ (اللہ بہت جگہون مین تمہاری مدد کرچکا ہے - خصوصاً حنین کے دن - جب کہ تمہاری کثرت نے تمہین مغرور کردیا تہا - تو وہ کثرت تمہاری کچھہ کام نہ آئی اور اتنے بری زمین باوجود فراخی تم پر تنگ ہوگئی - پہر تم پیٹھہ پہیر کر بہاگ نکلے) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بات ایک اور شخص نے کہی تہی جو بنی بکر مین سے تہا -

اِس وقت رسول اللہ نے مکہ پر عتاب بن اسید کو والی مقرر کیا تہا -

۱۲۰ مسلمانون کا وادی حنین مین جانا اور ہوازن کا کمین سے نکلکر مسلمانونکو تتر بتر کردینا -	جابر کہتا ہے کہ جب ہم حنین کی وادی مین پہونچے اور وہان اُترنے لگے تو دیکہا کہ وہ تو ایک بڑا

گہرا وادی ہے۔ اوس وقت جب ہم اوس مین گہسے ہین تو اوس وقت صبح کی تاریکی تہی۔ دشمن ہم سے پہلے ہی وہان جا پہونچے تہے۔ اور اوس کی گہاٹیون اور تنگ گزرگاہون مین چہپ رہے تہے۔ اور بالکل تیار بیٹہے تہے۔ ہم اوسمین بے دہڑک اوتر رہے تہے کہ یکایک دشمن کمین سے نکل پڑے اور ہم پر یکبارگی حملہ کر دیا۔ ہمارے جتنے آدمی تہے سب بہاگ نکلے کسی نے کسی کا کچہہ بہی خیال نہ کیا۔

رسول اللہ صلعم دہنی جانب چلے گئے۔ اور پہر تین مرتبہ بآواز بلند فرمایا۔ اودہر آؤ مین رسول اللہ ہون مین محمد بن عبد اللہ یہان موجود ہون۔ پہر اونٹ ایک دوسرے پر چڑہتے گرتے پڑتے چلے گئے۔ مگر پہر بہی نبی صلعم کے پاس کچہہ مہاجرین اور انصار اور اہل بیت باقی رہ گئے تہے۔ ان مین ابوبکر عمر علی عباس اور اون کا بیٹا فضل ابوسفیان بن الحارث ربیعہ بن الحارث ایمن بن ام ایمن اور اسامہ بن زید بہی تہے۔

جابر کہتا ہے۔ مین نے دیکہا ہوازن کا ایک شخص اوس وقت ایک سرخ اونٹ پر سوار ہے۔ اور ہاتہہ مین ایک سیاہ رایت لئے لوگون کے آگے چلا آتا ہے۔ اور جب کسی آدمی کو پاتا ہے تو نیزہ مارتا ہے۔ پہر اوس نے رایت اوٹہایا۔ اور اپنے پیچہے کے لوگون کو دکہایا۔ وہ دیکہتے ہی اوسکے پیچہے جہپٹے۔ ادہر سے علی نے اوس پر حملہ کیا اور اوسے مار ڈالا۔

۱۲۱ مسلمانون کی اس ہزیمت سے مکہ والون کے خیالات۔

جب مسلمان لوگ بہاگ گئے۔ تو مکہ کے لوگون کے دلون مین جو اہل اسلام کی طرف سے بغض و حسد تہا وہ اون کے منہ سے ظاہر ہونے لگا۔ ابوسفیان بن حرب نے کہا مسلمانونکی ہزیمت یہین ختم نہ ہوگی بلکہ سمندر تک ایسے ہی بہاگتے چلے جائین گے۔

کلدۃ بن حنبل نے جو صفوان بن امیہ کا مادرزاد بہائی تہا کہا۔ کہ اب محمد کا سحر باطل ہوگیا۔ مگر صفوان ابن امیہ نے جو گو ابہی تک مشرک تہا کہا خاموش اگر قریش کا کوئی شخص میرے اوپر والی ہوجائے تو مجہے وہ بدرجہا اوس سے پسند ہے کہ کوئی شخص ہوازن کا ہم پر آکر حکومت کرے۔

شیبۃ بن عثمان کہتا ہے کہ مین نے کہا آج مین محمدؐ سے اپنا بدلا لون گا۔ اِس کا باپ احد کی لڑائی مین مارا گیا تہا۔ وہ کہتا ہے کہ مین اپنے گہوڑے پر سے اوترا کہ رسول اللہ کو جاکر مار ڈالون۔ مگر یکایک میرے سامنے کوئی شئے آگئی۔ کہ اوس نے میرے دل کو ڈہانک لیا اور مجہہ مین کچہہ طاقت نہ رہی۔ جو مین اپنے دل کے ارادہ کو پورا کرتا۔

۱۲۲ رسول اللہ کا مسلمانون کو آواز دینا اور اون کو ہمت دلانا اور مشرکین کی شکست

عباس اسوقت آپ کے بغلہ دلدل کی لگام پکڑے ہوے تہے اور آپ اوس پہ سوار تہے عباس ایک بڑے جسیم اور بڑے بلند آواز شخص تہے۔ رسول اللہ نے اون سے کہا عباس چلاکر کہو یا معشر الانصار یا اصحاب السمرہ عباس نے حکم کی تعمیل کی۔

اور جنہون نے آواز سنی وہ مسلمان لبیک کہہ کر رسول اللہ کے پاس دوڑے اور ایسا جوش مارا کہ اگر کسی کا اونٹ اوس وقت جلدی مین پہیرنے سے نہ پہرا تو اوس نے اپنا اونٹ ہی چہوڑ دیا۔ اور ہتہیار لیکر آواز کی جانب چلدیا۔ اِس طرح پر رسول اللہ کے پاس کوئی سو آدمی جمع ہوگئے۔ اور آپ دشمنون کی طرف چلے۔ اور اون سے لڑنے لگے۔

پہر جب نبی صلعم نے دیکہا کہ لڑائی بڑی شدت سے ہو رہی ہے۔ تو کہا مین نبی ہون اس مین کوئی جہوٹ نہین ہے مین عبدالمطلب کا بیٹا میدان مین موجود ہون۔ الآن

حمی الوطیس (اس وقت تنور جنگ گرم ہوگیا ہے) یہ الفاظ آپ نے ہی سب سے اوّل زبان مبارک سے فرمائے ہین۔

اِس وقت فریقین مین شدت سے قتال ہو رہا تہا۔ نبی صلعم نے اپنے بغلہ دلدل سے کہا۔ دلدل زمین پر بیٹہہ جاؤ وہ زمین پر بیٹہہ گیا۔ اب آپ نے ایک مٹھی بہر مٹی لی۔ اور دشمنون کے منوؤن کی طرف اوسے پہینکدیا۔ اِس مٹی کا پہینکنا تہا کہ دشمنون مین بہاگڑ پڑ گئی۔ اور وہ ایسے بہاگے۔ کہ پہر مسلمان اون کے تعاقب سے اوس وقت لوٹے کہ جب رسول اللہ صلعم کے پاس اون مین سے آدمیون کو قید کر کے اور پکڑ کر لائے بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے مٹی نہین پہینکی تہی۔ بلکہ آسمان سے ایک سیاہ چیز بخار کی طرح آئی تہی اور دشمنون پر آگری تہی۔ دیکہتے کیا ہین کہ اوس مین سے تو سیاہ سیاہ چیونٹیان تمام مین پہیل گئین۔ اور دشمنون کو اوس سے ہزیمت ہوگئی۔

۲۳ | ہوازن کا قتل اور ربیعہ کا درید بن الصمہ کو مارنا۔

جب ہوازن کی شکست ہوگئی۔ تو ثقیف اور بنی مالک کے ستر آدمی مارے گئے۔ ثقیف کے احلاف مین سے تو بجز دو آدمیون کے اور کوئی نہین مارا گیا۔ وہ لوگ بہت جلد بہاگ گیے تہے۔ اور بعض مشرکین بہاگ کر طائف کی طرف روانہ ہو لئے تہے۔ اور اونہین کے ساتہہ مالک بن عوف بہی تہا۔ رسول اللہ کے سوارون نے اون مشرکین کا تعاقب کیا اور اونہین بہت مارا۔

اِس وقت ربیعہ بن رفیع السلمی نے کہین درید بن الصمہ کو پکڑ لیا۔ اوس نے درید کو پہچانا نہ تہا۔ کیونکہ درید بڑہاپے کے سبب سے اونٹ پر کجاوہ پر بیٹہا ہوا تہا۔ ربیعہ نے اوس کے اونٹ کو بٹہایا۔ دیکہتا کیا ہے کہ وہ تو ایک بڑا بوڑہا شیخ ہے۔ درید نے اوس سے

کہا تیرا کیا ارادہ ہے - کہا مین تجھے قتل کرون گا - درید نے پوچھا تو کون ہے - اوس نے اپنا نسب بیان کیا - اور پھر اوس کے ایک تلوار ماری - مگر تلوار نے کچھ اثر نہ کیا درید نے کہا تیری مان نے کیا بُرے ہتیار تجھے دئے ہین - میری تلوار لے اور اوس سے مجھے مار اسرفع عن العظام واحفض عن الدماغ (ایسے کہ ہڈی پر سے بچا کر دماغ پر سے نیچے کو کھینچتا ہوا لے جا -

کیونکہ مین جب لوگون کو قتل کیا کرتا تھا - تو ایسے ہی قتل کیا کرتا تھا - اور جب تو اپنی مان کے پاس جاوے تو اوس سے کہنا کہ مین نے درید بن الصمہ کو قتل کیا ہے مین نے کئی مرتبہ تیرے رشتہ کی عورتون کو بچایا ہے - پھر ربیعہ نے اوسے مار ڈالا جب ربیعہ نے آکر اس کی کیفیت اپنی مان سے بیان کی - تو اوس نے کہا بیشک درید سچا ہے اوس نے تیری ماؤن اور دادیون سے تین کو آزاد کیا ہے -

۲۴ ا جو شخص کسی دشمن کو مارے اوسکا سلب اوسی کے لئے ہے -

ابو طلحہ الانصاری نے حنین کی لڑائی مین تیس مقتولون کے کپڑے وغیرہ اُتارے تھے - اور اوسی نے اونہین مارا تھا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مارے تو اوسکا سلب یعنی مقتول کے بدن پر کا اسباب اوسی کے لئے ہے - ابو قتادہ الانصاری نے بھی ایک شخص کو مارا تھا - مگر وہ لڑائی کی جلدی مین اوسکا سلب نہین اُتار سکا - اس مین کسی اور نے اوسکا سلب لے لیا - جب رسول اللہ صلعم نے یہ حکم دیا - تو ابو قتادہ اوٹھا - اور کہا کہ مین نے ایک شخص کو مارا تھا - مگر ایک اور شخص نے اوسکا سلب لے لیا ہے اس مین وہ شخص بولا جس نے کہ سلب لے لیا تھا کہ اوسکا سلب میرے پاس ہے - یا رسول اللہ ابو قتادہ کو مجھ سے راضی کر دیجیے - حضرت

ابو بکر نے کہا نہین ایسا ہرگز نہین ہو سکتا- ایک شیر خدا تو اللہ کے واسطے دشمنون سے لڑے اور تو اوس کے ساتھ شریک ہو جائے- پہر اوس سے سلب لے کر ابو قتادہ کو دیدیا-

۱۲۵ ثقیف کا ختنہ اور عورت بچون بوڑہون کے قتل کی ممانعت اور ابو عامر کا قتل-

بنی ثقیف مین سے کسی شخص کا ایک نصرانی غلام تہا- وہ اِس وقت مارا گیا- اس مین کسی انصاری نے اوس کا سلب اُتارا- اور ثقیف کے مقتولون مین اوسے دیکہا- تو معلوم ہوا کہ وہ غیر مختون ہے- اِس واسطے اوس انصاری نے چلا کر کہا- کہ عرب ثقیف تو ختنہ نہین کراتے- مغیرہ بن شعبہ نے یہ سُنکر کہا- کہ ایسے مت کہو وہ نصرانی غلام ہے- مین نے خود ثقیف کے مقتولون کو دیکہا ہے- اور اونہین مختون پایا ہے-

راستہ مین رسول اللہ صلعم جارہے تہے- کہ آپ نے ایک مقتول عورت دیکہی- دریافت کیا تو لوگون نے کہا کہ اوسے خالد بن الولید نے مارا ہے اِس پر آپ نے اپنے ساتہہ کے کسی آدمی کو بہیجکر خالد کو یہ حکم بہیجدیا- کہ کسی عورت بچے عسیف کو مت مارو عسیف (بہت بوڑہے کو کہتے ہین- مگر علامہ ابن اثیر نے ترجمہ کیا ہے کہ عسیف) اجیر اور مزدور کو کہتے ہین-

کچہہ مشرک ابہی تک اوطاس مین تہے- رسول اللہ صلعم نے ابو عامر الاشعری عم ابی موسی کو اون کی طرف بہیجا وہان ابو عامر کے ایک تیر آکر لگا- جس سے وہ مارا گیا- کہتے ہین کہ یہ تیر سلمہ بن درید بن الصمہ نے مارا تہا- ابو موسی نے سلمہ کو اپنے چچا ابو عامر کے بدلے مار ڈالا-

۲۶ اشیما رسول اللہ کی رضاعی بہن اور مال غنیمت پر ورقا کی نگرانی۔

یہان اوطاس مین سے بہی مشرک بہاگ گرے اور مسلمانون کو وہان سے مال غنیمت اور سبایا بہت ہاتہہ آئے۔ اور اون سبایا مین شیما بنت الحارث بن عبد العزی کو بہی لوگ پکڑ لائے شیما رنے لوگون سے کہا۔ کہ مین تمہارے سردار محمدؐ کی رضاعی بہن ہون۔ مگر کسی نے اسے سچ نہ جانا۔ اور نبی صلعم کے پاس اوسے لاکر حاضر کردیا۔ اوس نے رسول اللہ سے بہی کہا کہ مین تمہاری بہن ہون۔ آپ نے فرمایا بہلا تیرے اس قول کی کیا علامت ہے۔ اوس نے کہا کہ مین ایک روز آپ کو بغل مین لئے پڑی تہی اوس وقت آپ نے میرے پیٹ مین کاٹ لیا تہا اوس کا اب تک نشان باقی ہے۔ آپ نے اس سے اوسے پہچان لیا۔ اور اپنی چادر اوس کے واسطے بچہا دی۔ اور اوسے اوس پر بٹہایا۔ اور اوسے اختیار دیا۔ کہ چاہو تو تم میرے پاس رہو مین تمہارے ساتہہ محبت کرونگا اور اکرام سے پیش آوٴن گا اور اگر تم چاہتی ہو تو تمہین کچہہ دون گا تم اپنی قوم مین چلی جاوٴ۔ اونہون نے کہا کہ آپ جو دینا ہے مجہے دیجئے مین اپنی قوم مین جاوٴن گی۔ آپ نے پہر اونہین کچہہ دیا۔ اور اون کی قوم مین اونہین بہیجدیا۔ پہر آپ نے حکم دیا کہ تمام سبایا اور مال و اسباب غنیمت خزانہ مین جمع کیا جاوے وہ وہان جمع کیا گیا۔ اور اوس پر آپ نے بدیل بن ورقا الخزاعی کو نگران مقرر کیا۔

حنین مین جو مسلمان شہید ہوئے اون مین ایمن ابن ام ایمن اور یزید بن زمعہ بن الاسود بن المطلب بن عبد العزی وغیرہ تہے۔

طائف کا محاصرہ

۱۲۷ قصاص مین اوّل قتل اسلام مین اور رسول اللہ کا محاصرہ طائف پر اور منجنیق وو بابہ وغیرہ آلات حرب اور رسول اللہ کا غلامون کو ازاد کرنا۔

جب ثقیف کے اور ثقیف کے ساتھیون کے بھاگے ہوے لوگ طائف مین پہونچے تو اونہون نے شہر کے دروازے بند کرلئے اور متحصن ہو بیٹھے اور سامان رسد وغیرہ اپنی ضرورت کی چیزین اندر جمع کرلین۔ پھر نبی صلعم اونکی طرف روانہ ہوئے۔

جب آپ بحرۃ الرغا مین پہونچے۔ جو طائف کے راستہ مین ہے تو وہان بنی لیث کے ایک آدمی کو آپ نے قصاص مین قتل کروا دیا۔ جس نے ہذیل کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔ رسول اللہ نے یہان اس کو مارنے کا حکم دیا تھا۔ یہی پہلا شخص ہے جسے اسلام مین کسی خون کے عوض مین قتل کیا گیا ہے۔

پھر آپ ثقیف کی طرف چلے۔ اور وہان جاکر اون پر محاصرہ ڈالا — اور بیس روز سے اوپر طائف کو گھیرے پڑے رہے اور سلمان فارسی کے اشارہ سے اون پر ایک منجنیق نصب کیا (جو گوفن کی طرح پتھر وغیرہ مارنے کا ایک آلہ ہوتا ہے) یہان بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ آخر کار ایک روز جسے یوم الشدخہ سے ملقب کرتے ہین کچھ مسلمان ایک دبّابہ کے نیچے گھسے جسے اونہون نے خود بنالیا تھا۔ (اور جو درختون کی چھال اور لکڑیون کا پیسون دار گھر سا ہوتا ہے) اور پھر (اوس کی پناہ مین ہوکر) طائف کی دیوار پر حملہ کیا۔ مگر ثقیف نے گرم لوہے کے بھالے مسلمانون پر چلائے جس سے وہ دبابہ مین سے نکل پڑے۔ پھر ثقیف نے اون کو تیرون سے مارا۔ اور کتنے ہی مسلمانون

کو مار ڈالا تب رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ ثقیف کے انگور کاٹ لین۔ چنانچہ وہ کاٹ ڈالے گئے۔

اِسی مین کچھ غلام طائف والون کے رسول اللہ کے پاس چلے آئے۔ رسول اللہ نے انہین آزاد کر دیا۔ انہین غلامون مین ایک شخص ابوبکرہ نقیع بن الحارث تھا جو حارث بن کلدہ کا غلام تھا اسے ابوبکرہ اِس لئے کہتے تہے کہ وہ بکرہ (یعنی صبح) کے وقت آیا تھا۔ پہر جب طائف کے لوگ مسلمان ہو گئے۔ تو اون غلامون کے سادات اور مالکون نے رسول اللہ کی خدمت مین عرض کیا۔ کہ اون کے غلام اونہین پہر پہیر دیے جائین۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ ایسا کبہی نہین ہو سکتا۔ وہ عتقاء اللہ خدا کے آزاد کردہ ہین۔

۱۲۸ حضرت عمر اور نوفل کی راے کے بموجب رسول اللہ کی واپسی طائف سے

پہر خویلہ بنت حکیم السلمیہ نے جو عثمان بن مظعون کی بی بی تہی عرض کیا یا رسول اللہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو طائف پر فتحمند کر دے تو آپ بادیہ بنت غیلان کا لباس و زیور یا فارعہ بنت عقیل کا لباس و زیور مجہے عطا فرماوین۔ اِن عورتون کے پاس حلی اور زیور بہت تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا خویلہ بہلا مجہے ثقیف پر فتح کا اذن نہ ملا تو کیونکر مین دی سکونگا یہ سنکر وہ نکلی۔ اور عمر بن الخطاب سے اسکا ذکر کیا۔ حضرت عمر رسول اللہ کے پاس آئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے جو خویلہ نے مجہہ سے کہی ہے کیا آپ نے اوس سے کچہہ کہا تہا۔ فرمایا کہ ہان مین نے اوس سے کہا تہا۔ حضرت عمر نے کہا تو مین کوچ کے واسطے لوگون کو حکم دیدون۔ رسول اللہ نے فرمایا ہان۔ پہر حضرت عمر نے اون لوگون کو حکم دیا۔ کہ چلو یہان سے کوچ کرو۔

بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ نے نوفل بن معاویہ الدیلی سے صلاح کی تھی - کہ یہان ٹھیرین یا جائین - اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لوگ ایک لومڑی کیطرح ہین جو اپنے سوراخ مین ہو اگر آپ ٹھیرین گے تو انہین نکال لین گے اور اگر آپ اونہین چھوڑدین گے تو کوئی نقصان نہین کرین گے - اِس لیئے آپ نے کوچ کا حکم دیدیا -

جب آپ لوٹے تو کسی نے کہا یا رسول اللہ آپ ثقیف پر بددعا کیجیے - آپ نے فرمایا کہ اللہ تو ثقیف کو ہدایت دے - اور اونکو راہ راست پر لا -

۱۲۹ عُیینۃ بن حصن کا خیال ثقیف کی نسبت اور طائف پر کے بعض شہدا -

جب ثقیف نے دیکھا کہ مسلمان طائف سے کوچ کر گئے تو سعید بن عبید الثقفی نے باواز بلند ندا کی - کہ دیکھو ہم لوگ ثقیف کے اِسی جگہہ مقیم ہین - یہ سنکر عیینہ بن حصن نے کہا ہان اور بڑے مجد و کرامت کے ساتھہ - مسلمان کے ایک شخص نے اسے سنا تو عیینۃ بن حصن سے کہا - خدا تجھے غارت کرے کیا رسول اللہ کے مقابلہ مین حفاظت کرنے سے تو اون کی تعریف کرتا ہے - عیینۃ نے کہا واللہ مین تو اِس لیے یہان نہین آیا تھا - کہ ثقیف سے لڑون - بلکہ اِس لیئے آیا تھا کہ ثقیف کی کوئی لڑکی میرے ہاتھہ آجائے اور اوس سے میرے کوئی لڑکا پیدا ہو جائے یہ ثقیف بڑے شوخ و شریر ہوتے ہین - اِن سے مین اولاد لینا چاہتا ہون -

طائف مین بارہ آدمی مسلمانون مین سے شہید ہوئے - انہین مین عبد اللہ بن ابی امیۃ المخزومی ہے جس کی مان عاتکہ بنت عبد المطلب تھی اور ایک عبد اللہ بن ابی بکر الصدیق ہے جس کے تیر لگا تھا - اور جو مدینہ مین جا کر رسول اللہ صلعم کی وفات کے بعد اون

سے مرگیا۔ اور ایک سائب بن الحارث بن عدی بھی انہین شہیدون مین تھا۔

۱۳۰ ہیت مخنث کا بادیہ عورت کی صفت کرنا اور رسول اللہ کا اوسے مکان مین آنے سے روکنا۔

اور بادیہ بنت غیلان پکڑی آئی۔ جس کی نسبت ہیت مخنث نے عبداللہ بن امیہ سے کہا تھا۔ کہ اگر طائف کو آپ لوگ فتح کرلین تو تو رسول اللہ سے بادیہ بنت غیلان کو مانگنا جو پتلی کمر والی طناز اور لیتی ہے۔ جب باتین کرتی ہے تو گویا وہ گاتی ہے۔ جب کھڑی ہوتی ہے تو دوہری ہوجاتی اور جب چلتی ہے تو مٹکتی ہے اور جب بیٹھتی ہے تو چارزانو بیٹھتی ہے۔ آتی ہے تو چار (ہاتھ پیرون) کے ساتھ۔ جاتی ہے تو آٹھ (ہاتھ پیرون) کے ساتھ (یعنی حاملہ ہوکر جاتی ہے) دانت اوسکے گویا بابونہ کے پھول ہین۔ اور راوسکے دونون پیرون کا درمیان ایسا ہے جیسے پیالہ معکوس ہو۔ نبی صلعم نے سنکر فرمایا۔ ہان یہ صفت مجھے معلوم ہوگئی۔ اور اوس مخنث کو اپنے زنانہ مین آنے سے منع کردیا۔

حنین کے غنائم کی تقسیم

۱۳۱ رسول اللہ کا جعرانہ مین جانا اور ہوازن کا مسلمان ہونا اور ابوصرد کی درخواست پر رسول اللہ کا ہوازن کے اہل وعیال کو واپس دینا۔

جب رسول اللہ صلعم نے طائف سے کوچ کیا۔ تو وہان سے روانہ ہوکر جعرانہ مین آکر فروکش ہوئے۔ اسی مین ہوازن کے وفود اور ایلچی جعرانہ مین آپ کے پاس پہونچے۔ اور مسلمان ہوگئے۔ اور عرض کیا یارسول اللہ ہم لوگ گھروالے اور خاندان والے ہین۔ جو مصیبت کہ ہم پر نازل ہوئی ہے وہ آپ خوب جانتے ہین۔ آپ ہم پر احسان کیجیے اللہ تعالیٰ نے آپ پر احسان کیا ہے۔

ایک شخص اون مین زہیر ابو صرو بنی سعد بن بکر کا تہا۔ یعنی اون لوگون مین کا تہا جنہون نے رسول اللہ کو دودہ پلایا تہا اوس نے اُٹہ کر آپ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اِس وقت آپ کے پاس قید مین آپ کی رضاعی پہوپہیان اور خالائین اور آپ کی دائیان ہین اگر ہم نے حارث بن ابی شمر الغسانی یا نعمان بن المنذر کو دودہ پلایا ہوتا تو ہمین اوس سے مہربانی کی ضرور امید رکہنی چاہیئے تہی۔ پہر آپ تو تمام مکفولون سے بہتر مکفول ہین آپ سے ہم کیون نہ امید رکہین۔ پہر یہ شعر پڑہے ٥

فَاِنَّکَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَدَّخِرُ		اُمْنُنْ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللہِ فِیْ کَرَمٍ

یا رسول اللہ کرم کر کے ہم پر احسان کرو۔ کیونکہ آپ ایسے شخص ہین کہ جن سے ہمین امید ہی ہی اور جنکے سامنے ہم حقیر ہی ہین

مُمَزَّقٌ شَمْلُهَا فِیْ دَهْرِهَا غِیَرُ		اُمْنُنْ عَلٰی نِسْوَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ

آپ اون عورتون پر احسان کرین۔ کہ جنکی حاجت روائی تقدیر نے موقوف کر دی اور انکی جماعت کو پراگندہ کر دیا اور زمانہ کی سختیون نے اونہین

جس کی اوربہی بہت ہبتین ہین۔ اِس پر رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا۔ کہ دو چیزون مین سے ایک چیز تمہین مل سکتی ہے یا تو تم اپنے اہل و عیال لے لو۔ یا اپنا مال و اسباب لے لو۔ اونہون نے کہا ہم اپنے عورت بچے لین گے آپ نے فرمایا۔ اچہا تو جو میرے پاس تمہارے عورت بچے ہین یا بنی عبد المطلب کے پاس ہین وہ تو مین تمہین دے چکا اور باقیون کے لیے تم ایسا کرو۔ کہ جب مین لوگون کے ساتہ نماز پڑہون تو تم یہ کہنا کہ ہم اپنے عورت بچون کے واسطے مسلمانون کو رسول اللہ کا اور رسول اللہ کو مسلمانون کا واسطہ دیتے ہین۔ اوسوقت مین اپنا حصّہ تمہین دیدون گا۔ اور تمہارے واسطے اورون سے درخواست کرون گا۔

پہر جب رسول اللہ نے ظہر کی نماز پڑہی تو اونہون نے ایسا ہی کیا جیسا رسول اللہ نے

اونہیں فرمادیا تھا- اِس پر رسول اللہ نے فرمایا - کہ جو کچھ میرے پاس ہے یا بنی عبدالمطلب
کے پاس ہے وہ میں نے تمہیں دیدیا- مہاجرین اور انصار نے یہ سنتے ہی کہا کہ جو کچھ
ہمارے پاس ہے وہ ہم نے رسول اللہ کو دیا- مگر اقرع بن حابس نے کہا جو کچھ میرے
اور بنی تمیم کے پاس ہے وہ ہم نہیں دیتے - عیینہ بن حصن نے کہا جو کچھ میرے
اور فزارہ کے پاس ہے وہ ہم بھی نہیں دیتے - عباس بن مرداس نے کہا جو کچھ میرے
اور سلیم کے پاس ہے وہ ہم بھی نہیں دیتے - بنی سلیم نے کہا- جو کچھ ہمارے پاس
ہے وہ ہم تو رسول اللہ کو دیتے ہیں - اِس پر عباس نے کہا تم نے میری توہین کردی -
رسول اللہ نے فرمایا جو شخص سبایا میں سے اپنا حصّہ نہیں دیتا وہ نہ دے -
ہر انسان پر چھ فرائض ہوا کرتے ہیں سب سے اوّل اون میں اپنا حصّہ ہے- پھر لوگوں نے
اون کے بچے اور عورتیں اونہیں دیدیں -

۱۳۲ رسول اللہ کا مالک بن عوف کے ساتھ نیک سلوک اور اوس کا اسلام -

پھر رسول اللہ نے پوچھا کہ مالک بن عوف کہاں ہے- کسی نے کہا کہ وہ طائف میں
ہے- آپ نے فرمایا- کہ اوس سے کہدو- اگر وہ میرے پاس آئے اور مسلمان ہوجائے
تو میں اوسکی عورتیں اور مال اوسے پھر واپس دیدونگا- اور سو اونٹ اور اپنی طرف سے
دونگا- لوگوں نے جا کر یہ اوس سے بیان کیا - وہ سنتے ہی فوراً طائف سے چھپ کر
نکلا- رسول اللہ کے پاس آیا- اور مسلمان ہوگیا- اور اوس کا اسلام اچھا رہا اور رسول اللہ
نے اوسے اپنی قوم پر عامل مقرر کردیا- اور وہ لوگ بھی اوسی کے ماتحت کردیئے - جو
طائف کے حوالی میں اِن قبائل میں سے مسلمان ہوگئے تھے - اور اوسے اوسکی
عورتیں اور مال بھی دیدیا- اور سو اونٹ بھی دیئے- اِس مالک کا اِسکے بعد یہ قاعدہ ہوگیا تھا

کہ وہ ثمالہ فہم اور سلمہ کے مسلمانون کو لیتا جو اوس کے ساتھ مسلمان ہو گئے تھے اور ثقیف سے لڑتا تھا۔ اور جبھی کوئی جانور اون کے نکلتے تو اونہین لوٹ لیتا تھا جس سے ثقیف نہایت تنگ ہو گئے تھے۔

۳۳۲ رسول اللہ کا تالیف قلوب کے لئے نومسلمان کو مال غنیمت بہت دینا۔

جب رسول اللہ صلعم سبایا سے ہوازن سے فارغ ہو گئے۔ تو آپ سوار ہو کر چلدیئے اور لوگ آپ کے پیچھے روانہ ہو کر کہنے لگے۔ یا رسول اللہ ہماری غنیمت ہمکو تقسیم کیجئے۔ اور جب اپنی مراد پوری نہوئی تو ایک درخت کے پاس جا لپٹے۔ اور آپ کی چادر کھینچ لی۔ آپ نے فرمایا کہ اے صاحبو میری چادر تو مجھے دیدو۔ مین کیا تم کو دینے مین بخیلی کرتا ہون واللہ اگر میرے پاس اتنی نعمتین ہوتین جتنے تہامہ مین درخت ہین تو مین تمھین دل کھول کر تقسیم کر دیتا۔ اور اومین کچھہ بھی بخل بزدلی اور جھوٹ کو روا نہ رکھتا۔ پھر اپنے اونٹ کے کوہان کے بال اٹھا لئے۔ اور فرمایا کہ یہ اونٹ اور یہ بال جو میرے پاس ہین یہ بھی تمھارے مال غنیمت سے نہین ہین مجھے جو ملتا ہے وہ خمس یا پانچوان حصہ ملتا ہے اور وہ بھی پھر تمھین لوگون پر لوٹ جاتا ہے۔

پھر رسول اللہ نے اون کے تالیف قلوب کے لئے اونہین غنیمت مین سے مال دیا۔ یہ لوگ قوم کے اشراف اور سردار تھے۔ آپ انکے اسلام کے سبب سے بھی ان کی تالیف قلوب کرنا چاہتے تھے۔ ابوسفیان اوس کے بیٹے حضرت معاویہ کو اور حکم بن حزام اور علاء بن جاریہ الثقفی اور حارث بن ہشام اور صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی اور عیینہ بن حصن الفزاری اور اقرع بن حابس اور مالک بن عوف النصری مین سے ہر ایک کو سو سو اونٹ عنایت کئے۔ اور پھر

اوروں کو سو سو اونٹ سے کم دیے - اونمین سے جنہین سو سو اونٹ سے کم دئے بعض لوگ یہ ہین - مخرمة بن نوفل الزہری عمیر بن وہب ہشام بن عمرو سعید بن یربوع - اور عباس بن مرداس کو تین اونٹ دئے جس سے وہ ناراض ہو گیا اور کہنے لگا

کانت نہابا تلافیتہا   بکری علی المہر فی الاجرع

یہ اونٹ اوسی لوٹ کے ہین - کہ جسے مین نے اپنے گھوڑے پر چڑھ کر اور ریت مین حملہ کر کے حاصل کیا ہے

وایقاظی القوم ان یرقدوا   اذا ہجع الناس لم اہجع

اور لوگ جب سو جاتے تھے تو مین نے اونہین جگایا ہے اور جب لوگ نیند مین مدہوش ہوتے تھے تو مین اوس وقت کبھی غافل نہین رہتا تھا -

فاصبح نہبی ونہب العبید   بین عیینة والاقرع

اب میری لوٹ کا اور میرے غلامون کی لوٹ کا مال عیینہ اور اقرع کو دیا جا رہا ہے -

وقد کنت فی الحرب ذا تدرا   فلم اعط شیئا ولم امنع

حالانکہ مین نے تو لڑائی مین بڑی دلاوری اور جوانمردی کے کام کئے ہین اور مجھے ہی کچھ نہ دیا گیا - اور مجھے دینے سے انکار نہ کیا گیا

الا افائل اعطیتہا   عدید قوائمہ الاربع

مگر اون اونٹ کے بچون سے کہ جنکے واسطے مین نے اپنے گھوڑے کے چار پیرونکے برابر تعداد مین ضرب لگائی ہے

وما کان حصن ولا حابس   یفوقان مرداس فی المجمع

حالانکہ عیینہ کا باپ حصن اور اقرع کا باپ حابس میرے باپ مرداس سے کسی مجمع مین کچھ برتر و بہتر نہین سمجھے

وما کنت دون امرئ منہما   ومن تضع الیوم لا یرفع

اور مین بھی ان دونون سے کسی طرح کم درجہ کا آدمی نہین ہون - اور ان باتون کے عرض کرنے کی اس لئے ضرورت ہوئی ہے کہ جو آج بے قدر رہے گا وہ پھر کبھی سر بلندی اور عزت نہین پا سکتا ہے -

پھر رسول اللہ نے اوسے اور اسقدر مال دیا - کہ وہ بھی راضی ہو گیا -
صحابہ مین سے کسی شخص نے کہا - یا رسول اللہ آپ نے عیینہ اور اقرع کو غنیمت کا مال دیا - مگر جعیل بن سراقہ کو کچھہ نہ دیا - فرمایا کہ جعیل میرے نزدیک تمام روے زمین کے ایسے آدمیون سے جیسے عیینہ اور اقرع ہین کہین بہتر ہے - مگر مین نے اون کو تالیف قلوب کے لئے دیا ہے - اور جعیل کے اسلام پر مین نے بھروسہ کیا ہے -

۱۳۴ ذوالخویصرہ کا رسول اللہ پر بے انصافی کا الزام لگانا -

کہتے ہین - کہ ذوالخویصرۃ التمیمی نے اِس تقسیم کے وقت رسول اللہ صلعم سے کہا - کہ آپ نے آج انصاف نہ کیا - رسول اللہ صلعم نے فرمایا اگر مین نے ہی انصاف نہ کیا تو پھر دنیا مین کون ہے جو انصاف کرے گا - حضرت عمر نے سُنکر عرض کیا - یا رسول اللہ اجازت ہو تو اِس کی گردن ماردون - آپ نے فرمایا - جانے دو - کچھہ دنون بعد اوس کے شیعہ ہونگے - جو دین مین بڑی گھری نگاہون سے دیکھین گے - اور اوس سے ایسے کورے نکل جائین گے جیسے تیر پھینکتے وقت چٹکی سے نکل جاتا ہے - بعض لوگ کہتے ہین - کہ یہ اِس وقت آپ نے نہین فرمایا تھا - بلکہ یہ اوس وقت کا معاملہ ہے جب کہ حضرت علی نے یمن سے رسول اللہ کے پاس کچھہ مال بھیجا تھا - اور آپ نے اوسے کچھہ لوگون کو تقسیم کیا تھا - جن مین عیینہ اور اقرع اور زید الخیل بھی تھے -

۱۳۵ انصار کا خیال کہ رسول اللہ قریش مین جا ملین گے اور رسول اللہ کا اون کو تسلی دینا -

ابو سعید الخدری نے بیان کیا ہے - کہ جب رسول اللہ صلعم نے قریش پر اور دیگر قبائل عرب پر ان غنائم کو تقسیم کر دیا - اور انصار کو کچھہ حصہ نہ دیا - تو وہ اپنے دلون مین طرح طرح کے خیالات کرنے لگے - چنانچہ اون مین سے کچھہ لوگون

سے کہا کہ رسول اللہ اب اپنی قوم مین مل گئے۔ یہ بات سعد بن عبادہ نے رسول اللہ کے روبرو بیان کی۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ تیرا اس باب مین کیا خیال ہے۔ سعد نے کہا میرے خیال کا کیا اعتبار ہے۔ مین جو کچھ ہون وہ اپنی قوم سے ہون۔ اونکا خیال اگر میرے خیال کے خلاف ہوا تو وہی ہوگا جو اون کا خیال ہوگا میرا خیال اوسوقت کام نہ آئے گا۔ رسول نے فرمایا تو تو اپنی قوم کو میرے روبرو لا کر جمع کر۔ سعد نے اپنے آدمیون کو جمع کیا۔ اور اونمین رسول اللہ کے پاس لایا۔

آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے جو تمہاری زبان سے مین سنتا ہون۔ کیا مین اوسوقت تمہارے پاس نہین آیا جب کہ تم گمراہ تھے۔ پھر خدا تعالیٰ نے میرے سبب سے تمہین ہدایت دی۔ کیا تم اوسوقت فقیر نہ تھے اللہ تعالیٰ نے تمہین میرے سبب سے غنی نہین کردیا۔ کیا تم اوس وقت ایک دوسرے کے دشمن نہ تھے اللہ تعالیٰ نے میرے سبب سے تمہارے آپس مین الفت نہین دیدی۔ سب نے عرض کیا یا رسول اللہ جو آپ فرماتے ہین سب سچ ہے اور یہ سب اللہ کا اور اللہ کے رسول کا ہم پر فضل و احسان ہے۔

پھر آپ نے انصار سے فرمایا۔ کہ تم اسکا مجھے جواب کیون نہین دیتے۔ اونھون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دین آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو۔ کہ آپ ہمارے پاس جس وقت آئے تھے تو اوسوقت لوگ آپ کی تکذیب کرتے تھے ہم نے تصدیق کی۔ لوگون نے آپ کو اکیلا چھوڑ دیا تھا ہم نے آپ کی مدد کی۔ لوگون نے آپ کو گھر سے آوارہ کردیا تھا ہم نے آپ کو اپنے پاس پناہ دی۔ اور آپ مفلس تھے ہمنے آپ کو تسلی و تشفی دی۔ اور آپ کے ساتھ جوانمردی کی۔ اے معشر انصار

کیا تمہارے خیالات اِس مردار دنیا کی طرف دوڑ گئے۔ مین نے تو اِن لوگون کی تالیف
قلوب کے لیئے اونکے ساتھہ احسان کیا ہے۔ تاکہ وہ اسلام سے لے آئین۔ اور تم پر
مین نے تمہارے اسلام کی نسبت بھروسہ کیا ہے۔ کیا تم اِس بات سے راضی نہین
ہو۔ کہ اور لوگ تو اونٹ بکریان اپنے ساتھہ اپنے گھرون کو لیکر جائین اور تم اپنے گھرون
کو رسول اللہ کو لے جاؤ۔ والذی نفس محمد بیدہ اگر ہجرت کا رتبہ بڑہ کر نہ ہوتا تو انصار کا
ایسا رتبہ ہے کہ مین انصار مین سے ایک شخص ہو جاتا۔ اگر اور لوگ ایک گھاٹی کو جائین
اور انصار دوسری کو جائین تو مین اوسی گھاٹی کو جاؤن گا جدہر انصار جاتے ہین۔
اے اللہ انصار پر رحم کر۔ اور نیز ابناے انصار اور ابناے ابناے انصار پر رحم
فرما ابو سعید کہتا ہے کہ رسول اللہ کی اِن باتون کو سنکر لوگ رو پڑے۔ اور ایسے
آنسو بہائے کہ اون کی ڈاڑہیان تر ہوگئین۔ اور عرض کرنے لگے کہ ہم رسول اللہ سے
ہر طرح راضی ہین۔ اور کوئی حصّہ بخرہ نہین چاہتے۔ اور اپنی جگہہ چلے گئے۔

۱۳۶ رسول اللہ کا عمرہ اور مدینہ لوٹنا اور مکہ پر عتاب کا عامل مقرر ہونا۔

پہر رسول اللہ صلعم نے جعرانہ سے عمرہ کے لیئے
احرام باندہا۔ اور مکہ مین آکر عمرہ کیا۔ اور پہر مدینہ لوٹ
گئے۔ اور مکہ پر عتاب بن اسید کو عامل مقرر کر گئے۔ اور معاذ بن جبل کو بھی اوس کے
ساتھہ اِس لئے چھوڑ دیا۔ کہ وہ لوگون کو دین کی باتین سکھاے۔
اِس سال لوگون کے ساتھہ عتاب بن اسید نے حج کیا۔ اور لوگون نے اِس سال بھی
ویسے ہی حج کیا جیسے عرب حج کیا کرتے تھے۔ پہر رسول اللہ ذی قعدہ مین یا ذی الحجہ
مین مدینہ پہونچ گئے۔

۱۳۷ عمرو بن العاص کا عمان کو جانا اور صدقہ وصول کرنا

اِسی سال رسول اللہ نے عمرو بن العاص کو

عمان کو صدقہ وصول کرنے کے لئے جیفر اور عیاذ کے پاس بھیجا جو جلندی کے بیٹے اور بنی ازدمین سے تھے۔ عمرو نے اون کے اغنیا سے صدقہ لیا اور اونہین کے فقرا کو لیکر دیدیا۔ اور مجوس سے جزیہ لیا۔ یہی لوگ شہر کے باشندے تھے۔ اور عرب لوگ حوالی مین رہتے تھے۔ بعض کہتے ہین کہ یہ واقعہ ۸ھ ہجری کا ہے۔

۳۸ا رسول اللہ کا فاطمہ سے نکاح اور مفارقت اور ابراہیم بن نبی صلعم کی پیدائش۔

اِسی سال رسول اللہ نے ایک عورت کلابیہ سے جس کا نام فاطمہ بنت الضحاک بن سفیان تھا نکاح کیا۔ مگر اوس نے دنیا کو پسند کیا اور بعض کہتے ہین کہ اوس نے رسول اللہ سے استعاذہ کیا اِس لئے آپ نے اوسے چھوڑ دیا۔

اِسی سال رسول اللہ کا بیٹا ابراھیم بن النبی صلعم بطن مبارک ماریہ قبطیہ سے ذی الحجہ کے مہینے مین تولد ہوا۔ آپ نے اوسے پرورش کے لئے ام بردہ بنت المنذر الانصاریہ کے حوالہ کر دیا۔ جس کے شوہر کا نام برا بن اوس الانصاری تھا۔ اِس بچے کی دایہ سلمی رسول اللہ کی مولاۃ تھی۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اوس نے ابو رافع کو بھیجا۔ اور اوس نے آکر ابراہیم کے پیدا ہونے کی خوشخبری آپ کو سنائی۔ آپ نے خوشی مین آکر ابو رافع کو ایک غلام عنایت کیا۔

مگر نبی صلعم کی اور عورتون کو بڑی غیرت آئی۔ اور ماریہ کے پیٹ سے جب رسول اللہ کا بیٹا پیدا ہوا تو اونہین نہایت گران گزرا۔

۳۹ا کعب کا سریہ ذات اطلاح پر اور عیینہ کا بنی العنبر پر اور بی بی عائشہ کی منت غلام آزاد کرنیکی

اِسی سال رسول اللہ صلعم نے کعب بن عمیر کو شام کی طرف ذات اطلاح کو بھیجا۔ جہان قضاعہ کے کچھ لوگ رہتے تھے۔ کہ وہ جاکر اونہین اسلام کی دعوت کرے۔ کعب کے ساتھ

پندرہ آدمی تھے - وہ اون کے پاس گیا - اور اونہین اسلام کی دعوت کی مگر اونہون نے نہ مانا - یہان قضاعہ کا رئیس ایک شخص سدوس نام تھا - یہ لوگ مسلمانون کے برخلاف اُٹھ کھڑے ہوئے اور اونہین قتل کر ڈالا - صرف ایک ابن عمیر بچ گیا - اور مدینہ چلا آیا -

اسی سال رسول اللہ نے عیینہ بن حصن الفزاری کو تمیم کے بطن بنی العنبر کی طرف روانہ کیا - اوس نے جاکر اون پر تاخت کی اور اونکی عورتین پکڑ لایا -

بی بی عائشہ نے یہ منت مانی تھی کہ بنی اسمعیل مین سے ایک غلام آزاد کرون گی - اس لئے رسول اللہ نے اون سے کہا کہ یہ بنی العنبر کے قیدی ہمارے پاس آئے ہین - مین ایک اونمین سے تمہین دیتا ہون تم اوسکو آزاد کردو -

سنہ ۹ ہجری

اسلام کعب بن زہیر

۲۷۰ بجیر کا اسلام اور اوسکے بھائی کعب کا رسول اللہ کی توہین کرنا اور رسول اللہ کی ناراضی پر بجیر کا کعب کو اطلاع دینا -

کہتے ہین - کہ کعب بن زہیر بن ابی سلمی اور ابو سلمی ربیعۃ المزنی اور اوس کے ساتھ اوس کا بھائی بجیر اپنے وطن سے نکلے اور ابرق العزاف تک دونون ساتھ ساتھ آئے - وہان بجیر نے کعب سے کہا کہ تو یہان بکریون کی نگرانی کرتا رہ مین اس شخص کے (یعنی رسول اللہ کے) پاس ہو آؤن - اور اوسکی باتین سنون کہ وہ کیسا آدمی ہے - اس لئے کعب تو ابرق العزاف مین رہا اور بجیر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا - اور وہان مسلمان ہوگیا - اور پھر اس کی خبر کعب کو بھی پہونچی - تو اوس

یہ اشعار کہے ۵

الا ابلغا عنی بجیرا رسالۃ ۔۔۔ فہل لک فیما قلت ویحک ہل لکا

ارے دونو قاصدو - بجیر کے پاس یہ میرا خط یا یہ پیغام پہونچا دو - کہ تو نے جو کہا (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تو اوس سے تجھے کیا فائدہ ہوا -

سقاک بہا المامون کاسا رویۃ ۔۔۔ فانہلک المامون منہا وعلکا

تجھے مامون نے ایک بہرا ہوا پیالہ پلا دیا - اور ایک مرتبہ اوس نے سیراب کرنے کے بعد تجھے پہر مکرر اوس سے سیراب کیا (یعنی خوب ہی تجھ پر اپنے دین کا اثر ڈالدیا - مامون اوس زمانہ مین عربون مین اوس شخص کو کہتے تہے جو جنات کی طرف سے خبرین بتایا کرتا تہا اور جنات اوسکو اون باتون کا امر کیا کرتے تہے - اس سے یہ غرض تہی کہ گویا رسول اللہ بہی جو وحی کی باتین بتاتے ہین وہ درحقیقت جنات کی طرف سے ہین)

ففارقت اسباب الہدی واتبعتہ ۔۔۔ علی ای شیء ویب غیرک دلکا

تو نے ہدایت کے راستون سے مفارقت کر لی - اور اوسکا (یعنی محمد کا) اتباع کیا - معلوم نہین تیرا دشمن اجڑ جاوے تجھے اوس نے کس چیز کی ہدایت کی -

علی خلق لم تلف اما ولا ابا ۔۔۔ علیہ ولم تدرک علیہ اخا لکا

تجھے اوسنے وہ خلق سکہایا ہے - کہ تو نے اوس پر نہ تو اپنے ماں باپ کو عمل کرتے پایا - اور نہ تو نے اپنے بہائی کو اوسے برتتے دیکہا -

فان انت لم تفعل فلست باسف ۔۔۔ ولا قائل اما عثرت لعا لکا

اگر تو نے میری باتون پر عمل نہ کیا تو مین تجھ پر کچھ افسوس نہین کرتا - اور ایسا ناراض ہون - کہ اگر تجھے ٹہوکر لگے
نبی العبس
تب تجھے یہی کہنے والا نہین کہ دیکہنا بچنا -

جب یہ خبر رسول اللہ صلعم کو پہونچی - تو آپ نے اوسکے قتل کا حکم دیا - اور نہایت ہی غصہ ہوے - اسکا حال بجیر نے اوسوقت جب کہ رسول اللہ طائف سے لوٹ کر آئے تھے اپنے بہائی کو لکہا - اور کہا اپنے بچنے کی فکر کر - اور میرے نزدیک یہ دشوار ہے کہ تو اپنی جان بچا سکے - اور یہ بہی لکہا کہ جس وقت میرا خط تیرے پاس پہونچے تو اوسی وقت مسلمان ہوجا اور رسول اللہ کے پاس چلا آ - کیونکہ جب کوئی مسلمان ہوجاتا ہے تو وہ پہر اوس کے پہلے قصور سب معاف کردیتے ہین -

۱۴۱ کعب کا اسلام اور اوسکا رسول اللہ کی تعریف مین قصیدہ پڑہنا اور رسول اللہ کا اپنی چادر اوسے انعام مین دینا جسے حضرت معاویہ نے تبرکاً خرید لیا اور خلفاے عباسیہ کے پاس اوس کا ہونا -

اس لئے کعب مسلمان ہوگیا - اور مدینہ کو آیا - اور آکر اپنی سواری مسجد نبوی کے دروازہ پر کہڑی کی - رسول اللہ صلعم اوس وقت اپنے اصحاب مین بیٹہے ہوئے تہے - کعب کہتا ہے کہ مین نے نبی صلعم کو آپ کی صفتون سے اور اس سبب سے پہچان لیا کہ لوگ اون کی طرف مخاطب ہو کر باتین کرتے تہے - پہر مین مسلمان ہوا - اور مین نے کہا الامان یا رسول اللہ - مین آپ سے پناہ مانگتا ہون رسول اللہ نے فرمایا تو کون ہے - کہا مین کعب بن زہیر ہون فرمایا وہ ہی شخص جو کہتا ہے - اور پہر حضرت ابوبکر کی طرف مُنہ پہیر کے پوچہا - کہ اس نے کیا کہا ہے - حضرت ابوبکر نے وہ ابیات پڑہین کہ جن کا اول مصراع یہ تہا ع

الا ابلغا عنی بُجَیرًا رسالۃً

کعب نے کہا مین نے رسول اللہ اس طرح نہین بلکہ اس طرح کہا ہے ؎

سَقَاکَ بِهَا المامون کاسًا رویّۃً　　فَاَنْهَلَکَ المامُونُ مِنْهَا وَعَلَّکَا

تجھے مامون نے ایک بھرا ہوا پیالہ پلادیا اور سیراب کردیا۔ اور پھر کرر اوسے تجھے پلایا (یعنی بار بار پلاکر تیرے دلکو کامل تسلی دیدی۔ مامون سے مراد رسول اللہ ہین جسے اوس نے مامور سے بدل دیا ہے۔ م)

رسول اللہ صلعم نے فرمایا مامون واللہ خوب لفظ ہے۔ بعض علما نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے مامور کو بُرا سمجھا تھا کیونکہ عرب لوگ ماموراوس شخص کو کہا کرتے تھے۔ کہ جو اپنی طرف سے کوئی نئی بات بیان کیا کرتا تھا۔ اِس سے اون کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ جن آکر اوسے اِن باتون کا امر کیا کرتے ہین۔ اور وہ جنون کی طرف سے مامور ہے۔ رسول اللہ صلعم بھی اگرچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تھے۔ مگر عربون کی اِس عادت کے سبب سے آپ اس لفظ سے کراہیت کرتے تھے پھر جب کعب نے مامون کہا تو آپ راضی ہوگئے۔ کیونکہ آپ وحی پر مامون تھے۔ اور وحی کے امین تھے انصار نے اِس شعر سے ناک بھون چڑہائے۔ اور کعب کو بُرا بھلا کہا۔ مگر قریش نرم پڑ گئے۔ اور اوس کے اسلام کو پسند کیا۔ پھر اوس نے قصیدہ پڑہا جس کا شروع یہ ہے ؎

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِی اَلْیَوْمَ مَتْبُولُ	مُتَیَّمٌ عِنْدَهَا لَمْ یُفْدَ مَکْبُولُ

سعاد چلی گئی۔ اور اوس سے میرا دل آج پریشان ہورہا ہے۔ اور ایسا ہورہا ہے کہ جیسے کوئی غلام اوسکے پاس ہو۔ اور اوس نے فدیہ نہ دیا ہو اور قید مین پڑا ہوا ہو۔ (سعاد وعدیلے امیم ام اوفہ ام عمرو رباب عذرا اور ام مالک چند عورتون کے نام ہین۔ جو غالباً کسی زمانہ مین عرب مین موجود ہونگی۔ مگر زمانہ جاہلیت مین یہ خیالی معشوق تھے۔ اور شعرا جب کچھ قصائد وغیرہ نظم کرتے توانکو مخاطب ٹھیراکر اوسکی تمہید کیا کرتے تھے اسیطرح کعب نے بھی یہان سعاد سے اپنے قصیدہ کی تمہید کی ہے)

جب کعب پڑہتے پڑہتے اپنے اِس قول پر پہونچا۔

لَا اُلْهِيَنَّكَ اِنِّیْ عَنْكَ مَشْغُوْلُ	وَقَالَ كُلُّ خَلِيْلٍ كُنْتُ آمُلُهُ

اور جو بڑے بڑے دوست تھے اور جن سے مجھے بڑی بڑی امیدین تھین اون مین سے ہر ایک نے مجھ سے کہا۔ کہ (جب رسول اللہ تجھ سے بیزار ہین تو) مین نے تجھے چھوڑ دیا۔ مین اپنے ہی کام مین مشغول ہون تجھ سے بات نہین کرسکتا۔

فَكُلُّ مَا قَدَّرَ الرَّحْمٰنُ مَفْعُوْلُ	فَقُلْتُ خَلُّوْا سَبِيْلِیْ لَا اَبَا لَكُمُ

تب مین نے اون سے کہا۔ کہ میرا راستہ چھوڑ دو۔ خدا تمہارا بھلا کرے۔ جو کچھ کہ رحمٰن الرحیم نے تقدیر مین مقرر کیا وہ ہوکر رہے گا۔

يَوْمًا عَلٰى آلَةٍ حَدْبَاءَ مَحْمُوْلُ	كُلُّ ابْنِ اُنْثٰى وَاِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ

جو کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اگرچہ وہ کتنی ہی مدت سلامت کیون نہ رہے۔ مگر پہر بہی آخر کار ایک روز سختی کے آلہ پر اٹھایا ہی جاے گا۔

وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَاْمُوْلُ	نُبِّئْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْعَدَنِیْ

مین نے سنا ہے۔ کہ رسول اللہ نے مجھے دہمکی دی ہے۔ اور میرے خلاف فرمان جاری کیا ہے۔ مگر رسول کی ذات سے میرے جرم کے معاف ہونیکی مجھے امید ہے۔

پہر کہا ہ

بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوْا زُوْلُوْا	فِیْ فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ

جب وہ (مہاجرین) لوگ مسلمان ہوگئے تو قریش کے نوجوانون مین اون مین سے کسی کہنے والے نے بطن مکہ مین کہا۔ کہ اب تم یہان سے نکل جاؤ۔

عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِيْلٌ مَعَازِيْلُ	زَالُوْا فَمَا زَالَ اَنْكَاسٌ وَلَا كُشُفٌ

جس سے وہ نکل گئے۔ لیکن اگرچہ وہ نکل گئے۔ مگر نہ تو وہ سستی وضعف سے گئے اور نہ لڑائی وقت بہاگ کر

اور نہ اس وجہ سے کہ گھوڑے سے کی لیتت پر نہ ٹھیہ سکتے تھے اور نہ اس لئے کہ اونکے پاس نیزے نہ تھے۔

تو رسول اللہ صلعم نے قریش کی طرف دیکھا۔ اور اشارہ کیا کہ اوسے سنین۔ اور وہ پڑھتے پڑھتے یہان تک پہونچا

یَمْشُوْنَ مَشْیَ الْجِمَالِ الزُّهْرِ یَعْصِمُهُمْ	ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِیْلُ

وہ نہایت عمدہ اونٹون کی چال چلتے ہین۔ اور جس وقت کہ خوف سے کالے کالے بوسے بھی راستہ چھوڑ کر ہٹ جائین تو اوسوقت اونکی حفاظت آگے چلنے ہی مین ہوتی ہے۔ (یہان شبل ہونے سے مراد بادشاہی احدی سے ہے جو اپنی جگہہ سے ہٹتے ہی نہین ہین)

لَا یَقَعُ الطَّعْنُ اِلَّا فِیْ نُحُوْرِهِمْ	وَمَا لَهُمْ عَنْ حِیَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِیْلُ

وہ ایسے دلاور ہین۔ کہ برچھون کے وارون کو اپنے گردون پر لیا کرتے ہین۔ اور موت کے چشمون سے پیچھے نہین ہٹتے۔

انصار پر اون کی غلظت اور سختی کے سبب سے تعریض کرنے لگا۔ اِس سے قریش نے اوسکے قول کو ناپسند کیا اور کہا تو نے جو ہماری تعریف کی ہے اور اون کی برائی کی تو یہ ہماری تعریف نہین ہوسکتی۔ اور قریش نے اوسکی تعریف کو قبول و منظور نہ کیا اور انصار کو یہ بہت گران گزرا کہ اوس نے اونکی ہجو کی۔ اور اس واسطے اُنھون نے شکایت کی۔ اِس پر کعب نے اونکی تعریف مین یہ اشعار کہے

مَنْ سَرَّهٗ کَرَمُ الْحَیَاةِ فَلَا یَزَلْ	فِیْ مِقْنَبٍ مِنْ صَالِحِی الْاَنْصَارِ

جو شخص کہ اپنی زندگی فضل و کرم کے ساتھ بسر کرنے سے خوش ہو اوسے چاہیئے کہ وہ انصار کی صالحین کی جماعت مین ہمیشہ رہا کرے۔

وَرِثُوا الْمَکَارِمَ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ	اِنَّ الْخِیَارَ هُمُ بَنُو الْاَخْیَارِ

ان کے مکارم پشت در پشت بزرگون سے چلے آتے ہین - وہ اچھے لوگ ہین اور اچھے لوگون کے بیٹے ہین -

اَلنَّاظِرُونَ بِأَعْيُنٍ مُحْمَرَّةٍ		كَالْجَمْرِ غَيْرَ كَلِيلَةِ الْأَبْصَارِ

وہ ایسی سرخ آنکھون سے جیسے اخگر ہو دیکھا کرتے ہین اور کند نگاہون سے نہین دیکھتے - (یہ ایک جلال کی صفت ہے)

اَلْبَاذِلُونَ نُفُوسَهُمْ وَدِمَائَهُمْ		يَوْمَ الْهِيَاجِ وَسَطْوَةِ الْجَبَّارِ

اور جب کبھی جوش اور سطوت جبار یعنی جنگ و پیکار کا دن ہوتا ہے تو اوس روز یہ لوگ اپنی جانین اور خون اسد کی راہ مین خرچ کیا کرتے ہین -

يَتَطَهَّرُونَ يَرَوْنَهُ نُسُكًا لَهُمْ		بِدِمَاءِ مَنْ قَتَلُوا مِنَ الْكُفَّارِ

وہ کفار کو قتل کرتے اور اپنے آپ کو اون کے خون سے مطہر اور پاک کیا کرتے ہین - اور اسے وہ شریعت کے قواعد و مناسک مین سے سمجھتے ہین -

اسکی اور بھی بہت بیتین ہین - یہ سُنکر رسول اللہ نے اپنی چادر جو آپ اوڑھے ہوئے تھے اوسے اُڑھا دی -

جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا - تو اونھون نے کسی کو کعب کے پاس بھیجا - کہ رسول اللہ کی چادر وہ اوسکے ہاتھ فروخت کر دے - کعب نے کہا کہ رسول اللہ کے کپڑے تو مین کسی کو نہ دونگا - لیکن جب کعب مرگیا - تو حضرت معاویہ نے وہ چادر بیس ۲۰۰۰۰ ہزار درہم دیکر اوس کی اولاد سے مول لے لی - یہی چادر ہے جو اس وقت (سنہ ۶۱۸ھ مین) خلفا کے پاس موجود ہے -

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ رسول اللہ نے کعب کے قتل اور اوسکی زبان قطع

قطع کرنے کا حکم دیا تھا - کیونکہ اوس نے ام ہانی بنت ابی طالب کی نسبت ایک غزل کہی تہی - اور اوس مین اوس کے حسن وجمال کا ذکر کیا تھا -

غزوہ تبوک

۱۴۲ رسول اللہ کا غزوہ تبوک کی تیاری کرنا اور منافقون کا جی چرانا -

جب رسول اللہ صلعم طائف سے لوٹ کر مدینہ پہونچے تو آپ وہان ذی الحجہ سے لیکر رجب تک مقیم رہے - پہر آپ نے لوگون کو حکم دیا - کہ روم کی غزا کے لئے تیاری کرین - آپ نے اپنے مقصد کا حال اونہین اِس واسطے بتا دیا تہا - کہ بہت دور جانا تہا - اور شدت کی گرمی تہی - اور دشمن بڑا قوی تہا - اِس سے پیشتر رسول اللہ کا یہ حال تہا - کہ جب کہین غزا کرتے تو جہان جانا ہوتا اوس کا حال کسی سے نہ کہتے بلکہ کچہ اور مشتہر کیا کرتے تہے -

اِس غزوہ کا سبب یہ ہوا تہا - کہ نبی صلعم کو یہ خبر ملی تہی - کہ بادشاہ روم کا اور اوس کے پاس کے نصرانی عربون کا رسول اللہ پر غزا کرنے کا ارادہ ہے - اِس واسطے رسول اللہ نے اور مسلمانون نے تیاری کی - اور روم کی طرف روانہ ہوئے - راستہ مین گرمی سخت وشدت کی تہی - اور ملک مین پانی کا قحط ہو رہا تہا - اور لوگ بہت عسرت مین تہے - مدینہ مین اوس وقت پہل پختگی کے قریب آ گئے تہے - لوگ چاہتے تہے کہ میوہ جات کہانے کے لئے قیام کرین - اِس لئے اونہون نے تیاری تو کی مگر بے دلی اور کراہت کے ساتہ اِسی لئے اس جیش کا نام جیش العسرۃ رکہا گیا تہا -

رسول اللہ صلعم نے جد بن قیس سے جو روسار المنافقین مین سے تہا پوچہا۔ کہ بنی الاصفر (یعنی رومیون) سے شمشیر بازی اور لڑائی کو تیرا دل چاہتا ہے۔ کہا میرے لوگ سب جانتے ہین کہ مجھے عورتون سے بڑی محبت ہے اور مجھے یہ بہی خوف ہے کہ جب بنی الاصفر کی عورتون کو دیکھون گا تو مجہ سے صبر نہ ہو سکیگا۔ اگر آپ کی مرضی ہو تو مجھے گہر ہی رہنے کی اجازت دیجئے۔ اور فتنہ مین مت ڈالئے۔ رسول اللہ نے فرمایا اچہا تجھے اجازت ہے۔ پہر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی۔ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي ط أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ط وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ط (اور ان ہی منافقون مین وہ نابکار بہی ہے جو کہتا ہے کہ مجھے گہر رہنے کی اجازت دیجئے۔ اور حسینان روم کی بلا مین نہ پہنسائے۔ دیکہو یہ لوگ آپ ہی بلا مین گر پڑے ہین۔ حسینان روم کی بلا نہ سہی نافرمانی خدا کی ہی بلا سہی۔ اور جہنم بے شک سب کافرون کو گہیرے ہوئی ہے) اور بعض منافقین نے یہ بہی کہا تہا کہ ایسی گرمی مین گہر سے نہ نکلنا۔ اِس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ط لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ط (اور یہ منافق اور لوگون کو بہی سمجہانے لگے۔ کہ اس گرمی مین گہر سے نہ نکلنا۔ سو اے پیغمبر ان لوگون سے کہو۔ کہ گرمی تو دوزخ کی آگ کی بہت شدید ہے کیا اچہا ہوتا جو انہین اتنی سمجہ ہوتی)۔

۳۴۳ حضرت ابو بکر عمر اور عثمان وغیرہ کا عطیہ اور ابن اُبی کا غزوہ مین نہ جانا۔

پہر نبی صلعم نے تیاری کی۔ اور حکم دیا کہ لوگ فی سبیل اللہ نفقہ دین اس لئے دولتمندون نے غریبون کو جو کچہ ہو سکا وہ دیا۔ حضرت ابو بکر کے پاس جو خیرات مین سے مال

وسیتے دیتے ابہی باقی رہ گیا تہا وہ سب دیدیا (حضرت عمر کے عطیہ کا حال ابن الاثیر نے نہین لکہا ہے۔ مگر اونہون نے بہی اپنے مال کا نصف حصّہ دیدیا تہا) حضرت عثمان نے ایک بہت بڑا عطیہ دیا۔ کہ کسی نے بہی اوس قدر نہین دیا کہتے ہین کہ تین سو اونٹ اور ایک ہزار دینار دئے تہے۔

پہر کچہہ مسلمان روتے ہوے نبی صلعم کے پاس آئے۔ جن مین سات آدمی انصار کے تہے۔ یہ لوگ بہت غریب تہے۔ اونہون نے عرض کیا کہ ہمارے پاس کوئی سواری نہین ہے سواری ہمین عنایت ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس تو نہین ہے مین تمہین سواری کہان سے دون۔ ناچار وہ روتے ہوئے لوٹ گئے راستہ مین یامین بن عمیر بن کعب النضری ملا۔ اوس نے پوچہا کہ تم کیون روتے ہو۔ اونہون نے اپنا حال اوس سے بیان کیا۔ یہ سنکر ابولیلی عبدالرحمن بن کعب اور عبداللہ بن مغفل المزنی نے ایک اونٹ اونہین دیا۔ جس پر وہ یکے بعد دیگرے سوار ہوتے ہوئے رسول اللہ کے ساتہہ روانہ ہوئے۔

اور کچہہ اعراب رسول اللہ پاس آئے۔ اور چلنے کے لئے عذر کرنے لگے۔ مگر اللہ تعالی نے اونکے عذر کو نہین مانا۔ کچہہ لوگ ایسے بہی تہے جو اِس وقت رسول اللہ کے ساتہہ غزوہ مین شریک نہ ہوسکے۔ اون کو منافقون کی طرح کچہہ دین مین تو شک نہ تہا۔ بلکہ اون کو واقعی عذر تہا۔ اِن مین کعب بن مالک مرارۃ بن الربیع ہلال بن امیہ اور ابوخیثمہ تہے۔

پہر جب رسول اللہ صلعم روانہ ہوے تو عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے ہمراہیون سمیت جو اہل نفاق سے تہے رسول اللہ کے ساتہہ نہ گیا۔ اور مدینہ ہی مین رہ گیا۔

۱۴۴ رسول اللہ کا علی کو اپنے اہل پر خلیفہ کرنا

اِس وقت رسول اللہ نے مدینہ پر (پہلے کیطرح)

اور ہارون سے تشبیہ دینا اور رسول اللہ کے بعد کی خلافت کا اوس سے ثابت ہونا	سباع بن عرفطہ کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ اور جیسے حضرت عثمان کو پہلے مدینہ مین اپنی اہل

پر خلیفہ کر گئے تھے ایسے ہی اسوقت حضرت علی بن ابی طالب کو اپنی اہل پر خلیفہ کر گئے مگر منافقون نے افواہ اُڑا دی کہ رسول اللہ نے اونہین مدینہ مین استشقال کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور ساتھ لیجانا اون کا رسول اللہ کو ایک بوجھ معلوم ہوا ہے وہ کچھ کام کے نہین ہین۔ جب حضرت علی نے یہ بات سُنی تو اونہون نے ہتیار لئے اور رسول اللہ کے پاس ہو پہنچے۔ اور منافقون کی افواہ کا حال آپ کو سُنایا۔ رسول اللہ نے فرمایا منافق جھوٹ بکتے ہین۔ مین نے تمہین اپنی اہل پر خلیفہ کیا ہے۔ جنھین مین مدینہ مین چھوڑ آیا ہون۔ تم جاؤ۔ اور میرے اہل اور اپنی اہل پر میری خلافت کرو۔ (مگر حضرت علی کو منافقون کی اس جھوٹی افواہ سے بڑا غصہ آرہا تھا۔ اور لڑائی سے لوٹ جانا نہین چاہتے تھے۔ اور اوسکی فضیلت و امتیاز بین الاقران کو چھوڑ کر عورتون کی نگرانی مین پڑے رہنے کو ذلیل و حقیر سمجھتے تھے لیکن رسول اللہ کا بڑے دشمن سے مقابلہ تھا۔ اور معلوم نہ تھا کہ نتیجہ کیا ہو۔ اہل وعیال پر کسی شخص کا نگران رہنا ضرور تھا اس لئے آپ نے اون کی تسلی و دلدہی کے لئے یہ بھی فرمایا۔ کہ) کیا تم اس سے راضی نہین ہو۔ کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت موسی کے لئے ہارون تھے۔ مگر میرے بعد نبی نہوگا۔ یہ سُنکر حضرت علی لوٹ گئے اور رسول اللہ آگے روانہ ہو گئے۔ (اس حدیث سے شیعہ لوگ یہ دلیل لاتے ہین کہ رسول اللہ کے بعد قوم کی خلافت پر حضرت علی کا حق تھا۔ اور جو صحابہ نے اون سے یہ حق لے لیا۔ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان کو خلیفہ بنایا سو جتنے صحابہ اس راے مین شریک تھے وہ سب کافر تھے۔ جس سے تمام صحابہ کا کافر

ٹھیرتے ہین - اور بعض رافضی بیان تک بہی بڑہ گئے ہین - کہ حضرت علی نے بہی جو اپنا حق لینے مین سستی کی - اور ابوبکر عمر اور عثمان سے خلافت چھیننے کے لیے نہ لڑے یہ اون کا قصور تہا اور وہ بہی کافر تہے - نعوذ باللہ ایسے اعتقاد سے کہ جس سے تمام صحابہ ادنیٰ و اعلیٰ یک دم کافر ٹھیر جائین - توبہلا اسلام پہر کہان رہا - رسول اللہ نے حضرت علی ہی کو خلیفہ نہین کیا تہا - بلکہ اور صحابہ کو بہی بار بار خلیفہ کیا کرتے تہے - اوس سے رسول اللہ کی بعد کی خلافت سے کیا تعلق ہے - اور اس وقت تو علی کو قوم پر خلیفہ ہی نہین کیا تہا - قوم تو رسول اللہ کے ساتھ تہی - اون کو صرف اہل پر خلیفہ کیا تہا - حالانکہ جو بڑی خلافت مدینہ کی اور امامت کی تہی وہ سباع کو دی تہی اگر اس خلافت سے کچھ حق پیدا ہوتا تو سباع کا حق بڑا تہا - نہ حضرت علی کا -

۴۷۵ ابوخیثمہ کا رسول اللہ کے پاس تبوک مین آنا -

ابوخیثمہ جس کا ذکر ابہی اوپر آچکا ہے کئی روز مدینہ مین رہا - ایک روز وہ اپنے گھر سے باہر آیا - اوسکی دو بیبیان تہین - اون مین سے ہر ایک نے اپنے عریش مین چھڑکاؤ کیا تہا - اور ابوخیثمہ کے واسطے ٹھنڈا پانی رکہا تہا - اور کہانا بہی اوسکے لیئے تیار کیا تہا - جب اوس نے اپنے گہر مین ایسی آسائش دیکہی تو کہا - کہ رسول اللہ تو گرمی اور آندہیون مین ہون - اور ابوخیثمہ ایسے ٹھنڈے سایہ مین رہے اور ٹھنڈے پانی پیئے - یہ تو انصاف کی بات نہین ہے - واللہ مجھے یہ عریش اوسوقت تک حلال نہین کہ مین رسول اللہ کے پاس نہ جاؤن - پہر سفر کا توشہ مہیا کیا - اور اپنے پانی لیجانے کے اونٹ پر سوار ہو رسول اللہ کے پیچہے روانہ ہوا - اور جاکر تبوک مین خدمت سے فیض یاب ہوا - لوگون نے اوسے دیکہا تو عرض کیا یا رسول اللہ کوئی سوار آرہا ہے - آپ نے فرمایا یہ ابوخیثمہ

ہوگا۔ پہر اتنے مین دیکھکر بولے۔ کہ ہان ہان ابوخیثمہ ہی تو ہے۔ پہر وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنا سب حال بیان کیا۔ رسول اللہ نے اوس کے لئے دعاے خیر دی۔

۱۴۶ حجر مین رسول اللہ کا ثمود کے چشمہ سے پانی پینے کی ممانعت کرنا اور آپ کی دعا سے پانی برسنا۔

رسول اللہ صلعم جب تبوک کو چلے۔ تو راستہ مین حجر کا علاقہ آیا۔ جہان قوم ثمود رہا کرتی تہی۔ وہان رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اِس پانی کو کوئی نہ پیئے۔ اور نہ اوس سے وضو کرے۔ اور جو کسی کے پاس (اِس پانی سے) گندہا ہوا آٹا ہو اوسے پہینک دو اور اپنے اونٹون کو کہلا دو۔ اور خود اوس کو نہ کہاؤ۔ اور تم مین سے کوئی شخص رات کو اکیلا نہ نکلے۔ سب آدمیون نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل کی۔ کوئی اکیلا باہر نہ گیا۔ مگر دو شخص بنی ساعدہ کے اکیلے اکیلے باہر چلے گئے۔ ایک تو اپنی قضاے حاجت کے لئے گیا تہا۔ اور دوسرا اپنا اونٹ ڈہونڈہنے کو نکلا تہا۔ پہلے کو تو خناق کی بیماری ہوگئی اور دوسرا جو اونٹ ڈہونڈہنے نکلا تہا ہوا مین اڑگیا۔ اور کوہستان طی کے پہاڑون مین چلا گیا۔ جب رسول اللہ کو اِس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا مین نے تمہین اکیلا نکلنے کے لئے منع نہین کیا تہا۔ پہر جس کو خناق کی بیماری ہوگئی تہی۔ اوس کے واسطے آپ نے دعا مانگی۔ اور وہ اچہا ہوگیا۔ دوسرا جسے ہوا اڑا لے گئی تہی اوسے طی نے جب رسول اللہ مدینہ لوٹ کر آئے تہے بطور تحفہ کے آپ کے پاس بہیجا تہا۔

یہان حجر مین لوگون کے پاس پانی نہ رہا۔ اِس لئے اونہون نے رسول اللہ سے پیاسا ہونے کی شکایت کی۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور اللہ نے ایک ابر بہیجا۔

جس سے مینہ برسا اور لوگ خوب سیراب ہو گئے - اس وقت ایک منافق بھی رسول اللہ کے ہمراہ تہا - جب مینہ آیا تو کسی مسلمان نے اوس سے کہا کہ اس کے بعد کیا ہو گا - یعنی اس ابر سے مینہ برسے گا یا نہین - بولا کہ یہ ابر کا ٹکڑا ہے اسی طرح گزر جائے گا -

۲۷۴ رسول اللہ کی اونٹنی کا گمنا اور آپ کا اوسے دیکھے بتا دینا اور ابن حزم اور ابن لصیت

رسول اللہ کی اونٹنی کہین راستہ مین کہو گئی تہی - آپ نے اپنے اصحاب سے جن مین عمارہ بن حزم بہی تہا اور جو بیعت عقبہ اور جنگ بدر مین شریک تہا فرمایا - کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ محمدؐ تم سے تو آسمان کی خبرین بیان کیا کرتا ہے اور اتنا نہین جانتا کہ اوسکی اونٹنی کہان ہے - مین تو اس کے سوا جو اللہ تعالی مجھے بتا دے اور کچھ بھی نہین جانتا ہون - وہ اونٹنی وادی کی فلان گہاٹی مین ایک درخت سے اولجہی ہوئی ہے اوسکی نکیل پیر مین اولجھ گئی ہے - یہ لوگ سنتے ہی وہان دوڑے اور اوسے درخت سے جا کر نکال لائے - اسکے بعد عمارہ اپنے لوگون مین آیا - اور از راہ تعجب رسول اللہ نے جو اپنے ناقہ کا حال بیان کر دیا تہا اوس کا ذکر کرنے لگا - زید بن لصیت قینقاعی منافق تہا اور عمارہ کے ہی لوگون مین رہتا تہا اوسی نے یہ بات کہی تہی کسی نے عمارہ سے کہدیا کہ زید نے اِس اِس طرح سے کہا تہا عمارہ سنتے ہی اوٹھا اور زید کی گردن پر لاتین مارین اور کہنے لگا کہ یہ آفت عظیم میرے ہی ہمراہیون مین ہے اور مجھے خبر بہی نہین - نکل یہان سے عدو اللہ بعض لوگ کہتے ہین کہ زید نے اپنی اس بات سے توبہ کر لی تہی - اور پہر اچہا مسلمان ہو گیا تہا - اور بعض کہتے ہین کہ نہین اوسنے توبہ نہین کی - ہمیشہ اوسے لوگ متہم کرتے رہے - اور وہ اسی حالت مین مر گیا -

۴۸ ابوذر کا لشکر سے پیچھے رہ جانا اور رسول اللہ کی پیشین گوئی اور عقل کے نزدیک اوسکی کوئی وجہ نہونا۔

ابوذر کا راستہ مین اونٹ تھک گیا جس سے ابوذر کو لشکر کے ساتھہ چلنا دشوار ہو گیا۔ اور وہ پیچھے رہ گیا لوگون نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ابوذر پیچھے رہ گیا۔ آپ نے فرمایا رہ جانے دو۔ اگر اوس مین کچھہ خیر ہوگی تو اللہ تعالیٰ اوسے تمھارے پاس پھر بھیجدے گا۔ آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کوئی پیچھے رہ جاتا تو یہی فرمایا کرتے تھے۔

ابوذر اپنے اونٹ کے پاس ٹھیر گیا۔ اور جب اوسے دیر ہو گئی۔ تو اوس نے اپنا اسباب اونٹ پر سے لیا اور اپنی پیٹھہ پر لاد کر رسول اللہ کے پیچھے پیچھے پیدل ہی چلدیا۔ لوگون نے دور سے دیکھا تو کہا یا رسول اللہ کوئی شخص اکیلا چلا آرہا ہے آپ نے فرمایا ابوذر ہوگا۔ جب لوگون نے غور سے دیکھا۔ تو بول اُٹھے۔ کہ ہان ہان ابوذر ہی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ابوذر پر خدا رحمت کرے۔ وہ اکیلا ہی جاے گا۔ اور اکیلا ہی مرے گا۔ اور اکیلا ہی اُٹھایا جاے گا۔ اور اوس کے جنازہ پر کچھہ مسلمان لوگ آئین گے۔

پھر جب حضرت عثمان نے ابوذر کو اون کی گستاخیون کے سبب سے ربذہ کو نکال دیا۔ تو وہان جاکر کچھہ عرصہ رہنے کے بعد وہ مر گئے۔ وہان اون کے ساتھہ اون کی عورت اور ایک غلام تھا۔ اونھون نے اپنے مرتے وقت ان دونون کو وصیت کی۔ کہ اونھین غسل دیکر کفن دین۔ پھر جنازہ راستہ پر رکھدین۔ اور جو سب سے اول سوار آئین اون سے دفن مین استعانت لین چنانچہ اونھون نے ایسا ہی کیا۔ کہ اسی مین عبد اللہ بن مسعود عراق سے کچھہ آدمیون کے ساتھہ آئے۔ اون کی بی بی نے اون سے

کہا کہ ابوذر مر گئے ہین - اِس سے ابن مسعود رو پڑے - اور کہا رسول اللہ نے سچ فرمایا تہا - کہ تو اکیلا ہی رہے گا اور اکیلا ہی مرے گا - اور اکیلا ہی اُٹہایا جاوے گا - اور پہر اونہین دفن کر دیا (لیکن ابوذر نہ تو اکیلے ہی رہے نہ اکیلے مرے - کیونکہ اونکی بی بی اور غلام اون کے ساتہہ تہے - یہ حدیث اور کتنی ہی اِس قسم کی حدیثین اون لوگون نے گڑہ لی ہین جنہین بعض صحابہ کبار کی شان مین کچہہ خلاف منظور تہا - کوئی وجہہ نہین معلوم ہوتی کہ رسول اللہ کا ابوذر کی نسبت اس پیشین گوئی سے کچہہ مقصد ہو ابوذر نے دین اسلام کے لئے کوئی ایسی بری خدمت نہین کی ہے کہ جس سے اون کے افعال کی نسبت رسول اللہ کو پیشین گوئی کی ضرورت ہوتی - اِس سے صرف اتنا ہی منظور ہے کہ کسی طرح حضرت عثمان کے واجبی حکم کی تذلیل کیجاوے جو اونہون نے ابوذر کی نسبت دیا تہا -)

۴۹ ایلہ اذرح جربا اور مقنا والون کا جزیہ دینے پر اطاعت قبول کرنا -

پہر رسول اللہ صلعم تبوک مین پہونچے - وہان یوحنا بن روبہ والی ایلہ آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور جزیہ دینا منظور کیا - اور اس کا ایک نوشتہ بہی لکہدیا - اون کے جزیہ کی تعداد تین سو دینار تک پہونچی تہی - پہر اِس کے بعد خلفاے بنی امیہ نے (زمانہ کے مصالح اور آمدنی کی ترقی کو دیکہہ کر) اون پر کچہہ اور زیادہ کر دیا - لیکن جب عمر بن عبد العزیز کا زمانہ آیا تو اوس نے اون سے وہی تین سو دینار لئے -

اِسی طرح اذرح کے لوگون نے بہی سو دینار جزیہ دینا قبول کیا - اور یہ ٹہیرایا - کہ ہر سال رجب کے مہینے مین دیا کرین گے - اور اسی کے ساتہہ اہل جربہ نے جزیہ دینے پر صلح کی - اور مقنا والون نے بہی یہ ٹہیرایا کہ اپنے ملک کی ایک چہارم پیداوار

دیا کرین گے۔

۵۰ اخالد کا اکیدر والی دومة الجندل کو پکڑ کر لانا۔

اسی زمانہ مین رسول اللہ صلعم نے خالد بن الولید کو اکیدر بن عبد الملک صاحب دومة الجندل کی طرف بہیجا۔ جو کندہ کے نصرانیون مین سے تہا۔ اور خالد سے کہا کہ اوسے نیل گاے کا شکار کرتے ہوئے تم پاؤ گے (غالباً یہ بات مشہور ہو گی کہ وہ نیل گاے کا شکار بہت کہیلا کرتا ہے) خالد بن الولید فوراً روانہ ہوئے۔ اور اس قدر قریب اوس کے قلعہ کے جا پہونچے۔ کہ وہان سے آدمی آنکہہ سے دیکہہ سکے۔ اکیدر اس وقت اپنے مکان کی چہت پر تہا۔ اور شب کا وقت تہا کہ ایک نیل گاے اوسکے دروازہ پر آئی۔ اور کواڑون سے سینگ رگڑنے لگی۔ اکیدر کی عورت نے اوس سے کہا کہ یہ تماشا بہی کبہی تو نے دیکہا ہے۔ نیل گاے دروازہ سے سینگ رگڑ رہی ہے۔ اکیدر نے کہا واللہ کبہی نہین۔ پہر وہ قلعہ سے اُترا اور گہوڑے پر سوار ہوا۔ اور کچہہ اپنے اہل بیت کو ساتہہ لیا اور پہر نیل گاے کو پکڑنے کو چلا۔ کہ اسی مین اوسے رسول اللہ کی فوج مل گئی اور اونہون نے اوسے ہی شکار بنا کر پکڑ لیا۔ اور اوسکے بہائی حسان کو مار ڈالا۔ اور خالد نے اکیدر سے دیبا کی ایک قبا لی۔ جس پر سونے کا کام کیا ہوا تہا۔ اور اوسے رسول اللہ کی خدمت مین بہیجا یہان ایسی چیز عربون نے کبہی دیکہی بہی نہ تہی۔ اوسے مسلمان دیکہتے اور ہاتہہ لگا لگا کر نہایت تعجب کرتے تہے۔ کہ دنیا مین ایسی خوبصورت چیزین بہی بنا کرتی ہین۔ رسول اللہ نے فرمایا تم اس سے تعجب کرتے ہو۔ سعد بن عبادہ کی مندیل جنت مین اس سے کہین بہتر ہین۔

پہر جب خالد اکیدر کو لیکر رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے۔ تو آپ نے

اوس کی جان بخشی فرمائی۔ اور اوس سے جزیہ ٹھیراکر اوسے چھوڑ دیا۔

۱۵۱ رسول اللہ کی مراجعت مدینہ کو

رسول اللہ صلعم تبوک مین کوئی اونیس روز رہے اور اوس سے آگے نہ بڑہے۔ لیکن رومی اور عرب متنصرہ بہی آپ کی طرف نہ آئے۔ اِس لئے رسول اللہ مدینہ کو واپس چلے آئے۔

۱۵۲ رسول اللہ کی دعا سے چشمہ وادی المشقق سے پانی نکلنا۔

راستہ مین واپسی کے وقت مسلمانون کو ایک چشمہ ملا۔ جس کی سوت سے اسقدر پانی نکلتا تہا۔ کہ ایک یا دو سوار اوس سے پانی پی سکین۔ اِس وادی کو جس مین یہ چشمہ تہا وادی المشقق کہتے تہے۔ رسول اللہ صلعم نے حکم دیا۔ کہ جو کوئی ہم سے آگے اِس چشمہ پر پہونچے اوسے چاہیے کہ اوسوقت تک پانی نہ پیے۔ کہ ہم وہان نہ آجائین۔ لیکن کچہ منافق آگے جا پہونچے۔ اور اوس سے پانی پی لیا۔ جب رسول اللہ صلعم وہان آئے تو لوگون نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اون پر لعنت کی اور اونہین بددعا دی۔ پہر آپ اوپر اُترے۔ اور اپنا ہاتہ اوس سوت کے نیچے رکہا۔ اوس سے اسوقت تہوڑا تہوڑا پانی نکل رہا تہا۔ آپ نے دعا کی کہ اوس سوت کے حوض مین خدا برکت دے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اوس مین سے نہایت زور سے پانی پہوٹ پڑا۔ اور تمام لوگون نے اوس سے پانی سیراب ہوکر پی لیا۔

۱۵۳ مسجد الضرار کا قبا مین بننا اور رسول اللہ کا اوسے تڑوا دینا۔

پہر رسول اللہ صلعم وہان سے مدینہ کو چلے۔ اور رفتہ رفتہ جب مدینہ کے قریب آئے تو آپ کو مسجد الضرار کے بننے کی خبر ملی۔ آپ نے مالک بن الدخشم کو بہیجا۔ اور اوس نے جاکر اوسے جلا کر گرا دیا۔ (یہ ہم اوپر لکہہ آئے ہین کہ جب رسول اللہ مکہ سے ہجرت

کرکے مدینہ تشریف لائے تھے تو پہلے قبا مین آکر اُترے تھے - اور وہان نماز پڑھی تھی - اوس محلہ کے لوگون نے ایک مسجد بنالی تھی - اور وہان رسول اللہ صلعم بھی ہفتہ عشرہ مین کبھی کبھی نماز کو جایا کرتے تھے - وہان بعض منافقین نے ایک اور مسجد بنانے کی تجویز کی - اور رسول اللہ سے عرض کیا - کہ پہلے آپ چلکر وہان نماز پڑھ دیجیے - آپ نے فرمایا کہ جب تبوک سے لوٹین گے تو وہان آتے وقت نماز پڑھین گے - لیکن اب معلوم ہوا - کہ وہ مسجد منافقین نے مسلمانون مین پھوٹ ڈالنے کے لئے بنائی ہے - اس لئے رسول اللہ نے اوسے گرادیا) اس باب مین اللہ تعالیٰ کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی ہے وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ط وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ط وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ط لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ط لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ط فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ط أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ط لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(اور ایک قسم کے منافق وہ بھی ہین جنہون نے اس غرض سے ایک مسجد بنا کھڑی کی کہ مسلمانون کو نقصان پہونچائین - اور خدا اور رسول کے ساتھ کفر کرین - اور مسلمانون مین پھوٹ ڈالین اور اون لوگون کو پناہ دین - جو اللہ اور اوس کے رسول کے ساتھ پہلے لڑ چکے ہین - اور پوچھا جاوے گا تو قسمین کھانے لگین گے - کہ ہم نے تو نیکی کے سوا اور کسی قسم کا ارادہ نہین کیا ہے

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہین سواے پیغمبر تم اوس مسجد مین کبھی جاکر کھڑے ہونا ہان وہ مسجد جس کی بنیاد شروع دن سے پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے اوس کا البتہ حق ہے کہ تم اوس مین کھڑے ہوکر امامت کیا کرو۔ کیونکہ اوس مین ایسے لوگ مین جو خوب پاک صاف رہنے کو پسند کرتے ہین۔ اور اللہ خوب پاک صاف رہنے والون کو پسند کرتا ہے۔ بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اوسکی خوشنودی پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے وہ بہتر ہے یا وہ جو ٹھیس جیسے کھو کھلے کگار کے کنارہ پر اپنی عمارت کی بنیاد رکھے۔ پہر وہ عمارت دہڑام سے اوسے لیکر جہنم کی آگ مین جا گرے۔ اور اللہ ظالم لوگون کو ہدایت نہین دیا کرتا۔ یہ عمارت جو ان لوگون نے بنائی ہے اس کی وجہ سے ان لوگون کے دلون مین ہمیشہ دہکڑ پکڑ رہے گی یہان تک کہ آخر کار اوس عمارت کے گرا دئے جانے سے اونکے دلون کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین گے۔ اور اللہ سب کے دلون کا حال جاننے والا اور صاحب تدبیر وحکمت ہے) اسے جن لوگون نے بنایا تھا وہ بارہ آدمی تھے۔ اور زمین اسکی حذام بن خالد بنی عمرو بن عوف کے مکان سے لی گئی تھی۔

۱۵۴ منافق اور غیر منافق متخلفین کی خطاؤن کا معاف ہونا

پہر رسول اللہ صلعم مدینہ پہونچ گئے۔ اور پہلے ذکر ہوچکا ہے کہ کچھہ منافقین رسول اللہ کے ساتھہ رہ گئے تھے۔ جب رسول اللہ آئے تو اونہون نے اپنے عذر کئے۔ اور حلف اوٹھائے کہ ہم فلان فلان سبب سے نہین گئے تھے۔ رسول اللہ نے اونہین معاف کردیا۔ حالانکہ پہلے اللہ تعالی نے اور اوس کے رسول نے اون کا عذر قبول نہین کیا تھا اور جو تین آدمی کعب بن مالک ہلال بن امیہ اور مرارۃ بن الربیع بہی رسول اللہ کے ساتھہ نہ گئے تھے۔ اور اون کے دلون مین دین کی طرف سے کچھہ شک اور نہ کی

طرف سے نفاق نہ تہا اون کی نسبت رسول اللہ نے حکم دیا۔ کہ اون سے کوئی کلام نہ کرے۔ اِس سے لوگون نے اون سے بات چیت کرنا چہوڑدی۔ پچاس دن تک وہ اس طرح معتوب رہے پہر جب خدا تعالیٰ نے اون کی توبہ منظور کرلی تو یہ آیت نازل ہوئی۔ لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ط ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ط إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ط وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ط ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ط إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ط (اللہ نے ہی بڑا ہی فضل کیا اور پیغمبر مہاجرین اور انصار پر جنہون نے تنگ دستی اور عسرت کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا۔ اور ساتھ ہی دیا تو ایسے نازک وقت میں جب کہ اون سے بعض کے دل ڈگمگا رہے تھے۔ پہر اوسی نے اون پر بہی اپنا فضل کیا۔ کہ اون کو سنبھال لیا۔ اِس مین شک نہیں کہ خدا ان سب پر نہایت درجہ مہربان اور رحمت کرنے والا ہے۔ اور علیٰ ہذا القیاس اون تین شخصوں پر بہی جو باِنتظار امر خدا ملتوی رکہے گئے تہے یہان تک کہ جب زمین باوجود فراخی اون پر تنگی کرنے لگی۔ تو وہ اپنی جان سے بہی تنگ آگئے۔ اور سمجہ لیا۔ کہ خدا کی گرفت سے اوس کے سوا اور کہیں پناہ نہین۔ پہر خدا نے اون کی توبہ قبول کرلی۔ تاکہ قبول توبہ کے شکریہ میں آیندہ کے لئے بہی توبہ کئے رہین۔ بیشک اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ مسلمانو خدا کے غصب سے ڈرو۔ اور سچ بولنے والون کے زمرہ میں رہو) اور رسول اللہ صلعم جب مدینہ آگئے ہین تو اوسوقت رمضان کا مہینا تہا۔

عروۃ بن مسعود الثقفی کا رسول اللہ پاس آنا

۵۵ | عروہ کا اسلام اور اپنی قوم میں جاکر دعوت اسلام کرنا اور مارا جانا۔

اسی سال عروۃ بن مسعود الثقفی مسلمان ہوکر رسول اللہ پاس آیا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ اوس وقت رسول اللہ صلعم پاس راستہ مین آیا تہا جب کہ آپ طائف سے مراجعت فرما کر آرہے تہے اوس نے آکر درخواست کی کہ یا رسول اللہ مجہے آپ اجازت دیجیے کہ مین اپنی قوم کے پاس چلا جاؤن - رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ تجہے مار ڈالین گے عروہ نے کہا کہ وہ مجہسے اسقدر محبت کرتے ہین کہ میری بات سے وہ کبہی انکار نکرینگے اوسے امید تہی کہ وہ بہی اسلام لاتے مین اوس کی موافقت کرین گے - اور اوسکی منزلت کا خیال رکہین گے۔

لیکن جب وہ لوٹ کر طائف کو گیا - تو اپنے بالاخانہ پر چڑہا - اور وہان سے لوگون کے سامنے ہوکر اپنے اسلام کا اظہار کیا - اور اونہین بہی اپنی طرف بلایا - مگر اونہون نے اوسکے تیر مارے - جس سے ایک تیر اوسکے جالگا اور وہ مارا گیا - اوسکے مرنے کے وقت کسی نے اوس سے پوچہا کہ تیرا قتل کیسا ہے - کہا یہ اللہ تعالٰی کی کرامت ہے کہ اوس نے مجہے شہادت عطا فرمائی - اور میرا وہی درجہ ہے جو اون شہدا کا درجہ ہے جو رسول اللہ کے ساتہہ شہید ہوئے تہے - پہر جب وہ مرگیا تو اوسے اونہون نے شہدا کے ساتہہ دفن کردیا جو رسول اللہ کے ساتہہ شہید ہوئے تہے - اور رسول اللہ صلعم نے اوس کی نسبت فرمایا کہ اوس کی مثل اپنی قوم مین وہی ہے جو صاحب یٰس کی اپنی قوم مین تہی۔

وفد ثقیف کا رسول اللہ پاس آنا

۵۶ | ثقیف کا وفد رسول اللہ کے پاس آنا اور لات کے توڑنے اور نماز کے معاف کرنے کی درخواست کرنا اور اون کا اسلام

اِسی سال رمضان کے مہینے مین رسول اللہ پاس ثقیف کا وفد آیا اوس کا سبب یہ ہوا تھا - کہ اونھوں نے دیکھا چارون طرف سے عرب اونکے قتال کے لئے اُٹھہ کھڑے ہوے ہین اور روز اون کو لوٹتے مارتے ہین - چنانچہ اون میں سے جس نے سب سے بڑی مضرت اونھین پہونچائی تھی وہ مالک بن عوف النصری تھا جب کوئی مال اون کا بستی سے نکلتا تو اوسے لوٹ لیتا اور جب کوئی انسان باہر آتا تو اوسے پکڑ لیتا تھا - اِس واسطے وہ لاچار ہو گئے - اور سب نے مجتمع ہو کر عبد یالیل بن عمرو بن عمیر اور حکم بن عمرو بن وہب اور شرجیل بن عیلان کو روانہ کیا جو احلاف میں سے تھے اور بنی مالک مین سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف اور نمیر بن خرشہ بھی روانہ ہوے - اور طائف سے نکل کر رسول اللہ پاس مدینہ مین پہونچے - آپ نے اونھین مسجد کے قبہ میں ٹھیرایا - اور رسول اللہ صلعم سے پیغام سلام شروع ہوئے رسول اللہ کے اور اِس وفد کے درمیاں خالد بن سعید بن العاص جاتا آتا تھا - اور رسول اللہ صلعم اون کے کہانے کا سامان اون کے پاس خالد کے ہاتھہ بہیجتے تھے - لیکن یہ لوگ شبہہ کے سبب کہانا اوس وقت نہ کہاتے تھے کہ جب تک خالد اوس کہانے مین سے نہ کہا لیتا تھا - پھر جب وہ مسلمان ہو گئے تو بے کھٹکے کہانے لگے -

اونھون نے رسول اللہ صلعم سے درخواست کی تھی - کہ آپ طاغیہ کو یعنی لات بت کو تین برس تک نہ توڑیں - مگر رسول اللہ نے اِس سے انکار کیا - اس سے اون کا

مقصد یہ تہا - کہ وہ اپنی قوم کے سمہا اور عورتون سے سلامت رہین - اور اون سے ایسی جان بچائین - اگرچہ اوہون نے بہت کوشش کی اور ایک مہینا ٹھیرے رہے - لیکن رسول اللہ نے ہرگز اسے منظور نہ کیا -

یہ بہی اونہوں نے درخواست کی تہی کہ اون سے نماز معاف کردی جائے - آپ نے فرمایا وہ قوم کسی کام کی نہیں جس میں نماز نہ ہے کا دستور نہیں - آخر اوہون نے ان سب باتوں کو مان لیا - اور مسلمان ہوگئے - اور رسول اللہ صلعم نے اون پر عثمان بن ابی العاص کو امیر مقرر کیا - جو اگرچہ اون مین چہوٹا تہا مگر اسلام کی طرف اوسکو بڑی رغبت تہی - اور دین کی باتوں مین بڑا فقیہ ہوگیا تہا -

۵۷ امیرہ اور ابوسفیان بن حرب کا لات کو جاکر توڑنا اور رسول اللہ کے ساتہ صلہ رحم کا حکم دینا -

پہر وہ اپنی بلاد کو لوٹ گئے اور رسول اللہ صلعم نے اون کے ساتہ مغیرہ بن شعبہ اور ابوسفیان بن حرب کو بہیجا - کہ طاغیہ کو جاکر گرادیں ان مین سے مغیرہ آگے گیا - اور جاکر اوسے گرادیا - اس بت کے گراتے وقت مغیرہ کی قوم کے لوگ جو بنی شعیب سے تہے اوسکی حفاظت کے لیے موجود تہے کہ کہین کوئی اوسکے تیر نہ مار دے - اور اوس وقت عورتیں ننگے سر باہر نکل آئین اور اوس پر روتی تہین - مغیرہ نے جو زیور اور مال اوس بت کے پاس تہا اوسے لے لیا -

جب عروہ اور اسود مارے گئے تو ابوملیح بن عروہ بن مسعود اور قارب بن الاسود بن مسعود دونوں رسول اللہ پاس آئے رسول اللہ صلعم نے اون سے کہا - کہ عروہ اور اسود کا دَین ادا کرین - اس لئے اوہون نے دَین ادا کردیا - اسود ان مین سے کافر ہی مرا تہا - اس لئے اوس کے بیٹے نے رسول اللہ سے پوچہا کہ کیا مین اپنے باپ کا دَین ادا کرون وہ تو کافر

مرا ہے آپ نے فرمایا کہ مسلمان پر اپنی قرابت کا پاس ضرور ہے۔ یعنی تو تو مسلمان ہو گیا ہے۔ اس لئے تجھے باپ کے ساتھ صلہ رحم کرنا چاہیئے گو وہ مشرک ہی کیوں نہ مرا ہو۔

غزوہ طی اور عدی بن حاتم کا اسلام

۱۵۸ حضرت علی کا سریہ بنی طی پر۔ اسی سنہ ۹ ہجری کے ماہ ربیع الآخر میں نبی صلعم نے علی بن ابی طالب کو طی کی طرف بھیجا۔ اور اونہیں حکم دیا کہ وہاں جا کر اون کے صنم فلس کو گرادیں حضرت علی اون کی طرف گئے۔ اور اون پر تاخت کر کے اونہیں لوٹ لیا۔ اور اون کی عورتوں بچوں کو پکڑ کر بت کو توڑ ڈالا۔

اس بت کے اوپر دو تلواریں لٹکتی تہیں۔ ایک کا نام مخذم اور دوسری کا رسوب تھا۔ یہ بہی علیؑ نے لے لین اور اونہیں رسول اللہ صلعم پاس لے آئے۔ یہ تلوارین حارث بن ابی شمر نے ہدیہ کے طور پر بت کو بہیجی تہین۔ اور وہ اوس پر لٹکا دی گئی تہیں۔

اور اسی وقت حاتم کی بیٹی بہی پکڑی گئی۔ اور مدینہ کو رسول اللہ پاس قیدیون مین آئی رسول اللہ نے اوسے چھوڑ دیا۔

۱۵۹ عدی بن حاتم کا اسلام اور رسول اللہ کی پیشین گوئی فتوحات اسلامیہ کی نسبت۔ عدی بن حاتم کے اسلام لانے کا سبب اس طرح ہوا تہا۔ عدی بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ کے پاس سوار آئے۔ اور میری بہن اور آدمیون کو پکڑ کر لے گئے اور رسول اللہ کے پاس اونہیں حاضر کیا۔ میری بہن نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ تو مر گیا۔ اور وارد دوست ہو کر بہاگ گیا کہ وہ آپ پاس آتا اور مجھے چھڑا کر لے جاتا۔ آپ مجھہ پر مہربانی کرین اللہ نے آپ پر مہربانی کی ہے۔ رسول اللہ نے پوچہا تیرا وافد کون ہے۔ عرض کیا عدی

بن حاتم - فرمایا وہ شخص جو اللہ اور اوسکے رسول سے بھاگا ہے - پھر آپ نے اوس پر احسان کیا (یعنی چھوڑ دیا) اِسوقت ایک شخص اُسکے پاس کھڑا تھا (وہ حضرت علیؓ ابن ابی طالب تھے) اونھون نے حاتم کی بیٹی سے کہا کہ رسول اللہ سے سواری بھی مانگ - اوس نے رسول اللہ سے سواری کے لئے عرض کیا - آپ نے اوس کے واسطے بھی حکم دیدیا اور اوسے کپڑے پہنائے - اور کچھہ نفقہ بھی عطا کیا گیا -

عدی کہتا ہے کہ مین طی کا بادشاہ تھا - اون سے مرباع (یعنی چوتھہ) لیتا تھا - اور مذہب میرا نصرانی تھا جب رسول اللہ کی فوج آئی - تو مین اسلام والون سے شام کی طرف بھاگ گیا - اور دل مین یہ کہا کہ مین اپنے دین والون کے پاس رہون گا - اسی مین میری بہن میرے پاس شام کے ملک مین آئی - اور جو اوسے مین چھوڑ کر چلا گیا تھا اِس پر مجھے ملامت کرنے لگی کہ تو گھر والون کو چھوڑ کر کیسے بھاگ گیا - پھر کہا کہ میرے نزدیک تو محمدؐ کے پاس بہت جلد چلا جا - اگر وہ نبی ہوگا تو جو جلدی اوس کے پاس جائیگا اوس کو اوسی قدر فضیلت ملے گی - اگر وہ بادشاہ ہوگا تو بھی تجھے عزت حاصل ہوگی - اور تو جو کچھہ ہے وہ تو تو ہے ہی - یعنی تیرا جو مذہب ہوگا وہ ہی مذہب رہے گا - اوسمین کچھہ فرق نہین آسکتا - عدی کہتا ہے اِس واسطے مین رسول اللہ کے پاس آیا - اور آپ کو سلام کیا - اور اپنا حال بتلایا - آپ اوسوقت مکان کو تشریف لئے جاتے تھے مین بھی آپ کے ساتھہ ساتھہ چلا - راستہ مین آپ کو ایک بڑھیا ملی - اوس نے رسول اللہ کو کھڑا کر لیا - آپ اوس سے بہت دیر تک باتین کرتے رہے - اور اوس کی ضرورت کی نسبت گفتگو ہوتی رہی - مین نے کہا یہ شخص تو بادشاہ نہین ہے پھر مین آپ کے گھر مین گیا - آپ نے میرے لئے ایک مسند بچھادی اور خود زمین پر بیٹھہ گئے - مین نے

کہا یہ تو کسی طرح پادشاہ نہین ہوسکتا - پہر رسول اللہ نے مجہہ سے کہا - کہ عدی تو مرباع
لیا کرتا ہے وہ تیرے مذہب مین جائز نہین ہے - اور اسی لئے تجہے اسلام قبول
کرنا بہی ناگوار ہوگا - کیونکہ ہم لوگ غریب ہین اور ہمارے دشمن بہت ہین - ہان البتہ
اللہ تعالیٰ آیندہ اون کو اتنا مال دے گا - کہ اوسکا کوئی لینے والا بہی نہ ملے گا - اور تو سنے
گا کہ ایک عورت قادسیہ سے اپنے اونٹ پر اکیلی سوار ہوگی اور جا کر بیت اللہ کی زیارت
کرے گی - اوس کو بجز اللہ کے اور کسی کا اندیشہ نہو گا اور تو سنے گا کہ بابل کے قصور
ابیض فتح ہوجائین گے -

عدی کہتا ہے کہ مین پہر مسلمان ہوگیا - اور مین نے دیکہہ لیا کہ قصور ابیض تو فتح ہوگئے
اور عورتین بہی اکیلی بیت اللہ کو زیارت کے واسطے جاتی ہین - اور اونہین راستہ مین
بجز اللہ کے اور کسی کا خوف نہین ہوتا ہے - اسیطرح مجہے یقین ہے کہ وہ تیسری
بات کہ مال ایسا پہڑے گا جس کا کوئی لینے والا نہ ہوگا ضرور سچ نکلے گی -

رسول اللہ کے پاس وفود کا آنا

۱۶۰ عربون کا فوج فوج مسلمان ہونا جب رسول اللہ صلعم نے مکہ فتح کر لیا - اور ثقیف
بہی مسلمان ہوگئے - اور تبوک سے بہی آپ کو فراغت حاصل ہوگئی تو چارون طرف
سے آپ کے پاس عرب کے وفود یعنی ایلچی آنے لگے عرب لوگ اسوقت تک
اپنے اسلام لانے اور نہ لانے کے باب مین قریش کا انتظار کر رہے تہے اور چاہتے
تہے کہ اس معاملہ مین قریش جو کارروائی کرین وہی ہم بہی کرین - کیونکہ قریش لوگون کے
امام اور حرم والے تہے - اور اسمٰعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تہے جسے سب

عرب والے مانتے اور کوئی اس سے انکار نہین کرتا تھا۔ اور یہی قریش تھے کہ جنھون نے رسول اللہ سے لڑائی کی تھی اور آپ کے خلاف میں کھڑے ہو گئے تھے۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا اور قریش مسلمان ہو گئے۔ تو عربون نے جان لیا کہ وہ رسول اللہ صلعم سے کسی طرح نہیں لڑ سکتے۔ اور آپ کی عداوت کی ان مین طاقت نہین ہے۔ اس لئے عرب دین اسلام مین فوج فوج داخل ہونے لگے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ط فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ط (اے پیغمبر جب کہ خدا کی نصرت آپہونچی اور مکہ فتح ہو گیا۔ اور تم نے لوگوں کو بچشم خود دیکھ لیا کہ دین خدا یعنی اسلام میں جوق جوق لوگ داخل ہو رہے ہیں تو اپنے پروردگار کی حمد وثنا کے ساتھ اوسکی تسبیح وتقدیس میں مشغول ہو جاؤ۔ اور اوس سے گناہون کی معافی مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے)

۱۶۱ رسول اللہ کے پاس بنی اسد و بنی بلی و بہی ر رامین کی سفارتون کا آنا۔

اسی واسطے عربون کے وفود اس سن میں رسول اللہ کے پاس آئے چنانچہ بنی اسد کا وفد رسول اللہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگے کہ اس سے پیشتر کہ آپ کسی آدمی کو ہمارے بلانے کے واسطے بھیجین ہم خود ہی آپ کے پاس چلے آئے اسواسطے اللہ تعالے کے بیان سے یہ آیت نازل ہوئی یَمُنُّوْنَ عَلَیْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ یَمُنُّ عَلَیْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِیْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ع (اے پیغمبر یہ لوگ تم پر اپنے اسلام لانے سے منت رکھتے ہین۔ تم ان سے کہو کہ مجھہ پر اپنے اسلام لانے سے منت مت رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر منت رکھتا ہے کہ اوس

اوس سے تم کو ایمان کا راستہ دکہایا۔ بشرطیکہ تم دعوی اسلام مین سچے ہوؤ) اسی سنہ مین زرامین کا وفد بہی آیا جس مین دس آدمی تہے۔

۱۶۲ اسی ہیم کے وفد کا آنا اور رسول اللہ کو چلاکر پکارنا اور اون کے خطیب شاعر کا رسول اللہ کے خطیب وشاعر سے مقابلہ۔

اور نیز اسی سنہ مین رسول اللہ پاس حاجب بن زرارۃ بن عدس کے ساتہ بنی تمیم کا وفد بہی آیا۔ جس میں اقرع بن حابس زبرقان بن بدر عمرو بن الاہتم قیس بن عاصم جنات معتمر بن زید ایک عظیم وفد کے ساتہ تہے۔ اور اونکے ساتہ عیینۃ بن الحصن الفزاری بہی تہا۔

جب یہ لوگ مسجد نبوی مین داخل ہوے تو رسول اللہ کو چلاکر پکارا۔ کہ یا محمد صلعم باہر آئے۔ اس سے رسول اللہ صلعم کو تکلیف ہوئی۔ اور آپ اونکے واسطے باہر نکلکر آئے۔ وہ آپ کو دیکہکر بولے کہ ہم اس لئے آئے ہین کہ باہم مفاخرت کرین۔ آپ ہمارے خطیب اور ہمارے شاعرون کو بولنے کی اجازت دیجیئے۔ رسول اللہ نے اونہین بولنے کی اجازت دی اون مین سے ایک شخص عطارد نام اوٹہا۔ اور بولا اللہ کو سب طرح کی حمد ہے جس نے ہمارے اوپر فضل وکرم کیا۔ اور ہمین بادشاہی عطا فرمائی۔ اور مال ومنال بہت کثرت سے عنایت کیا اوس سے ہم اچہے کام کرتے ہین۔ اور اوسی نے ہم کو اہل مشرق مین عزت والا اور بہت کثرت سے کیا ہے جو کوئی ہم سے مفاخرت کرے اوسے چاہیئے کہ وہ بہی جیسے ہم نے اپنے مکارم کو بیان کیا ہے بیان کرے۔

رسول اللہ نے ثابت بن قیس کو حکم دیا۔ کہ اس شخص کا جواب دو۔ ثابت کہڑا ہوا اور کہا۔ اوس خدا سے پاک کو حمد وثنا ہے کہ جو زمین اور آسمانون کا مالک ہے۔ اور

اوس نے اونہین پیدا کیا ہے - اور اوسی کا حکم اون مین جاری ہے - اوس کے فضل کے بغیر کوئی کام کبھی نہین ہوا - اوسی کی قدرت ہے کہ اوس نے ہمین بادشاہ کیا - اور اپنی خلق میں سے ایک رسول منتخب کیا جو سب مین اکرم الناس اور گفتگو مین سب سے اصدق اور حسب مین سب سے افضل ہے - اوس پر اللہ تعالی نے ایک کتاب نازل کی - اور اپنے رسول کو خلق مین امین بنایا چنانچہ وہ تمام عالم کے لوگون مین برگزیدہ ہے - پہر اوس رسول نے مخلوق کو اسلام کی دعوت کی - اور اوس کی قوم کے اور ذو رحم مہاجر اوس پر ایمان لائے - جو سب مین اکرم اور چہرون کے احسن اور افعال مین خیر الناس ہین اون کے بعد جس قوم نے سب سے اول اللہ کی باتون کو قبول کیا اور رسول کی دعوت کو مانا وہ ہم ہین - اس لیے ہم اللہ تعالی کے انصار اور اسکے رسول کے وزیر ہین - ہم لوگون سے اوس وقت تک لڑین گے کہ وہ ایمان نہ لائین - جب کوئی شخص اللہ پر اور اوس کے رسول پر ایمان لائے گا اوس کا خون اور اوس کا مال ہمارے لیے ممنوع اور حرام ہے - اور جو شخص کفر کرے گا اوس پر ہم اللہ کے واسطے ہمیشہ جہاد کرین گے - اوس کا قتل کرنا ہمارے لیے آسان ہے - والسلام علیکم -

پہر دونون نے کہا یا رسول اللہ ہمارے شاعر کو بہی اجازت دیجیے - رسول اللہ نے اجازت دی پہر زبرقان بن بدر (شاعر) کہڑا ہوا - اور کہا

نحن الکرام فلا حی یعادلنا		منا الملوک وفینا تنصب البیع

ہم کرام اور بزرگ ہین کوئی حی ہماری برابری نہیں کر سکتا - ہم میں ملوک ہوتے ہین اور بیعت ہم مین نصب کی جاتی ہے یعنی لوگ ہماری بیعت کیا کرتے ہیں -

وَكَمْ قَسَرْنَا مِنَ الْأَحْيَاءِ كُلِّهِمِ ‏ ‏ عِنْدَ النِّهَابِ وَفَضْلُ الْعِزِّ يُتَّبَعُ

ایسا بہت ہوا ہے کہ لوٹ کے وقت ہم نے تمام احیا کو مغلوب کر لیا ہے (اسوقت ہم کو تمام عرب پر فضلیت حاصل ہے) اور عرب کی فضلیت گردش کیا کرتی ہے۔ اور باری باری سے حصے مین آیا کرتی ہے۔

وَنَحْنُ يُطْعِمُ عِنْدَ الْقَحْطِ مُطْعِمُنَا ‏ ‏ مِنَ الشِّوَاءِ إِذَا لَمْ يُؤْنَسِ الْقَزَعُ

ہم ایسے ہیں کہ ہمارے کھانا کھلانیوالے اوس وقت جب کہ کہیں طعام کی جھولی دکھائی نہ پڑے اور قحط ہو رہا ہو بھنا گوشت کھلایا کرتے ہیں۔

فَمَا تَرَى النَّاسَ تَأْتِينَا سَرَاتُهُمُ ‏ ‏ مِنْ كُلِّ أَرْضٍ هَوِيًّا ثُمَّ نَصْطَنِعُ

اسی سے آپ دیکھتے ہیں کہ قوموں کے سردار ملک کے ہر حصہ سے باشتیاق تمام ہماری طرف چلے آتے ہین۔ اور پھر ہم اونکے ساتھ احسان کرتے رہتے ہین۔

فَنَنْحَرُ الْكُومَ عَبْطًا فِي أَرُومَتِنَا ‏ ‏ لِلنَّازِلِينَ إِذَا مَا أُنْزِلُوا شَبِعُوا

اور مسافروں اور مہمانوں کے لئے چھانٹ چھانٹ کر اپنے درختوں کی جڑوں کے پاس اونٹوں کو ذبح کرتے ہین۔ اور اسی سے جب وہ لوگ ہمارے یہاں ٹھہرتے ہیں تو اونکا پیٹ بھر جاتا ہے۔

فَلَا تَرَانَا إِلَى حَيٍّ نُفَاخِرُهُمْ ‏ ‏ إِلَّا اسْتَقَادُوا وَكَانَ الرَّأْسُ يُقْتَطَعُ

تم کسی حی کو ایسا نہ دیکھو گے کہ ہم نے اونکے روبرو فخر کیا ہو اور وہ ہم سے نہ دب گئے ہوں۔ اور اگر ایسا ہوا تو اونکا سر اوڑا دیا گیا ہوگا۔

إِنَّا أَبَيْنَا وَلَمْ يَأْبَ لَنَا أَحَدٌ ‏ ‏ إِنَّا كَذَلِكَ عِنْدَ الْفَخْرِ نَرْتَفِعُ

جب ہم لوگوں سے منہ پھیرتے ہیں تو اوسوقت کوں ایسا ہے جو ہم سے منہ پھیرے اور ہماری اطاعت نہ کرے۔ فخر کے وقت ہم اسی طرح بلند ثابت ہوتے ہین۔

فمن هاجرنا يأتى ذاك يعرفنا   فيرجع القولُ والاخبار تستمعُ

جو شخص ہم سے مفاخرت کرے اور ہمارے پاس آ کر گفتگو ہو تو وہ ہمارا حال جو جانتا ہے کہ ہم کیسے ہیں۔ کیونکہ باتیں لوٹتی پلٹتی رہتی اور حالات مشہور ہوا کرتے ہین۔

پھر اقرع بن حابس اون کی طرف سے اُٹھا اور یہ اشعار اوسنے پڑھے۔

أتيناكما يعرف الناس فضلنا   إذا اختلفوا عند إذكار المكارم

ہم آپ کے پاس آئے ہین اس طرح پر کہ تمام لوگ ہماری فضیلت کو جانتے ہین۔ اوس وقت کہ لوگ مکارم کے ذکر و تذکرے کیا کرتے ہین۔ اور ایک دوسرے کی فضیلت کے بارہ مین اون مین اختلاف پڑا کرتا ہے۔

وانا رؤس الناس من كل معشر   وان ليس في ارض الحجاز كدارم

اور ہم لوگ ہر گروہ کے آدمیون کے سردار ہیں۔ اور قبیلہ دارم کی طرح فخر و عزت والا سر زمین حجاز مین کوئی دوسرا شخص نہین ہے۔

وان لنا المرباع من كل غارة   تكون بنجد او بارض التهائم

اور ہمین لوگون کو ہر جگہہ کے مال غنیمت کی چوتھائی ملا کرتی ہے وہ غنیمت خواہ نجد مین ہو یا تہامہ کے علاقہ مین ہو (تہامہ اوس علاقہ کو کہتے ہین کہ جسمین مکہ بستا ہے)۔

رسول اللہ کے ارشاد کے موجب حسان نے اِسکے جواب مین چند اشعار پڑھے جن میں سے بعض یہ ہین ؎

بني دارم لا تفخروا ان فخركم   يعود وبالاً عند ذكر المكارم

اے بنی دارم ہمارے روبرو فخر نہ کرو۔ کیونکہ ذکر مکارم کے وقت تمہارا فخر ہی تمہارے لئے وبال ہو جائے گا۔

سَبَلتُم علینا تفخرُون وانتمُ ۔۔۔ لَنا خولٌ من بین ظِئرٍ وخادِمِ

تم ہمارے پاس فخر کرنے کے لیے آئے ہو۔ حالانکہ تم ہمارے مملوک ہو اور دایون اور خادمون کے کام کیا کرتے ہو۔

وافضلُ ما نِلتُم من المجدِ والعُلا ۔۔۔ وفادتُنا من بعدِ ذکرِ المکارِمِ

بڑی بڑی مجد و سعادت جو تم کو حاصل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ تم ہمارے پاس سفیر ہو کر آئے ہو۔ اور پھر تم مکارم کا ہمارے روبرو ذکر کرتے ہو۔

فانْ کنتُم جئتُم لِحقنِ دماءِکُم ۔۔۔ واموالکم ان تُقسِموا فی المقاسِمِ

دیکھو تم اس لئے آئے ہو کہ اپنے خون معاف کراؤ اور اپنے مال واپس لو تاکہ تم اپنے آپس مین انہین تقسیم کرلو

فلا تجعلوا اللہِ انداداً واسلِمُوا ۔۔۔ ولا تفخرُوا عند النبیّ بدارِمِ

تو تمہین چاہیے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور مسلمان ہو جاؤ اور دارم کے سبب سے نبی صلعم کے روبرو فخر و بڑائی نہ کرو۔

والّا وربِّ البیتِ مالتْ اکُفّنا ۔۔۔ علی رؤسِکم بالمُرھفاتِ الصوارِمِ

ورنہ رب البیت کی قسم ہے کہ ہمارے ہاتھ تمہارے سرون پر تیز تلوارین لیے جھکین گے اور سر کاٹ کر پھینک دینگے

راوی کہتا ہے کہ حسان بن ثابت اوسوقت موجود تھے۔ رسول اللہ صلعم نے انہین بلوایا۔ کہ اونکے شاعر کو جواب دین۔ حسان کہتے ہین کہ جب مین نے اون کا قول سُنا تو مین نے بھی اوسی کے طریق پر یہ اشعار کہے ہ

انّ الذّوائبَ من فھرٍ واخوتِھم ۔۔۔ قد بیّنوا سُنّۃً للناس تُتّبعُ

قبیلہ فہر کے شریف لوگون نے اور اونکے بھائی بندون نے ایسی سنت اور طریق مخلوق کے لیے نکالے ہین کہ جن پر لوگ چلا کرتے ہین اور اون پر لوگون کا عملدرآمد ہے۔

قومٌ اذا حاربوا ضرّوا عدوّهمُ ۔۔۔ او حاولوا النفع فی اشیاعهم نفعوا

وہ ایسے لوگ ہین کہ جب لڑائی کرتے ہین تو اپنے دشمن کو نقصان وضرر پہونچاتے ہین۔ اور جب نفع رسانی کا قصد کرتے ہین تو اوسوقت اپنے شیعون اور طرفدارون کو نفع پہونچاتے ہین۔

یرضی بها کلُّ من کانت سریرته ۔۔۔ تقوی الاله وکلَّ البرّ یصطنع

اوس طریق سے ہر ایسا شخص راضی ہے جسکی طبیعت مین اللہ کا خوف بیٹھا ہوا ہے اور ہر طرح کا نیک کام کیا کرتا ہے۔

سجیّةٌ تلک منهم غیر محدثةٍ ۔۔۔ انّ الخلائق فاعلم شرّها البدع

اونکی یہ عادت کچھ نئی نہین ہے (بلکہ قدیمی ہے) یہ یاد رکھو کہ جو عادتین نئی ہوتی ہین وہ بہت ہی بُری ہوتی ہین

ان کان فی الناس سبّاقون بعدهمُ ۔۔۔ فکلُّ سبقٍ لادنی سبقهم تبعُ

اگر اونکے بعد کہین مخلوق مین کوئی سبّاق اور صاحب فضل کمال پیدا ہون تو ایسے ہونگے کہ اونکے اونیٰ سبقت سے بھی اون لوگون کی سبقت پیچھے اور گری گذری ہوگی۔

لا یرقع الناسُ ما اوهت اکفّهمُ ۔۔۔ عند الدفاع ولا یوهون ما رقعوا

جسے وہ لڑائی کے وقت اپنے ہاتھون سے پھاڑ دیتے ہین اوسے لوگ جوڑ نہین سکتے اور نہ جسے وہ جوڑ دیتے ہین اوسے پھاڑ سکتے ہین۔

ان سابقوا الناس یوماً فاز سبقهمُ ۔۔۔ او وازنوا اهل مجدٍ بالندی متعوا

اگر وہ کبھی لوگون سے سابقت کرتے ہین تو وہ سبقت مین کامیاب ہوتے ہین۔ اور اگر وہ دادودہش مین اہل مجد سے موازنہ کرتے ہین تو وزن مین بڑھ کر اُترتے ہین۔

اعفّةٌ ذُکرت فی الوحی عفّتهم ۔۔۔ لا یطمعون ولا یزری بهم طمعُ

وہ بے مانگے دینے والے ہین۔ اور اون کا بے مانگے دینا وحی مین مشہور ہے۔ اور اونہین طمع نہین ہے

اور نہ کسی کی طمع اون پر کوئی عیب نکال سکتی ہے ۔

لا یبخلون علی جار بفضلهم ‌ ‌ ‌ ولا یمسّهم من مطمع طبع

وہ اپنے جار سے اپنی نعمتوں سے بخیلی نہیں کرتے ۔ اور نہ کسی لالچ والے سے اونکی طبیعت کو ہی لالچ کا میل کچیل ہی پہنچ سکتا ہے ۔

اذا نصبنا لحیّ لم ندبّ لهم ‌ ‌ ‌ کما یدبّ الی الوحشیّة الذرع

جب ہم کسی حی کو غارت کرنے کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں تو اونکی طرف آہستہ نہیں چلتے جیسے کسی جنگلی جانور کے پیچھے اوسکا بچا چلتا ہو ۔

کانّهم فی الوغی والموت مکتنع ‌ ‌ ‌ اسد بحلیة فی ارساغها فدع

وہ جسوقت لڑائی میں ہوں تو موت (مخلوق پر) چلی آتی ہے اور وہ اوس وقت صورت میں شیر کی طرح ہوتے ہیں کہ جنکے ہاتھ پیروں کے جوڑوں میں کجی ہو ۔

اکرم بقوم رسول اللہ شیعتهم ‌ ‌ ‌ اذ تفرقت الاهواء والشیع

رسول اللہ کی قوم اور اون لوگوں کے گروہ عجب اکرم ہیں (کہ سب کی ایک ہی خواہش اور سب کا ایک ہی گروہ ہے) حالانکہ دوسرے لوگوں کی خواہشیں اور گروہ متفرق اور جدا جدا ہیں ۔

فانهم افضل الاحیاء کلهم ‌ ‌ ‌ ان جدّ بالناس جدّ القول وسمعوا

کیونکہ وہ لوگ تمام احیا سے افضل و اکرم ہیں ۔ اگر لوگوں میں کوئی بات سچ ۔ کسی نے کہی ہو یا اونہوں نے کسی سے سنی ہو تو وہ یہ ہی بات ہے ۔

جب حسان فارغ ہوگئے تو اقرع بن حابس نے کہا اس شخص (یعنی رسول اللہ) کو کچھ (غیب سے) مدد ملتی ہے اون کا خطیب ہمارے خطیب سے اور اون کا شاعر ہمارے شاعر سے بہتر ہے ۔ پھر وہ مسلمان ہوگئے اور رسول اللہ صلعم نے اونہیں

پناہ دی - انہین لوگون کی نسبت یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ - وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّهُمْ - وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (اے پیغمبر جو لوگ تم کو تمہارے رہنے کے حجرون کے باہر سے پکارتے ہین - اِن مین سے اکثر تو ایسے ہین جن کو مطلق عقل نہین - اور اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ تم از خود حجرون سے نکل کر اِنکے پاس آتے تو اُنکے حق مین بہتر ہوتا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے)

۱۹۳ ملوک حمیر کے وفد اور قبیلہ بہرا اور بکا اور فزارہ اور ثعلبہ بن منقذ اور سعد بن بکر کے وفود۔

اسی سنہ مین رسول اللہ کے پاس ملوک حمیر کے خطوط آئے - جنہین حارث بن عبد کلال اور نعمان بن مُقرن جسے بعض نے ذی رعین بھی بتایا ہے اور ہمدان قاصد لائے تھے - اِن خطوط مین اونہون نے اسلام کا اقرار کیا تھا - اور زرعہ ذو یزن نے مالک بن مرۃ الرہاوی کو آپ کے پاس بھیجکر اسلام کا اظہار کیا - اور رسول اللہ صلعم نے بھی اونکو خط لکھا اور اوس مین اون کو وہ باتین لکھین جن کے اسلام مین کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہے - یعنی اون کو کیا کیا کرنا چاہئین اور کیا کیا چیزین اون پر حرام ہین -

اِسی سال قبیلہ بہرا کی سفارت بھی رسول اللہ صلعم پاس آئی - اور مقداد بن عمرو کے یہان اون کے رہنے کا انتظام ہوا اور اِسی سال بنی البکا کا وفد بھی آیا - اور نیز بنی فزارہ کا وفد بھی اِسی سال آیا - جس مین خارجۃ بن حصن بھی شامل تھا اور اِسی سال ثعلبہ بن منقذ کا وفد رسول اللہ پاس آیا -

اور نیز اِسی سال مین سعد بن بکر کا وفد بھی آپ کے پاس آیا جن کا وافد ضمام بن ثعلبۃ تھا - وہ آکر مسلمان ہو گیا - اور آپ سے اسلام کے شرائع کو دریافت کیا - اور

ایسی صداقت اوسکی باتون سے ظاہر ہوئی کہ جب وہ لوٹ کر اپنی قوم کی طرف چلا تو رسول اللہ نے فرمایا - کہ اگر وہ اپنی باتون مین دل سے سچا ہے تو بے شک جنت مین داخل ہوگا - پہر جب وہ اپنی قوم کے پاس آیا تو لوگ اوسکے پاس اکھٹے ہوے اور ضمام نے جو اون سے سب سے اوّل کلام کیا وہ یہی تہا - کہ لات اور عزیٰ برے ہین - اوس کی قوم والون نے کہا ایسا نہ کہو - برص اور جذام اور جنون سے ڈر - کہین تجھے یہ بیماریان نہ لگ جائین کیونکہ اونکے نزدیک لات اور عزیٰ کے بُرا کہنے سے یہ بیماریان لگ جایا کرتی تہین - ضمام نے کہا بہلے مانسو لات اور عزیٰ نہ تو کچہہ نفع دے سکتے ہین اور نہ کچہہ مضرت ہی پہونچا سکتے ہین - اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول دنیا مین بہیجا ہے اور اوس پر ایک کتاب نازل کی ہے - اوس سے جن غلطیون مین تم پڑے ہوے ہو اوس نے بچایا ہے - اور اون سے کہا کہ مین تو مسلمان ہوگیا - ضمام کے کہنے کا اون لوگون پر ایسا اثر ہوا - اور اوس کی گفتگو نے اون کے دلون مین ایسی سرایت کی کہ شام کو اوسکی بستی مین نہ تو کوئی مشرک مرد رہا - اور نہ کوئی مشرک عورت رہی - اور اسی وجہ سے کہتے ہین کہ کسی قوم کا وافد ضمام بن ثعلبہ سے افضل نہین ہوا ہے -

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حج

۱۶۴ حضرت ابوبکر کا حج کو امیر ہو کر اور حضرت علی کا سورہ برات سنانے کو مکہ کو جانا

اسی سال حضرت ابوبکر حج کو لوگون کے ساتھہ تشریف لے گئے رسول اللہ کی طرف سے اونکے ساتھہ بیس بُدنہ تہے اور اون کے اپنے بدنہ پانچ تہے اور اونکے ساتھہ تین سو آدمی تہے - جب وہ ذی الحلیفہ مین پہونچے -

تو رسول اللہ صلعم نے اونکے پیچھے حضرت علی کو بھیجا - اور حکم دیا کہ وہ مشرکین کو مکہ مین جا کر سورہ برات سنا دین - جب حضرت علی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے - اور جا کر رسول اللہ کا اون کو یہ حکم سنایا - تو حضرت ابو بکر واپس ہو کر رسول اللہ پاس آئے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ کے یہان سے اور کوئی حکم میرے باب مین آیا ہے - آپ نے فرمایا کہ نہین - لیکن یہ مناسب تہا - کہ جو حکم میری طرف سے دیا جائے اوسے یا تو خود مین ہی لوگون کو سنا دون یا وہ شخص سنا دے جو مجھہ سے ہی ہو - کیا ابو بکر تم اس سے راضی نہین ہو - کہ تم غار ثور مین میرے ساتھہ تھے - اور حوض پر بھی میرے ہمراہ ہو گے - ابو بکر نے عرض کیا بے شک مین راضی ہون - پھر ابو بکر قافلہ کے امیر ہو کر روانہ ہوے - اور لوگون نے حج کیا - اور عرب کے کفار نے بھی زمانہ جاہلیت کے موافق اپنی عادت کے طور پر حج کیا - اور حضرت علی نے اونہین سورہ برات سنائی اور یوم الاضحیٰ کو منادی کی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے گا - اور نہ کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا اور جن سے رسول اللہ سے کسی طرح کا عہد و پیمان ہے اوسکی مدت وہی رہے گی جو عہد و پیمان مین مقرر ہوئی ہے - جب مشرکون نے یہ بات سُنی اور حج سے لوٹے تو آپس مین ایک دوسرے نے ایک دوسرے کو ملامت کی - اور کہا کہ تم لوگ ابھی کس خیال مین ہو - اور کیا کر رہے ہو - قریش تو مسلمان ہو گئے تم سب کو بھی مسلمان ہونا چاہیے - پھر وہ بھی مسلمان ہو گئے -

۱۶۵ فرضیت صدقات اور عمال کا تقرر

اسی سنہ مین صدقات کا دینا فرض ہوا - اور رسول اللہ صلعم نے اپنے عمال کو جابجا روانہ کیا -

۱۶۶ ام کلثوم بنت رسول اللہ زوجہ عثمان کا فوت

اسی سال کے شعبان مہینے مین ام کلثوم بنت النبی

نے وفات پائی - جو حضرت عثمان بن عفان کی بی بی تہین - اونہین اسماء بنت عمیس (مادر محمد بن ابی بکر) اور صفیہ بنت عبدالمطلب نے اونہین غسل دیا - لیکن بعض نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ انصار کی بعض عورتون نے جن مین سے ایک ام عطیہ بھی تھی انہین نہلایا تہا - اور رسول اللہ صلعم نے اون کی نماز پڑہائی - اور قبر مین اونہین ابوطلحہ نے اُتارا تہا -

۷۶ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کی موت اور حضرت عمر کی راے کے بموجب منافقین پر نماز پڑہنے کی ممانعت

اسی سال عبداللہ بن ابی بن سلول بھی جو رئیس المنافقین تہا مر گیا - اس کا مرض شوال کے مہینے مین شروع ہوا تہا - جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا عبداللہ نبی صلعم کے پاس آیا - اور رسول اللہ کا قمیص اوسکے کفن کے واسطے مانگا - رسول اللہ صلعم نے اپنا قمیص اوسے دیا - اور عبداللہ نے اپنے باپ کو اوسکا کفن نہلا کر پہنایا - اور رسول اللہ صلعم چلے کہ اوس پر جاکر نماز پڑہین - حضرت عمر آپ کے سامنے کھڑے ہو گئے - اور عرض کیا - یارسول اللہ کیا آپ اوس پر نماز پڑہنے کو جاتے ہین - اوس نے تو فلان روز ایسا ایسا کہا تہا - اور اوسکی سب پچھلی باتین بیان کین - رسول اللہ سنکر مسکرانے لگے - اور فرمایا عمر ہٹ جاؤ - مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ مین چاہے تو ایسے لوگون کے لئے مغفرت مانگون یا نہ مانگون - اور مین نے ان دونون مین سے مغفرت کا مانگنا پسند کیا ہے - مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ط (اے پیغمبر تم اگر اون کے لئے مغفرت چاہو یا نہ چاہو اونکے لئے یکسان ہے اگر ستر بار بھی اونکے لئے استغفار کرو تب بھی خدا تعالیٰ اونہین ہرگز نہ بخشے گا) اور اگر مین جانتا کہ ستر بار سے زیادہ مانگنے سے بھی اونکی مغفرت ہو جاے گی تو مین اس سے بھی زیادہ اونکے لئے مغفرت کی

درخواست کرتا - پہر رسول اللہ نے اوس پر نماز پڑہی اور قبر پر اوس وقت تک کہڑے رہے کہ وہ دفن نہ ہو گیا - پہر اللہ تعالیٰ کے بیان سے (اسی حضرت عمر کی راے بموجب) اس باب مین یہ آیت نازل ہوئی ‌‌‌‌‌‌وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا ط وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ ط اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ط

(اور اے پیغمبر ان مین سے اگر کوئی مرجاے - تو تم ہرگز اوسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہنا اور نہ اوس کی قبر پر جاکر کہڑے ہونا - کیونکہ اونہون نے اللہ اور اوس کے رسول کے ساتہ کفر کیا - اور وہ اسی سرکشی کی ہی حالت مین مرگئے)

۱۶۸ نجاشی اور ابوعامر کا مرنا اسی سال مین نبی صلعم نے مسلمانون کو خبر دی کہ نجاشی بادشاہ حبش اپنے ملک مین مرگیا ہے جو رجب کے مہینے مین مرا تہا - اِس پر رسول اللہ صلعم نے غائبانہ نماز جنازہ پڑہی تہی -

اسی سنہ مین ابوعامر راہب بہی نجاشی کے پاس مرا تہا -

سنہ ۱۰ ہجری کے واقعات

سفارت نجران عاقب اور سید کے ساتہ

۱۶۹ حضرت خالد کا اہل نجران کو جاکر مسلمان کرنا اور رسول اللہ کا ابن حزم کو وہان کا عامل مقرر کرنا - اسی سال مین رسول اللہ صلعم نے نجران کی طرف حضرت خالد بن الولید کو بنی الحارث بن کعب کے پاس بہیجا - اور حکم دیا کہ وہ اونہین اسلام کی دعوت کرین - اگر وہ مان جائین تو اونکے پاس قیام کرین اور اونہین اسلام کی

شرائع کی تعلیم کرین - اور اگر وہ نہ مانین تو تین مرتبہ اون سے یہی کہین - اور نہ ماننے پر اون سے لڑائی کرین -

جب خالد اونکے پاس گئے اور اونہین اسلام کی دعوت کی - اونہون نے خالد کی دعوت قبول کرلی - اور مسلمان ہو گئے - خالد اس لئے اونکے یہان ٹھیرے - اور رسول اللہ صلعم کو ایک عریضہ کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ یہ لوگ مسلمان ہو گئے -

پہر خالد وہان سے رسول اللہ پاس لوٹ آئے - اور اون کے ساتہ اہل نجران کا ایک وفد بہی آیا جس مین قیس بن الحصن بن یزید بن قینان ذی الغصہ اور یزید بن عبد المدان وغیرہ تہے - وہ رسول اللہ پاس آئے اور آپ کی خدمت سے مشرف ہو کر آخر شوال یا ذی الحجہ مین چلے گئے -

رسول اللہ صلعم نے اون کے یہان عمرو بن حزم کو بہیجا - کہ وہ جاکر اونہین اسلام کے طریقہ سکہلا وین - اور اون سے صدقات وصول کرین - انہین رسول اللہ صلعم نے ایک نوشتہ بہی دیا تہا - رسول اللہ صلعم کی جس وقت وفات ہوئی ہے تو اوس وقت بہی عمرو بن حزم نجران کے عامل تہے -

۷۰ انصاری کی درخواست رسول اللہ سے مباہلہ کی اور پہر دو ہزار حلہ دینے پر صلح -

رہے نجران کے نصاری - سو اون کا یہ حال ہے - کہ اونہون نے عاقب اور سید دو وکیلون کو چند اور آدمیون کے ساتہ رسول اللہ کے پاس بہیجا تہا کہ رسول اللہ سے مباہلہ کرین - (مباہلہ ایک دوسرے کے کوسنے اور بد دعا دینے کو کہتے ہین) اس واسطے رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ اور بی بی فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو اپنے ساتہ لیا - اور اونکے مباہلہ کے واسطے مکان سے نکلے - لیکن جب نصاری کے وکیلون نے آپ کو دیکہا - تو کہا

یہ چہرے ایسے ہین - کہ اگر اونہون نے اللہ کو قسم دی - اور اوس سے درخواست کی
کہ پہاڑ کو گرا دے تو خدا تعالیٰ اِن کے کہنے سے اوسے بہی گرا دیگا - اور یہ کہکر
مباہلہ سے دست بردار ہوئے - اور اس بات پر صلح کر لی کہ دو ہزار حلے دیا کرین گے
جن مین سے ہر ایک کی قیمت چالیس درہم ہوگی - اور جب رسول اللہ کے رسول
اور قاصد اون کے پاس آوین گے تو اونکی ضیافت اور مہانداری کیا کرین گے - رسول
اللہ نے اسے قبول فرمایا - اور اللہ تعالیٰ کو واسطہ کر کے اون سے یہ عہد کیا کہ اون
کے دین سے کچہہ پرخاش نہ کی جائیگی - نہ اون سے عشر لیا جاوے گا - مگر اسی کے
ساتہہ یہ بہی شرط ٹہیرالی - کہ وہ سود نہ کہایا کرین - اور نہ سود پر کاروبار لین دین کیا کرین (ان نصرانیون
کی عربون سے اوس زمانہ مین وہ ہی نسبت تہی جو آجکل ہندوستان کے بنیون
کو ہندوستانی مسلمانون سے ہے کہ سود کے بوجہہ سے مسلمانون کی حالت اونہون
نے تباہ کر رکہی ہے - اور اس سے یہ مقصود تہا کہ عربون کو سود کے بوجہہ سے بچائین)

۱۷ | نجران کے نصرانیون کو حضرت عمر کا عرب سے نکالنا اور اونکے اِن حلون کا خلیفہ رشید کے زمانہ تک کا حال -

جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے تو اونہون نے
اون نصرانیون سے اِسی عہد و پیمان کے
بموجب عمل کیا - لیکن جب حضرت عمر کا زمانہ آیا -
تو اونہون نے اہل کتاب کو (اون کی شرارتون کے باعث) حجاز سے نکالدیا اور اونکے
ساتہہ ان نجرانیون کو بہی باہر کیا اِن مین سے کچہہ تو شام کو چلے گئے اور نجرانیۃ الکوفہ مین
جا بسے - اور حضرت عمر نے اون کی اون زمینون کی جو نجران مین تہین اور اون کے اموال
کی قیمت اونہین دیدی - بعض لوگ اِس معاملہ کو اس طرح بہی بیان کرتے ہین - کہ یہ نصرانی
بہت کثرت سے ہو گئے تہے - اور اون کی تعداد چالیس ہزار آدمی تک پہونچ گئی تہی -

کہین اون کے آپس مین کچھہ تنازع ہوگیا - اور باہم حسد کرنے لگے - اور حضرت عمر بن الخطاب کے پاس آکر درخواست کی کہ اون کو جلا وطن کردین - حضرت عمر بن الخطاب کو اون سے پہلے ہی خوف ہو رہا تھا - اور مسلمانون کے برخلاف اون سے اندیشہ تھا اونہون نے اون کی درخواست کو غنیمت سمجھا - اور اونہین عرب سے نکالدیا - جب اونہون نے نکالنے کا حکم دیا - تو نصاریٰ اپنی اس درخواست سے بڑے نادم اور پشیمان ہوے - اور التجا کی کہ حضرت عمر اپنا حکم منسوخ کردین - مگر آپ نے اونکی التجا پر کچھہ توجہ نہ کی - اور اپنا حکم جاری کرادیا -

پہر وہ اسی طرح حضرت عمر کی خلافت تک رہے - جب حضرت علی حاکم ہوے تو یہ لوگ اونکے پاس آئے اور اونہین قسم دیکر کہا کہ یہ آپ کے ہی ہاتہہ کا نوشتہ ہے - جو رسول اللہ کے زمانہ مین آپ نے لکہا تہا - مگر حضرت علی نے اون سے کہا - کہ حضرت عمر رشید الامر تھے اور اون کے معاملات بہت اچھے تھے - اون کا خلاف مین پسند نہین کرتا ہون -

حضرت عثمان نے اپنے زمانہ مین اون سے دو سو حلہ کم کردیے تھے - اور کوفہ مین جو نجرانیہ کا حاکم تہا وہ اپنے آدمیون کو اون نجرانیون کے پاس حلہ وصول کرنے کے لیے بہیجا کرتا تہا - جو شام اور اوس کے نواحی مین بسا کرتے تہے - پہر جب حضرت معاویہ اور یزید بن معاویہ کا زمانہ آیا - تو ان نجرانیون نے اون سے جاکر شکایت کی کہ ہمارے آدمی متفرق ہوگئے اور بہت لوگ مر گئے - اور کچھہ ہم سے مسلمان ہوگئے اور درحقیقت اون کی تعداد کم بہی ہوگئی تہی - اور اونہون نے حضرت معاویہ کو حضرت عثمان کا وہ نوشتہ بہی دکہایا - کہ جس سے اونہون نے دو سو حلے اون پر سے کم کردئے

تھے۔ اس واسطے حضرت معاویہ نے اون سے اور دو سو حلے کم کر دیے۔ جس سے چار سو حلہ کم ہو گئے۔

پہر جب حجاج بن یوسف الثقفی عراق کا حاکم ہوا۔ اور عبدالرحمن بن محمد بن الاشعث نے اوسکے برخلاف خروج کیا۔ تو حجاج نے دہاقین کو متہم کیا۔ کہ وہ عبدالرحمن سے ملے ہوئے ہین۔ اور انہین کے ساتھہ ان نجرانیون پر بہی اس کا اتھام لگایا۔ اور پہر اون پر پہلے کی طرح تیرہ سو حلے مقرر کر دیے۔ اور ممُو شئے حلہ اون سے وصول کیے۔

پہر جب عمرو بن عبدالعزیز حاکم ہوا۔ تو اونہون نے اوس سے شکایت کی کہ ہم لوگ فنا ہو گئے اور تعداد ہماری کم ہو گئی ہے۔ اور عربون نے ہمکو بہت غارت کر ڈالا ہے۔ اور حجاج نے ہم پر بڑے ظلم کیے ہین۔ عمر نے حکم دیا کہ اون کو شمار کیا جائے لیکن شمار سے معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے دس گنا زیادہ ہو گئے ہین (مگر چونکہ عمر بن عبدالعزیز حجاج کے برخلاف تہا) اوس نے کہا کہ یہ صلح جزیہ والون کی سی ہے۔ لیکن اونکی زمین پر تو کوئی چیز پیدا نہین ہوتی ہے۔ اور مسلمان جو ہو گئے یا اونکے آدمی مر گئے اون سے جزیہ ساقط ہو گیا ہے۔ اس لئے دو سو حلے اون پر لگا دیے۔

پہر جب یوسف بن عمر الثقفی حاکم ہوا تو اوس نے اون سے وہ ہی حلے لئے جو پہلے لئے جاتے تھے۔ اور حجاج کے حکم کی رعایت کی۔

پہر جب سفاح خلیفہ ہوا۔ تو جس روز وہ کوفہ سے باہر نکلا ہے اوس روز یہ لوگ اوسکے راستہ مین سامنے آ گئے اور وہان پہول راستہ مین ڈالے۔ اور اوس پر سے پہول نثار کیے۔ جس سے سفاح کو اونکی اس حرکت پر بڑا تعجب ہوا۔ پہر اونہون نے اپنا معاملہ اوسکے روبرو پیش کیا۔ اور اپنے اخوال بنی الحارث بن کعب کے ذریعہ سے

اسکی تقریب کی - عبداللہ بن الحارث نے خلیفہ سے اونکے معاملہ مین گفتگو کی - اِس سے سفاح نے اون پر وہی دو سو حلے لینے کا حکم دیدیا -

پھر جب خلیفہ رشید حاکم ہوا - تو ان نصرانیون نے اوس سے جا کر عمال کے تنگ کرنے کی شکایت کی - اوس نے حکم دیا - کہ عمال سے اونہین کوئی تعلق نہ رہے - بلکہ وہ حلے بیت المال مین داخل کیا کرین - (یہان حلون کی تعداد مین جا بجا کچھ فرق معلوم ہوتا ہی)

۱۷۲ اسلامان ازغبشان اور عامر کا وفد اور صرد بن عبداللہ کا اسلام اور جرش کے بنی خثعم پر اوسکی چڑہائی اور جرش والون کا مسلمان ہونا -

اِسی سال کے ماہ شوال مین قبیلہ سلامان کا وفد آیا - جس مین سات آدمی تھے - اور اون کا سردار حبیب السلامانی تھا - اور اِسی سال مین اِسکے بعد ماہ رمضان مین غبشان کا وفد آیا - اور نیز اِسی رمضان کے مہینے مین بنی عامر کا وفد بھی آیا -

اور اِسی سال ازد کا وفد بھی آیا - جن کا سردار صرد بن عبداللہ تھا اور اوسکے ساتھ دس سے اوپر کچھ آدمی تھے وہ مسلمان ہوگیا - اور رسول اللہ صلعم نے اوسے اون لوگون پر امیر بنادیا - جو اوس کی قوم سے مسلمان ہو گئے تھے اور حکم دیا کہ مشرکین پر جہاد کرے پھر صرد مدینہ جرش کی طرف گیا - وہان کچھ یمن کے قبائل رہتے تھے - اور اون مین بنی خثعم بھی تھے - صرد نے اون کا کوئی ایک مہینے تک محاصرہ کیا - مگر جب اون پر کامیابی نہ ہوئی تو لوٹ آیا اور ایک پہاڑ تک چلا آیا - جس کا نام کشر تھا - اِس پر جرش والون نے جانا کہ صرد بھاگا جاتا ہے وہ اِسکے پیچھے جھپٹے - اور اوسے آلیا - صرد لوٹ پڑا اور اون سے خوب لڑا -

اِسی زمانہ مین جرش والون نے اپنی قوم کے دو آدمی رسول اللہ صلعم پاس بھیجے تھے

کہ وہ جاکر آپ کا کچھہ حال دریافت کرین - یہ لوگ یہان رسول اللہ کے پاس ہی تھے کہ آپ نے ایک روز فرمایا- کہ اللہ کے ملک مین شکر کہان پر ہے اون دونون نے کہا کہ ہمارے ملک مین پہاڑ ہے جس کا نام کشر ہے - آپ نے فرمایا کہ وہ کشر نہین ہے بلکہ شکر ہے - وہان اسوقت اللہ کے بدنہ ذبح ہو رہے ہین - یہ سُنکر اون سے حضرت ابوبکر یا حضرت عثمان نے کہا ارے بہلے مانسو تم اپنی قوم کے شکر ہو (یعنی رسول اللہ سے دعا چاہو) اس پر اونہون نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگین تاکہ یہ مصیبت اون کی قوم پر سے دفع ہو جائے - آپ نے اون کے حق مین دعا کی اور فرمایا اے اللہ تو اون سے یہ مصیبت دور کر - پہر وہ دونون آدمی رسول اللہ کے پاس سے اپنی قوم مین گئے - وہان اونہین معلوم ہوا کہ اون کے لوگ اوسی روز اوسی ساعت مین جس وقت آپ نے اون سے یہ بات کہی تہی وہان مارے گئے تھے - پہر وہان سے جرش کا وفد بہی رسول اللہ پاس آیا اور وہ لوگ مسلمان ہو گئے -

۳۷ - فروہ بن مسیک کا رسول اللہ پاس آنا اور آپ کا اوسے مذحج کے قبائل پر اور خالد بن سعد کو صدقات پر عامل مقرر کرنا

اِسی سال قبیلہ مراد کا وفد بہی آیا - جن کا وافد فروہ بن مسیک المرادی تہا - یہ لوگ بنی کندہ کے تابع تھے - اور اب اِس وقت فروہ ملوک کندہ کو چہوڑ کر آیا تہا - اسلام کی اشاعت سے کچھہ روز پہلے قبیلہ مراد اور ہمدان مین ایک لڑائی ہوئی تہی جس مین ہمدان کو مراد پر فتح ہوئی تہی - اور اونہون نے مراد کے بہت لوگ مار ڈالے تھے - اور اِسی لیئے اِس لڑائی کا نام یوم الردم (توسون کی آواز کا دن) پڑ گیا تہا - اِس لڑائی مین ہمدان کا سردار اجدع بن مالک تہا جو مسروق کا باپ تہا -

فروہ نے اِس لڑائی کی نسبت یہ اشعار کہے تھے ۵

فان نغلب فغلّابون قدماً　　　وان نهزم فغير مهزّمينا

اگر ہم دشمنون پر غالب ہون تو کوئی بری بات نہین ہمیشہ سے ہم غالب ہی ہوتے آئے ہین۔ اور اگر ہمکو شکست بھی ہوتی رہے تب بھی کبھی ہم دشمن سے نہین بھاگتے ہین۔

وما ان طبّنا جبن ولكن　　　منايانا ودولة آخرينا

اس وقت ہم پر کچھہ بزدلی ونامردی نے اثر نہین کیا تہا۔ بلکہ ہماری موتین آگئی تہین اور دوسرون کے نصیب مین دولت تہی۔

كذاك الدهر دولته سجال　　　تكرّ صروفه حيناً وحيناً

زمانہ کا یہی حال ہے۔ دولت ہمیشہ پلٹے کہاتی رہتی ہے۔ اور اوس کی گردشین وقتاً فوقتاً حملہ کیا کرتی ہین۔

فبيناما يسرّ به ويرضى　　　ولو لبست غضارته سنينا

ہم تو کبھی کبھی ایسی حالت مین ہوتے ہین کہ جس سے ہم خوش وخرم ہوتے ہین اور اس کی سرسبزی اگرچہ کبھی کبھی سالہا سال تک رہتی ہے۔

اذا انقلبت به كرّات دهر　　　فالفى للأُلى غبطوا طحينا

مگر یکایک زمانہ کے حملے آدمیون کو آکر لوٹ پلٹ دیتے ہین اور جن پر کہ لوگ غبطہ کرتے اور رشک کہاتے تہے وہ اونہین پیس ڈالتا ہے۔

ومن يغبط بريب الدهر منهم　　　يجد ريب الزمان لهم خؤوناً

اور جو کوئی اون مین سے زمانہ کے فریب ومکر مین آجاتا ہے اوسے معلوم ہوجاتا ہے کہ زمانہ کی دہوکہ بازیان اونکے معاملون مین خوب خیانت کرتی ہین۔

فلو خلد الملوک اذن خلدنا	ولو بقی الکرام اذن بقینا

اگر بڑے بڑے بادشاہ زمانہ مین ہمیشہ رہے ہوتے تو ہم بھی یہان ہمیشہ رہتے۔ اور اگر کرام اور معززین دنیا مین باقی رہتے تو ہم بھی باقی رہتے۔

فافنی ذلکم سروات قومی	کما افنی القرون الاولینا

یہی وجہ ہے۔ کہ اے سرداران قوم تمہین زمانہ نے اوسیطرح فنا کر دیا جس طرح اوس نے ہمارے پہلے لوگون کو فنا کر دیا ہے۔

جب فروہ اپنی قوم سے مفارقت کرکے رسول اللہ صلعم کی طرف چلا تو اوس نے یہ اشعار کہے ۵

لمّا رایت ملوک کندة اعرضت	کالرجل خان الرجل عرق نسائها

جب مین نے ملوک کندہ کو دیکھا کہ اونہون نے میری مدد سے چشم پوشی کرلی۔ جس طرح کسی کے پیر سے اوس کی رگ عرق النسا نے خیانت کی ہو (عرق النسا ایک رگ ہے جو ران سے ٹخنون تک چلی گئی ہے۔ اسمین جب درد ہوتا ہے تو انسان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے)

یممت راحلتی امام محمد	ارجو فضائلها وحسن ثرائها

تو مین نے اپنی سواری کا قصد کیا۔ کہ اوس پر سوار ہوکر محمد کے پاس چلا جاؤن۔ اور یہ امید کی۔ کہ اون کی قوم سے فضائل اور حسن ثرا اور خیر و برکت سے فائدہ اٹھاؤن۔

جب وہ رسول اللہ پاس پہونچا۔ تو آپ نے اوس سے فرمایا۔ فروہ کیا تجھے وہ مصیبت بری معلوم ہوئی تھی جو یوم الردم مین تیری قوم پر پڑی تھی۔ عرض کیا یا رسول اللہ ایسا کون ہے جو اوس کی قوم پر ایسی مصیبت پڑے جیسی میری قوم پر پڑی تھی اور اوسے بری نہ معلوم ہو۔ رسول اللہ نے اوس سے فرمایا۔ کہ اسلام کے زمانہ مین اس سے تیری

قوم کو بہت فائدہ پہونچے گا۔ اور آپ نے فروہ کو قبیلہ مراد اور زبید اور تمام مذحج پر عامل مقرر کر دیا اور خالد بن سعید بن العاص کو بہی اوسکے ساتہہ بہیجا۔ جب آپ نے وفات پائی ہے تو یہ ہی وہان کے صدقات پر مقرر تہا۔

۴۷ فروہ بن عمرو الجذامی کا اسلام اور رومیون کا اوسے مار ڈالنا۔

اسی سال مین فروہ بن عمرو الجذامی والنفاثی نے اپنا قاصد رسول اللہ صلعم پاس بہیجکر اپنا اسلام ظاہر کیا۔ اور ایک بغلہ بیضا بہی ہدیۃً روانہ کیا۔ یہ فروہ روم والون کی طرف سے اون کے قرب وجوار کے عربون پر عامل تہا۔ اور شام کے علاقہ مین معان مقام پر رہتا تہا جب رومیون نے سُنا کہ فروہ مسلمان ہو گیا۔ تو اونہون نے اوسے بُلا کر پکڑ لیا۔ اور قید خانہ مین ڈالدیا اوس نے قید خانہ مین جو شعر کہے تہے وہ یہ ہین ؏

طَرَقَتْ سُلَیْمیٰ مُوهِنًا اَصْحَابِیْ		وَالرُّوْمُ بَیْنَ الْبَابِ وَالْقُرْبَانِ

شام کو سُلیمے (میری بی بی) اہانت کرتی ہوئی آئی اور اوسکی گفتگو نے مجھے غم مین ڈالدیا۔ اور اوسوقت وہ آئی کہ رومی لوگ دروازہ اور قربان گاہ کے درمیان کہڑے تہے (کہ مجھے قتل کر ڈالین)

صَدَّ الْخَیَالَ وَسَاءَهُ مَا قَدْ رَاٰی		وَهَمَمْتُ اَنْ اُغْفِیَ وَقَدْ بَکَانِیْ

اور اوسکی گفتگو نے میرا خیال پلٹ دیا۔ اور جو کچہہ میرے خیال نے دیکہا وہ اوسے بُرا معلوم ہوا۔ اور مین نے چاہا کہ سو جاؤن اور اپنے خیال کو ٹال دون۔ مگر اوس نے مجھے رولا دیا اور سونے نہ دیا۔

لَا تَکْحَلَنَّ الْعَیْنَ بَعْدِیْ اِثْمِدًا		سَلْمیٰ وَلَا تَدِنَنَّ لِلْاِنْسَانِ

اسکے بعد سلمی آنکہون مین سرمہ نہ لگائیگی اور نہ کبہی کسی انسان کے قریب جائیگی۔

جب روم والون نے ارادہ کر لیا کہ اوسے ایک چشمہ پر جسکا نام عفری تہا اور جو فلسطین مین واقع تہا صلیب دیدین تو اوس نے یہ اشعار کہے ؏

الا ھل اتی اسلمے بان خلیلھا		علی ماءِ عضری فوق احدی الرواحلِ

کیا یہ حال سلمی کو معلوم ہوگیا ہے - کہ اوس کا دوست چشمہ عضری پر جو ایک منزل سے کچھ زیادہ دور ہے موجود ہے -

علی ناقۃٍ لم یلقح الفحل امھا		مشذب اطرافھا بالمناجل

اور ایسے ناقہ پر سوار ہے کہ جس کی مان پر سانڈ نہین گیا ہے - اور اوس ناقہ کو لوگ چارون طرف سے برچھون سے چھید چھید کر ہنکا تے ہین -

یہ اشعار اوس کے کتنے ہی اشعار مین سے ہم نے لکھدیے ہین - جب اوسے صلیب دینے لگے تو اوس نے یہ شعر کہا ؎

بلغ سراتِ المسلمین باننی		سلم لربی اعظمی ومقامی

اے قاصد مسلمانون سے جا کر کہدے - کہ مین نے اپنی ہڈیان اور اپنا مقام اپنے رب کو سپرد کردیا (یعنی مین مرگیا)

پھر اونہون نے اوس کی گردن مار کر صلیب پر چڑہا دیا -

۵۷ عمرو بن معدی کرب کا رسول اللہ پاس آنا اور مرتد ہونا -

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلہ زبید کا وفد بہی آیا - اِن کا وافد عمرو بن معدی کرب تہا - رسول اللہ نے اِس عمرو بن معدی کرب کے آنے سے پیشتر ہی زبید اور مراد قبیلون پر فروہ بن مسیک کو اِسی سنہ مین عامل مقرر کردیا تہا - جسکا ذکر اوپر آچکا ہے - جب عمرو رسول اللہ کے پاس سے لوٹ کر گیا - تو اپنی قوم بنی زبید مین اوس نے اقامت کرلی اِس قوم کا حاکم فروہ تہا - (عمرو کو یہ بات نہایت ناگوار تہی - اور چاہتا تہا کہ وہ اون پر امیر مقرر کیا جائے - مگر جب یہ مراد اوس کی حاصل نہوئی تو) جب رسول اللہ نے وفات پائی

یہ عمرو مرتد ہوگیا۔

۷۶ اعبد القیس کا وفد اور جارود منذر بحرین والے

اسی سال مین رسول اللہ پاس قبیلۂ عبد القیس کا وفد بہی آیا۔ ان مین ایک شخص جارود بن عمرو نصرانی بہی تہا۔ یہ مسلمان ہوگیا۔ اور جو اوسکے ساتہی ستہے وہ بہی مسلمان ہوگئے جارود کا اسلام بہت ہی اچہا ہوا جس وقت نبی صلعم کی موت کے بعد قبائل عرب مرتد ہوئے ہین اور غرور کے ساتہہ جس کا نام منذر بن النعمان تہا اوس کی قوم نے ارتداد کا ارادہ کیا تو اوس نے اپنی قوم والون کو اوس سے منع کیا تہا۔

رسول اللہ صلعم نے فتح مکہ سے قبل علاء بن الحضرمی کو منذر بن ساوی العبدری کے پاس بہیجا تہا۔ اور وہ مسلمان ہوگیا تہا۔ اور اسلام کا بڑا پابند تہا۔ پہر رسول اللہ صلعم کی جب وفات ہوئی۔ تو وہ بہی اوسی زمانہ مین مرگیا۔ بحرین والے ابہی مرتد بہی نہین ہونے پائے تہے۔ کہ اوس نے جنت کا راستہ لیا۔ اِس وقت رسول اللہ کی طرف سے بحرین پر علاء بن الحضرمی امیر تہا۔

۷۷ ابنی حنیفہ کے وفد کے ساتہہ مسیلمہ کا رسول اللہ پاس آنا۔

بنی حنیفہ کا وفد بہی اسی سال آیا تہا۔ اِن مین ایک شخص مسیلمہ بہی تہا۔ یہ اکر بنت الحارث کے گہر مین ٹہیرا تہا جو انصار کی ایک عورت تہی۔ اور رسول اللہ صلعم سے ملکر یمامہ کو لوٹ کر چلا گیا تہا وہان جاکر یہ نبی بن گیا۔ اور جہوٹ بکنے لگا۔ اور دعویٰ کیا کہ وہ نبوت مین رسول اللہ صلعم کا شریک ہے۔ بنی حنیفہ اسکے تابع ہوگئے۔ اور اسکو اونہون نے پیغمبر مان لیا۔

۷۸ ابنی کندہ کا وفد اشعث کے ساتہہ اور بنی محارب اور رہاوئین اور بنی عبس اور صدف اور خولان اور عامر بن صعصعہ کے وفود اور عامر و اربد کا رسول اللہ سے غدر کا ارادہ۔

اِسی سال بنی کندہ کا وفد بہی اشعث بن قیس کے ساتہہ رسول اللہ پاس آیا جس مین ساٹہ

سوار تھے - اشعث نے رسول اللہ سے کہا - کہ ہم بنی آکل المرار ہین - اور آپ بھی آکل المرار کی اولاد مین ہین - نبی صلعم نے اوس سے فرمایا - کہ ہم بنی نضر بن کنانہ ہین - اپنی عورتون سے ہم نسب نہین ملاتے - اور باپ دادا کو نہین چھوڑتے ہین -

اور اسی سال بنی محارب کا بھی وفد آیا - اور نیز رہاوئین کا وفد بھی اسی سال آیا جو مذحج کا ایک بطن ہے - اور اسی سال عبس کا وفد بھی آیا - اور صدف کا وفد بھی اسی سال رسول اللہ پاس اوس وقت آیا جب کہ آپ حجۃ الوداع کو روانہ ہوے تھے

اور اسی سال خولان کا وفد بھی آیا - جس مین دس آدمی تھے اور بنی عامر بن صعصعہ کا وفد بھی اسی سال آیا - جس مین عامر بن الطفیل اور اربد بن قیس اور جبار بن سُلمیٰ بن مالک بن جعفر بھی تھے - اس عامر کا ارادہ تھا کہ رسول صلعم سے غدر کرے - اوس کی قوم نے اوس سے کہا تھا کہ عرب لوگ مسلمان ہوگئے ہین تو بھی مسلمان ہوجا - اوس نے کہا مین تو اس جوان کی پیروی اور اتباع نہ کرون گا - پھر اوس نے اربد سے کہا - کہ جب ہم محمد کے پاس پہونچین تو مین اونہین باتون مین لگالون گا - اور تو پیچھے سے اون پر تلوار کا وار کرنا - اور مارڈالنا - جب یہ لوگ آپ پاس آلئے تو اوس نے نبی صلعم سے باتین کرنا شروع کین - تاکہ اربد آپ کو قتل کردے - مگر اربد نے کچھ بھی نہین کیا - لیکن تب بھی عامر نے رسول اللہ صلعم سے گفتگو مین کہا کہ مین آپ کی لڑائی کے لیے سوار اور پیادون سے ملک کو بھر دون گا - غرض جب یہ سب آپ کے پاس سے لوٹے - تو رسول اللہ صلعم نے دعا مانگی - کہ اے اللہ عامر کے مقابلہ مین تو میری مدد کر - عامر نے نکلکر اربد سے کہا - کہ تو نے محمد کو کیون نہین قتل کیا - اربد نے کہا کہ جب مین نے اون کے قتل کا ارادہ کیا - تو تو میرے اور اون کے درمیان مین آگیا اور تیرے سوا مجھے

اور کچھہ دکھائی ہی نہین دیا۔ تو کیا اوس وقت مین تجھہ پر تلوار چلاتا۔ پھر یہ لوگ لوٹ گئے۔ راستہ مین مشیت ایزدی نے اپنا جلوہ دکھایا۔ اور عامر کو طاعون نے آدبوچا جس سے وہ مرگیا۔ اِس وقت وہ ایک سلولیہ عورت کے گھر مین تھا۔ اُس وقت جب وہ مر رہا تھا۔ تو اوس نے ازراہ حسرت یہ کہا۔ کہ غدود تو میرے ایسے اُٹھہ کھڑے ہوئے ہین جیسے اونٹون کے غدود ہوتے ہین۔ اور میری موت ایک سولیہ عورت کے گھر مین ہوئی ہے۔ (اوسے افسوس اسکا تھا۔ کہ میدان جنگ مین لڑکر نہین مارا گیا۔ ایک ذلیل مقام پر بیماری سے مرا) اُدہر اربد پر بجلی گری اور وہ اوس سے جلکر مرگیا۔ اربد بن قیس لبید بن ربیعہ کا مادر زاد بھائی تھا۔

۱۷۹ بنی طے کا وفد اور زید الخیل اسی سال رسول اللہ پاس بنی طے کا وفد بھی آیا جس مین زید الخیل بھی تھے اور یہ اون لوگون کے سید تھے۔ یہ مسلمان ہو گئے۔ اور اسلام کے بڑے پابند رہے۔ اِن کی نسبت رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے۔ کہ عرب کے جو لوگ میرے پاس آئے اون مین جن لوگون کی مین نے پہلے کچھہ تعریف سنی تھی اونہین مین نے اوس مین کم پایا۔ مگر زید الخیل ہی ایک ایسا شخص ہے جس کو مین نے پورا پایا پھر آپ نے اون کا نام زید الخیل کی بجاے زید الخیر رکھدیا۔ اور قریۂ فید اونہین جاگیر مین دیا اور کچھہ زمین بھی اوسکے ساتھہ دی۔ پھر جب زید الخیر لوٹ کر گئے تو راستہ مین کسی قریہ مین اونہین بخار آیا اور وہ مر گئے۔

۱۸۰ مسیلمہ اور رسول اللہ صلعم کی مراسلت اِسی سال مین مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلعم کو ایک خط لکھا۔ اور اوس مین بیان کیا کہ مین نبوت مین آپ کا شریک ہون۔ اور یہ خط اسنے دو آدمیون کے ہاتھہ رسول اللہ پاس بھیجا۔ رسول اللہ صلعم نے اون سے مسیلمہ کی

بنوت کی نسبت سوال کیا - اونہون نے کہا کہ وہ نبی ہے - اس پر آپ نے فرمایا - کہ اگر قاصدون کا قتل کرنا ناروا نہ ہوتا تو مین تم دونون کو قتل کرا دیتا - اور مسیلمہ کا خط یہ تھا - مِنْ مُسَيْلَمَةَ رَسُولِ اللهِ اِلٰى مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي قَدْ اُشْرِكْتُ مَعَكَ فِي الْاَمْرِ وَاِنَّ لَنَا نِصْفُ الْاَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفُهَا وَلٰكِنْ قُرَيْشًا قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ (یہ خط مسیلمہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام ہے - بعد حمد و ثنا کے معلوم ہو کہ مین اور آپ اس (نبوت کے) کام مین شریک ہین - نصف زمین ہمارے لئے ہے اور نصف قریش کے لئے مگر قریش ایسے لوگ ہین کہ حد سے بڑھ جایا کرتے ہین) اس خط کا جواب رسول اللہ صلعم نے یہ لکھا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اِلٰى مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ اَمَّا بَعْدُ فَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (یہ خط محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام ہے - بعد حمد و ثنا کے معلوم ہو کہ سلام اوس شخص پر ہے جو ہدایت کے راستہ کی تبعیت کرتا ہے - یہ تمام زمین اللہ کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے بندون مین سے اوسے اوس کا وارث بنا دیتا ہے - اور عاقبت کی بھلائی متقیون کیواسطے ہے)

بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ مسیلمہ وغیرہ نے جو نبوت کے دعوے کئے تھے وہ حجۃ الوداع کے اور رسول اللہ کے اوس مرض کے بعد کئے تھے جس سے آپنے انتقال فرمایا ہے - جب لوگون نے سُنا کہ آپ بیمار ہین تو اسود عنسی یمن مین اور مسیلمہ یمامہ مین اور طلیحہ بنی اسد مین اُٹھ کھڑے ہوے اور اونہون نے طرح طرح کے فتنہ و فساد برپا کئے -

رسول اللہ کا حضرت علی کو یمن بھیجنا اور ہمدان کا اسلام

۱۸۱ حضرت خالد اور علی کا یمن جانا اور یمن والون کا اسلام۔

اِسی سنہ ہجری مین رسول اللہ صلعم نے حضرت علی کو یمن روانہ کیا۔ اِس سے پیشتر حضرت خالد بن الولید کو رسول اللہ نے یمن والون کی طرف بھیجا تھا۔ کہ وہ جا کر اونہین اسلام کی دعوت کرین مگر اونہون نے اون کی بات نہ مانی۔ اس واسطے رسول اللہ نے اب حضرت علی کو بھیجا۔ اور اونہون نے حکم دیا۔ کہ خالد کو اور اون کے ہمراہیون مین سے جسے چاہین اوسے وہ اپنے ہمراہ لے لین۔ حضرت علی نے اونہین اپنے ساتھ لیا۔ اور جو خط رسول اللہ نے حضرت علی کو دیا تھا وہ پڑھ کر اونہون نے یمن والون کو سنایا۔ ہمدان سب کے سب ایک ہی دن مین مسلمان ہو گئے اِس کا حال حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کو لکھا۔ آپ نے خط کو سنکر تین مرتبہ فرمایا السلام علی ہمدان۔ پھر یمن والے پیاپے مسلمان ہونے لگے۔ اور حضرت علی نے اس کی رسول اللہ کو اطلاع دی۔ آپ نے اس خوشی مین اللہ تعالیٰ کی جناب مین شکریہ کا سجدہ ادا کیا۔

رسول اللہ کا اپنے امرا کو صدقات پر مقرر کرنا

۱۸۲ رسول اللہ کا مہاجر زیاد عدی مالک زبرقان قیس اور علی کو صدقات پر عامل مقرر کرنا۔

اِسی سنہ مین رسول اللہ نے اپنے امرا اور عمال صدقات کے وصول کرنے کے لیے بھیجے۔ مہاجر بن ابی امیۃ بن مغیرہ کو صنعا کی طرف روانہ کیا۔ جس وقت وہان عنسی نے خروج کیا ہے تو یہ مہاجر اوسی جگہہ تھے۔ اور زیاد بن

لبید الانصاری کو آپ نے حضرموت کی طرف صدقات کے لیے بہیجا تہا - اور عدی بن حاتم الطائی کو بنی سطے اور بنی اسد کے صدقات پر مقرر کیا - اور مالک بن نویرہ کو حنظلہ کے صدقات پر اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم کو سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے صدقات پر متعین فرمایا - اور علاء بن الحضرمی کو بحرین کی طرف بہیجدیا - اور علی بن ابیطالب کو نجران کی جانب روانہ کیا کہ وہان جاکر اون کے صدقات اور اون کا جزیہ وصول کرین اور پہر لوٹ آئین چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی - اور لوٹ کر رسول اللہ صلعم کو مکہ مین حجۃ الوداع کے وقت ملے اور لشکر مین ایک شخص کو اپنے جاسے اپنے ہمراہیون سے مقرر کر آئے - اور نبی صلعم کے پاس کو سب سے آگے ہی چلدیے - اور مکہ مین آپ سے جاملے - اُس شخص نے جسے علی لشکر پر مقرر کر گئے تہے لشکر پر توجہ کی اور وہ کپڑا جو حضرت علی کے ساتہہ تہا اوس سے لشکر کے ہر ایک شخص کو ایک ایک حلہ بناکر پہنادیا جب لشکر مکہ کے قریب پہونچا تو علی اون لوگون سے ملنے کو نکلے اور جب اونہون نے وہ حلے دیکہے تو اون کے بدن پر سے اوتار ڈالے - اِس کی لشکر والون نے رسول اللہ سے شکایت کی - اِس واسطے رسول اللہ نے خطبہ کیا اور فرمایا کہ لوگو علی کی شکایت نہ کرو - وہ اللہ کے کامون مین بہت سخت ہین

رسول اللہ کا حجۃ الوداع

۱۸۳ | رسول اللہ کا حج کو جانا اور ایک خطبہ کرنا اور جاہلیت کے رسوم کو منسوخ فرمانا اور قتل و زنا کی حرمت اور نسی سے منع کرنا اور مناسک حج مخلوق کو سکہانا -

رسول اللہ صلعم اِس حج کے واسطے ۲۵ - ذی قعدہ کو نکلے اور چلتے وقت لوگون سے کہدیا کہ حج کو جاتے ہین - جب آپ مقام

سرف مین آئے تو لوگون کو حکم دیا کہ حج کے احرام سے حلال ہو جائین اور اوسے عمرہ کا احرام کرلین صرف وہی لوگ حج کا احرام باندہے رہین جن کے پاس ہدی ہے۔ رسول اللہ صلعم کے پاس اور اور چند آدمیون کے پاس ہدی تھی۔

اسی مین حضرت علی آپ سے آکر ملے جو احرام باندہے ہوئے تھے۔ نبی صلعم نے اون سے فرمایا۔ کہ تم بھی اسیطرح حلال ہو جاؤ جس طرح کہ تمہارے ہمراہی حلال ہوگئے ہین یعنی حج کا احرام کہول ڈالو۔ علی نے کہا کہ مین نے احرام باندہتے وقت وہی نیت کی ہے جو رسول اللہ نے نیت کی ہے۔ اِس لئے وہ ویسے ہی اپنا احرام باندہے رہے

پہر رسول اللہ نے اپنی طرف سے اور نیز حضرت علی کی طرف سے قربانی کی۔ اور لوگون کے ساتہ حج ادا کیا اور مناسک حج اونکو دکہائے اور حج کے طریق اونکو سکہائے اور ایک خطبہ کیا جس مین آپ نے وہ باتین بیان فرمائین جو مشہور ہین۔ چونکہ وہان آدمی بکثرت تہے اِس لئے جو کچھ آپ بیان فرماتے اوسے ربیعہ بن امیۃ بن خلف دور کے لوگون کو سناتے جاتے تہے۔ آپ نے پہلے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اور پہر فرمایا لوگو میری بات سنو۔ شاید مین اس سال کے بعد اس موقف پر تم کو پہر کبہی نہ ملون گا۔ اے لوگو تمہارے خون اور تمہارے اموال تم مین سے ایک دوسرے کے لئے ایسے ہی حرام ہین جیسے کہ آج کا یہ روز حرام ہے (یعنی کسی کا کسی کو تم مین سے مار ڈالنا یا کسی کا کسی کے مال کو لے لینا تمہارے لئے حرام ہے) اور جو سود کسی کا کسی پر چاہئے ہے وہ باطل ہے کوئی دعویٰ اُس کا نہ کرے۔ صرف تم اپنے راس المال لے لو۔ اور عباس بن عبد المطلب کا سود جو کسی پر چاہئے ہے وہ کل معاف ہے۔ اور جاہلیت مین جو کسی نے کسی کا خون کیا ہے وہ معاف ہے۔ اوس کا قصاص

نہ لیا جاے گا - اور سب سے اوّل ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا خون مین خود معاف کرتا ہون - جو بنی لیث مین دودھ پیتا اور پرورش پاتا تھا اور اوسے ہذیل نے قتل کر دیا تھا اے لوگو شیطان اِس سے مایوس ہو گیا کہ تمہاری سرزمین مین کبھی اوسکی پرستش کیجاے - ہان البتہ اور باتون مین لوگ اوسکی اطاعت کرین گے - وہ اِس سے راضی ہے کہ تم اپنے اعمال کو حقیر اور ذلیل سمجھتے ہو لوگو نسی زیادۃ فی الکفر ہے (یعنی تم ذی الحجہ محرم صفر اور رجب کے ماہہاے حرام کو جنمین اہل عرب مین لڑائی حرام تھی فراموش کر دیتے اور اپنے جوش کے وقت اون مین لڑائی لڑنا مباح کر لیتے ہو اور اونکے بجاے دوسرے مہینے حرام قرار دے لیتے ہو یہ بہت بُرا ہے گویا کفر مین ایک اور نئی شاخ پیدا کر لینا ہے اسے چھوڑ دو - اب زمانہ جونسی کے سبب سے بدل گیا اور کہین کے مہینے کہین چلے گئے تھے وہ) زمانہ گھومتے گھومتے وہین اور اوسی ہیئت پر آ گیا ہے جس طرح کہ اللہ تعالے نے اوسے اوس روز پیدا کیا تھا جس روز کہ آسمان زمین اوس نے بناے تھے - اللہ تعالے کے نزدیک مہینون کی تعداد بارہ ہے لوگو تم اپنی عورتون کے ساتھ بھلائی سے پیش آو - یہ خطبہ بہت بڑا ہے -

پھر جب آپ عرفہ مین جا کر ٹھیرے تو اوس پہاڑ کی نسبت جس پر آپ اوس وقت تھے فرمایا - کہ یہ موقف ہے اور تمام عرفہ موقف ہے - اور ایسے ہی مزدلفہ مین فرمایا کہ یہ موقف ہے اور کل مزدلفہ موقف ہے - اور جب منیٰ پر قربانی کی - تو فرمایا کہ یہ منحر اور قربان گاہ ہے اور تمام منیٰ منحر ہے -

پھر رسول اللہ صلعم نے حج تمام کیا - اِس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین - کیونکہ رسول اللہ صلعم نے اِس کے بعد پھر حج نہین کیا - یہ آپ کا حج وداعی تھا - اور حجۃ البلاغ بھی اوسکو

کہتے ہین اس لیئے کہ رسول اللہ نے لوگون کو جو مناسک حج تہے وہ انہین بتائے۔ اور حج کے طریق سب سکہا دیئے۔ اور جو احکام تہے اوس کی تبلیغ کردی۔

رسول اللہ صلعم کے غزوات اور سرایا کی تعداد

۱۸۴ رسول اللہ کے غزوات اور سرایا اور بعوث کی تعداد و نام۔

رسول اللہ صلعم نے بہ نفس نفیس جو آخری غزوہ کیا ہے وہ غزوہ تبوک تہا اور آپ نے جس قدر غزوے خود کئے ہین اور جن مین خود آپ موجود رہے ہین اونکی تعداد اونیس[۱۹] ہے واقدی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ اہل عراق نے جو زید بن ارقم سے روایت کی ہے وہ ایسی ہی ہے۔ لیکن یہ خطا ہے۔ کیونکہ زید بن ارقم عبد اللہ بن رواحہ کے ساتھہ غزوہ موتہ مین اونکی اونٹ کے پیچہے بیٹہا ہوا تہا۔ رسول اللہ صلعم کے ساتہ بجز تین چار غزوات کے اور کبہی نہین گیا۔ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے سب چہبیس[۲۶] غزوہ کئے ہین اور بعض کا قول ہے کہ ستائیس[۲۷] غزوہ کئے ہین۔ جو لوگ ان غزوات کی تعداد چہبیس[۲۶] بتاتے ہین وہ غزوہ خیبر اور وادی القری کو ایک غزوہ کہتے ہین۔ کیونکہ آپ خیبر سے اپنے مقام پر واپس تشریف نہین لائے تہے اور جو لوگ کہ اونہین ستائیس[۲۷] کہتے ہین وہ خیبر کے غزوہ کو جدا اور وادی القری کے غزوہ کو جدا سمجہتے ہین۔

سب سے اول غزوہ آپ کا غزوہ[۱] ودان ہے جسے غزوہ الابواہی کہتے ہین پہر رضوی کی طرف غزوہ[۲] بواط ہوا ہے پہر غزوۃ[۳] العشیرہ ہے۔ پہر بدر[۴] الاولی کا غزوہ ہے جس مین آپ کرز بن جابر کے پیچہے نکلے تہے پہر بدر[۵] کا دوسرا غزوہ ہے جس مین آپ نے قریش کا قتل کیا تہا۔ پہر غزوہ بنی[۶] سلیم پہر غزوۃ[۷] السویق ہے۔ پہر اسی طرح غزوہ

غطفان[8] ہے جسے غزوہ ذی امر بہی کہتے ہین۔ پہر غزوہ بحران[9] حجاز مین غزوہ احد[10] غزوہ حمراء الاسد[11] غزوہ بنی النضیر[12] غزوہ ذات الرقاع[13] غزوہ بدر الآخرہ[14] غزوہ دومۃ الجندل[15] غزوہ خندق[16] غزوہ بنی قریظہ[17] غزوہ بنی لحیان من ہذیل[18] غزوہ ذی قرد[19] غزوہ بنی المصطلق[20] غزوہ حدیبیہ[21] غزوہ خیبر[22] غزوہ عمرۃ القضا[23] غزوہ فتح مکہ[24] غزوہ حنین[25] غزوۃ الطائف اور سب کے آخر مین غزوہ تبوک[27] ہے۔

ان مین لڑائی صرف نو غزوات مین ہوئی ہے اور اونکے نام یہ ہین۔ بدر[1]۔ احد[2]۔ خندق[3]۔ قریظہ[4]۔ مصطلق[5]۔ خیبر[6]۔ فتح مکہ[7]۔ حنین[8]۔ طائف[9]۔

اور آپ کے سرایا مین اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ آپ کے سب سریے اور بعوث پینتیس[35] ہوئے ہین اور بعض کہتے ہین کہ اون کی تعداد اڑتالیس ہے۔

۸۵ جریر اور باذان کا اسلام اور صنم ذی الخلصہ کا گرایا جانا۔

اسی سنہ کے ماہ رمضان مین جریر بن عبداللہ البجلی بہی آپ پاس مسلمان ہوکر آیا۔ اور اوسے رسول اللہ نے ذی الخلصہ کو بہیجا۔ جس نے وہان جاکر اوسے گرا دیا۔ یہ بتخانہ سنگ سپید کا تبالہ مین تہا (جو یمن کا ایک شہر ہے) اور یہ ذی الخلصہ قبیلہ بجیلہ اور خثعم اور ازد السراۃ کا ایک صنم تہا۔ جس وقت رسول اللہ پاس خبر آئی کہ وہ ڈہا دیا گیا تو آپ نے اللہ تعالے کا شکریہ ادا کیا۔ اور جناب باری مین سجدہ کیا۔ اسی سنہ مین باذان حاکم یمن بہی یمن مین مسلمان ہوگیا۔ اور رسول اللہ صلعم کو اپنے اسلام کی خبر بہیجی۔

رسول اللہ کے حج اور عمرون کی تعداد

۸۶ رسول اللہ کے حج اور عمرہ اور اونمین اختلاف

جابر کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم نے دو حج کیے

ہین - ایک حج تو ہجرت سے قبل کیا تھا اور ایک حج ہجرت کے بعد کیا تھا جس کے ساتھ عمرہ بہی کیا تھا - اور حضرت عمر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے تین عمرے کئے ہین - اور بی بی عائشہ کہتی ہین کہ چار عمرے آپ نے کئے تھے - اسی طرح حضرت ابن عمر سے بہی روایت ہے -

رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک اور آپ کے اسماے مقدس اور خاتم نبوت

۸۷ | حلیہ شریف اور اسما اور القاب اور بالون کی سپیدی اور خضاب -

حضرت علی نے رسول اللہ صلعم کا حلیہ مبارک بیان کیا ہے وہ کہتے ہین کہ آپ نہ تو بلند بالا تھے اور نہ پست قامت - اوسط درجہ کا قد تھا - سر اور ریش مبارک کے بال گنجان دونون ہاتھہ کے پنجہ اور قدم شثن یعنی بھاری اور پرگوشت کرادیس یعنی شانہ آپ کے بھاری چہرہ کا رنگ سرخی مائل طویل المسربہ یعنی سینہ کے اوپر سے ناف تک بال لمبے لمبے رفتار مین دبدبۂ شاہی و بزرگی نمودار مین نے ایسا متناسب الاعضا نہ آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ سے بعد ویسا کسی کو پایا - آنکھین ادعج یعنی سیاہ بال آپ کے سبط یعنی لمبے لمبے لٹکتے ہوئے نہ گھونگروالے رخسارہ صاف اور سڈول سر کے بال کان کی لو تک گردن ایسی منور جیسی نقرہ کی صراحی - جب کسی طرف التفات کرتے تو پورا پورا التفات کرتے - چہرہ پر عرق کے قطرے صفائی اور خوشبو سے دُر آبدار کی طرح نظر آتے دونون شانون کے درمیان خاتم نبوت تھی - یعنی کچھہ گوشت اُبھرا ہوا تھا

جس سے نکر دبال تھے -

آپ کے نام اور لقب بھی کئی ہیں - چنانچہ آپ نے اپنے اسمار شریف کی نسبت خود فرمایا ہے میرا نام محمد ہے اور احمد بھی ہے اور مجھے کہتے ہین مقتفی (یعنی پیچھے آنیوالا تمام انبیا کے) اور حاشر کہ آپ کے قدمون پر قیامت کے دن اللہ تعالی مخلوق کو قبرون سے اٹھائے گا - اور نبی الرحمۃ (کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین تھے) اور نبی التوبہ اور نبی الملحمہ (یعنی آپ کی نبوت تالیف قلوب اور اصلاح امت کے لیے ہوئی تھی) اور عاقب یعنی خاتم الانبیا اور ماحی کہ اللہ تعالی نے آپ کی ذات پاک کی وجہ سے آثار کفر و ضلالت کو دنیا سے محو کر دیا -

اور آپ کے بالون کی اور اون کی سپیدی کی نسبت بھی کئی روایتین آئی ہین چنانچہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین - کہ اللہ تعالی نے آپ کو بڑھاپے کے ضعف سے اچھے امن مین رکھا تھا - مگر بعض نے بیان کیا ہے کہ آپ کے محاسن مبارک مین آگے کی طرف بیس بال سپید تھے - اور آپ خضاب نہین کرتے تھے - جابر بن سمرہ کہتے ہین - کہ آپ کے فرق مبارک پر کچھ بال سپید تھے - جب تیل لگاتے تو بالون مین خوب تیل ملتے تھے - ام سلمہ کہتی ہین کہ مین نے آپ کے سر مین سے مہندی اور وسمہ لگائے ہوے بال نکالے تھے - ابو رمثہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلعم خضاب کیا کرتے تھے اور آپ کے بال شانون یا کانون تک لمبے چلے جاتے تھے - بی بی ام ہانی کہتی ہین کہ آپ کی چار کاکلین تھین

رسول اللہ صلعم کی شجاعت وجود

۱۹۸ رسول اللہ کی بے انتہا شجاعت وسخاوت۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم تمام آدمیون سے زیادہ شجاع اور تمام بنی آدم سے زیادہ سخی اور سب سے بڑہکر احسان کرنے والے تہے۔ ایک مرتبہ مدینہ مین کچہہ گڑبڑ مچی۔ آپ فوراً گہوڑے برہنگی پیٹہہ سوار ہوئے اور اُدہر کو جہان ہلڑ تہا تشریف لے گئے۔ لوگ بہی آپکے پیچہے پیچہے روانہ ہوے۔ اوس وقت آپ کہتے جاتے تہے لوگو ڈرو مت۔ حضرت علی کہتے ہین کہ جب کہین بہت خوف ہوتا تو ہم سب رسول اللہ صلعم کو اپنی پناہ کے لئے ڈہونڈہتے تہے۔ حضرت علی سا دلاور شجاع آدمی ایسا کہے تو رسول اللہ کی شجاعت کی شہادت اوس سے بخوبی ظاہر ہے۔ کیونکہ اوپر اون کے غزوات مین بیان ہوچکا ہے۔ کہ شجاعت مین وہ کس درجہ پر تہے۔ کوئی دلاور اون کی شجاعت کو نہین پہونچتا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے ازواج اور کنیزون اور اولاد کی تعداد

۱۹۹ رسول اللہ صلعم کی بیبیون کی تعداد اور بی بی خدیجہ سے نکاح۔

ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے پندرہ عورتون سے نکاح کیا۔ مگر خلوت صرف تیرہ سے ہی کی تہی۔ اور ایک وقت مین کبہی گیارہ سے زیادہ نہ ہوئین۔ اور جب آپ نے وفات پائی تو نو اون مین سے زندہ تہین۔

سب سے اوّل آپ نے بی بی خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کیا تہا۔ جو بیوہ

تہین - اور پیشتر عتیق بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم کے نکاح مین تہین -
جب وہ مرگیا تو ابوہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی التمیمی نے اون سے نکاح کرلیا
اور اوس سے ایک بیٹا ان کے پیٹ سے ہند بن ابی ہالہ پیدا ہوا پہر جب ابوہالہ بہی مرگیا
تو اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کرلیا - اور اونکے بطن اطہر سے رسول اللہ صلعم کے
آٹھ بچے پیدا ہوئے - جنکے اسماے گرامی یہ ہین - قاسمؑ طیبؑ طاہرؑ عبد اللہؑ
زینبؓ رقیہؓ ام کلثومؓ فاطمہؓ - ان مین سے اولاد ذکور تو آپ کے سب ایام طفولیت
مین ہی مرگئے البتہ لڑکیان بالغ ہوئین اور اون کے نکاح بہی ہوئے اور اون سے
اولاد بہی پیدا ہوئی -

بی بی خدیجہ کے ایام حیات مین رسول اللہ صلعم نے کسی دوسری عورت سے نکاح
نہین کیا - اون کی وفات ہجرت سے تین سال قبل ہوئی تہی - اور رسول اللہ صلعم کی اولاد
ابراہیم کے سواے اور کسی بی بی کے پیٹ سے پیدا نہ ہوئی -

۱۹۰ رسول اللہ کا نکاح بی بی سودہ اور بی بی عائشہ سے -

جب بی بی خدیجہ کا انتقال ہوگیا تو اون کے بعد
آپ نے سودہ بنت زمعہ سے اور بعض کہتے ہین
کہ بی بی عائشہ سے نکاح کیا ہے جسوقت عائشہ سے نکاح کیا ہے تو اوسوقت وہ نہایت خردسال صرف چھ برس کی
تہین - بی بی سودہ البتہ ثیبہ تہین اور آپ سے پیشتر سکران بن عمرو بن عبد شمس کے نکاح
مین تہین جو سہیل بن عمرو کا بہائی تہا - اور مہاجرین حبش سے تہا - لیکن وہان جاکر نصرانی
ہوگیا اور مرگیا - اوس سے بعد رسول اللہ نے اوس سے نکاح کرلیا - آپ نے مکہ ہی
مین نکاح کیا اور خولہ بنت حکیم زوجہ عثمان بن مظعون نے آپ کی اوس سے سنگنی کرائی
اور مکہ مین آپ نے بی بی سودہ سے خلوت کی - اور انہین آپ سے اون کے باپ

زمعہ بن قیس نے بیاہ دیا تھا۔ جس وقت آپ سے سودہ کا نکاح ہوا ہے تو اوس وقت
ان کا بھائی عبد بن زمعہ مکہ مین نہ تہا۔ جب وہ مکہ مین آیا تو اوسے بڑا رنج ہوا۔ اور اس غصّہ
مین اوس نے اپنے سر پر خاک اڑائی۔ لیکن جب وہ مسلمان ہو گیا تو کہنے لگا کہ مین بڑا ہی
نادان و سفیہ ہون جو مین نے یہ نالائق حرکت کی۔ اور اپنے کیے سے نہایت ہی
شرمندہ ہوا۔

رہین بی بی عائشہؓ تو اون سے آپ نے مدینہ مین آکر خلوت کی تھی۔ اِس وقت وہ
نو سال کی ہو گئی تھین۔ جس وقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے تو بی بی عائشہ اوس وقت
اٹھارہ برس کی تھین۔ اور آپ کے بعد زندہ رہین اور ۵۸ ہجری مین وفات پائی۔
عائشہ کے سوا آپ کی بیبیون مین اور کوئی کنواری عورت نہ تہی۔ جس سے آپ نے
نکاح کیا ہو۔ یہی ایک کنواری تھین۔

۱۹۱ رسول اللہ کا نکاح بی بی حفصہ و ام سلمہ و زینب بنت خزیمہ و جویریہ سے۔

پھر بی بی عائشہ کے بعد رسول اللہ نے بی بی
حفصہؓ بنت عمر بن الخطاب سے نکاح کیا جو پہلے
خنیس بن خدافہ السہمی کے نکاح مین تھین۔ خنیس صحابہ بدری مین سے تھے۔
اور بنی سہم مین سے اون کے سوا اور کوئی بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوا تھا۔ بی بی
حفصہ کے پیٹ سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔ اور اون کا انتقال مدینہ
مین حضرت عثمان کی خلافت مین ہوا۔

پھر آپ نے اونکے نکاح کے بعد بی بی ام سلمہؓ بنت ابی امیہ زاد الراکب المخزومیہ
سے نکاح کیا یہ بھی پہلے ایک شخص ابو سلمہ بن عبد الاسد المخزومی کے نکاح مین تھین
جو بدر کی لڑائی مین شریک تھے اور جنگ اُحد مین اونکے ایک زخم آ گیا تھا جس سے وہ مر گئے تھے

اونکے بعد رسول اللہ نے جنگ احزاب سے قبل ہی ام سلمہ سے نکاح کر لیا تھا۔ انکا انتقال سنہ ۵۹ھ مین ہوا ہے۔ لیکن ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد ان کی وفات ہوئی ہے۔

پھر بی بی ام سلمہ کے بعد آپ نے بی بی زینب بنت خزیمہ سے نکاح کیا۔ جو بنی عامر بن صعصعہ سے تھین اور جنھین ام المساکین بھی کہتے تھے۔ یہ اور بی بی خدیجہ دونون رسول اللہ صلعم کے ایام حیات مین ہی انتقال کر گئی تھین۔ ان دو کے سوا آپ کی سب بیبیان آپ کے بعد زندہ رہی تھین۔ بی بی زینب پہلے طفیل بن الحارث بن المطلب کے نکاح مین تھین۔

ان کے بعد مریسیع کے سال مین جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار الخزاعیہ سے آپ نے نکاح کیا جو بنی المصطلق سے تھین اور پہلے مسافع بن صفوان المصطلقی کے نکاح مین تھین۔ ان سے بھی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی۔

۱۹۲ رسول اللہ کا نکاح بی بی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے

پھر آپ نے بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب سے نکاح کیا۔ جو پہلے عبید اللہ بن جحش کے نکاح مین تھین۔ یہ عبید اللہ مسلمان تھا اور حبش کو ہجرت کر گیا تھا مگر وہان جا کر نصرانی ہو گیا اور وہین مر گیا۔ اس پر رسول اللہ نے نجاشی کے پاس آدمی بھیجا۔ اور ام حبیبہ کے لئے اوس سے درخواست کی۔ اور اوس نے نکاح کر دیا۔ جب نکاح ہوا ہے تو ام حبیبہ حبش مین ہی تھین۔ اور خالد بن سعید بن العاص نے ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔

لیکن بعض یہ کہتے ہین آپ نے عثمان بن عفان سے اون کو مانگا تھا۔ اور اونہون نے ہی ام حبیبہ کو آپ کے نکاح مین دیا تھا۔ اور اونہون نے ہی نجاشی کے پاس سے اون کو

منگا یا تہا - نجاشی نے چار سو دینار اونہین آپ کی طرف سے مہر مین دئے اور اونہین رسول اللہ پاس بہیجدیا - یہ اپنے بہائی حضرت معاویہ کے ایام خلافت مین مری ہین - ان سے رسول اللہ کے کوئی اولاد نہین ہوئی -

پہر آپ نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا جو زید بن حارثہ مولاے رسول اللہ کے پہلے نکاح مین تہین آپ کے بیٹے سے بہی آپ کے کوئی اولاد نہین ہوئی - ان کا بیاہ رسول اللہ سے اللہ تعالیٰ نے کیا تہا اور اوس کے واسطے جبریل کو بہیجا تہا - اس سے بی بی زینب رسول اللہ صلعم کی تمام بیبیون پر فخر کیا کرتی تہین اور کہتی تہین کہ مین ولی اور وکیل کے لحاظ سے اون سب مین اکرم ہون - یہ بی بی آپ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین آپ کی اور سب بیبیون سے پہلے مری ہین -

۱۹۳ رسول اللہ کا نکاح صفیہ اور میمونہ سے پہر واقعہ خیبر کے سال بی بی صفیہ بنت حُیَیّ بن اخطب سے آپ نے نکاح کیا - جو پہلے سلام بن مشکم کے نکاح مین تہین - جب وہ مرگیا تو اون سے کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق نے نکاح کرلیا تہا - یہ رسول اللہ کے پاس گرفتار ہوکر آیا - اور محمد بن مسلمہ نے نبی صلعم کے حکم سے اوسے قتل کردیا - پہر نبی صلعم نے اونہین آزاد کردیا - اور سنہ ۷ ہجری مین اون سے نکاح کرلیا - یہ سنہ ۳۶ ہجری مین مری ہین

پہر آپ نے میمونہ بنت الحارث الہلالیہ سے نکاح کیا - جو پہلے مسعود بن عمرو بن عمیر الثقفی کے نکاح مین تہین - اون سے بہی کچہ اولاد نہین ہوئی - پہر اوس کے بعد ابورہم بن عبدالعزیٰ نے نکاح کرلیا - اوس کے بعد اون سے رسول اللہ صلعم نے نکاح کیا - میمونہ ابن عباس اور خالد بن الولید کی خالہ تہین اور رسول اللہ نے اون سے سرف کے مقام پر عمرۃ القضا مین نکاح کیا تہا -

۱۹۴ رسول اللہ کی وہ عورتین جنہین آپ نے علیحدہ کردیا یا اون سے خلوت کی۔

پھر آپ نے بنی کلاب کی ایک عورت سے نکاح کیا جس کا نام شاہ بنت رفاعہ اور بعض کے قول کے بموجب سنی بنت اسما بن الصلت یا بنت الصلت بن حبیب تھا یہ عورت قبل اس سے کہ آپ خلوت کرین مرگئی۔

پھر آپ نے شبنا بنت عمرو الغفاریہ یا کنانیہ سے نکاح کیا۔ اسی بین قبل خلوت کے ابراہیم ابن رسول اللہ کا انتقال ہوگیا۔ تو وہ کہنے لگی کہ اگر آپ اللہ کے رسول ہوتے تو آپ کا بیٹا نہ مرتا اس لئے آپ نے اوسے طلاق دیدی۔

پھر آپ نے عربہ بنت جابر الکلابیہ سے نکاح کیا جسکی ابواسید (بضم الہمزہ) الساعدی نے آپ سے منگنی کرائی تھی۔ جب وہ نبی صلعم کے پاس آئی تو آپ سے اوس نے اللہ کی پناہ مانگی۔ اس واسطے آپ نے اوسے جدا کردیا۔

پھر آپ نے اسما بنت النعمان بن الاسود بن شراحیل الکندی سے نکاح کیا۔ جب آپ خلوت کے لئے تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اوسکے جسم پر سپید داغ ہین۔ اس واسطے آپ نے اوس سے متعہ کرلیا۔ اور پھر اوسے اوسکے گھر والون کے پاس واپس کردیا۔ بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اوس نے بھی آپ سے اللہ کی پناہ مانگی تھی۔ اس لئے آپ نے اوسے واپس کردیا تھا۔

اور عالیہ بنت ظبیان سے بھی نکاح کیا اور مجامعت کی تھی۔ مگر بعد اوس کے اوسے الگ کردیا۔

اور قتیلہ بنت قیس سے بھی جو اشعث کی بہن تھی نکاح کیا تھا۔ مگر خلوت سے پیشتر ہی آپ کا انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد یہ عورت مرتد ہوگئی۔

اور فاطمہ بنت سرح سے بہی نکاح کیا تہا (مگر غالباً رسول اللہ نے اِس سے خلوت نہین کی)
ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ یہی عربہ شریک کی مان ہے اور کہا ہے کہ لوگ
بیان کرتے ہین کہ رسول اللہ نے خولہ بنت ہذیل بن ہبیرہ سے اور لیلی بنت الخطیم
الانصاریہ سے بہی نکاح کیا تہا - اِس لیلی نے خود نکاح کی خواہش کی تہی آپ نے اوس
سے نکاح کرلیا - لیکن جب اِس نے جاکر اپنی قوم کے آدمیون سے اِس کا ذکر کیا تو
اونہون نے اوس سے کہا - کہ تو تو بڑی غیرت والی ہے - اور رسول اللہ کی اور عورتین
بہی ہین تو جا اور اپنا نکاح فسخ کرالے - اِس لئے وہ آئی اور فسخ نکاح کی درخواست کی -
آپ نے اوسے منظور کرلیا اور اوسے جدا کردیا -

۱۹۵ وہ عورتین کہ جن سے آپ کی صرف منگنی ہوئی اور نکاح نہ ہوا -

اور بہی چند عورتین تہین جن سے رسول اللہ کی منگنی ہوئی مگر نکاح نہین ہوا - اونمین سے ایک تو
ام ہانی بنت ابی طالب ہے کہ اوس سے آپ نے منگنی کی مگر نکاح نہین کیا - دوسری
صناعہ بنت عامر ہے جو بنی قشیر سے تہی - تیسری صفیہ بنت لبشامہ ہے جو اعور
العنبری کی بہن تہی - چوتہی ام حبیبہ بنت عباس ہے جو آپ کے چچا تہے - جب آپ
کو یہ معلوم ہوا کہ عباس آپ کے رضاعی بہائی ہین تو آپ نے ام حبیبہ سے نکاح
نہین کیا - پانچوین جمرہ بنت الحارث بن ابی حارثہ ہے کہ اوس سے آپ نے
منگنی کی تہی - لیکن اوس کے باپ نے بہانہ کیا کہ اوس کی لڑکی بیمار ہے - حالانکہ
بیمار نہ تہی لیکن جب لوٹ کر گیا تو دیکہتا کیا ہے کہ اوس کے بدن پر برص کے داغ ہین

۱۹۶ رسول اللہ کی کنیزین

رسول اللہ کی کنیزون مین سے ایک تو بی بی ماریہ بنت
شمعون قبطیہ ہین جن کے بطن اطہر سے ابراہیم بن رسول اللہ پیدا ہوئے تہے -

دوسری ابا بی ریحانہ بنت زید قرظیہ ہین جنہین بعض نے بنی نضیر مین سے ہی بتایا ہے۔

رسول اللہ صلعم کے موالی

۱۹۷ رسول اللہ کے موالی زید اسامہ ثوبان شقران ابورافع۔

(رسول اللہ صلعم کا کوئی غلام نہ تھا۔ آپ کے جس قدر غلام تھے اونہین آپ نے آزاد کر دیا تھا۔ آزاد غلام کو مولی کہتے ہین) ان موالی مین سے ایک تو زید بن حارثہ اور دوسرے اونکے بیٹے اسامہ بن زید تھے۔ تیسرے ثوبان تھے جن کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ اور جو اصل مین سراۃ کے رہنے والے تھے۔ مگر رسول اللہ کی وفات کے بعد حمص مین سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ سنہ ۵۴ ہجری مین مرے ہین۔ لیکن بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ وہ رملہ مین رہنے لگے تھے۔ اون کی اولاد باقی نہین رہی۔

چوتھے شقران ہین جنہین بعض نے حبشی اور بعض نے فارسی بیان کیا ہے۔ ان کا نام صالح تھا کہتے ہین کہ یہ رسول اللہ صلعم کو اپنے باپ سے ورثہ مین ملے تھے بعض نے کہا ہے کہ وہ عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تھا۔ ان کی اولاد بھی باقی رہی تھی۔

پانچوین ابورافع تھے جن کا نام ابراہیم اور ایک روایت مین ہے کہ اسلم تھا۔ کہتے ہین کہ یہ عباس کے غلام تھے اور اونہون نے نبی صلعم کو اونہین دیدیا تھا۔ انہین بھی نبی صلعم نے آزاد کر دیا تھا۔ بعض کہتے ہین کہ یہ پہلے ابو احیحہ بن سعید بن العاص کے غلام تھے احیحہ نے ابورافع کے تین بیٹون کو آزاد کر دیا تھا۔ جو اون کے حصہ مین تھے۔ اور اونہین لیکر بدر

کی لڑائی مین شریک ہوے تھے - حالانکہ وہ تینون کافر تھے - وہ لوگ اوس لڑائی مین مارے گئے - اور خالد بن سعید نے اپنا حصّہ جو ابو رافع مین تہا رسول اللہ صلعم کو دیدیا تہا - رسول اللہ نے اونہین اور اونکے بیٹے کو بہی جن کا نام رافع تہا آزاد کردیا - رافع کا بہائی عبید اللہ بن ابی رافع حضرت علی بن ابی طالب کا کاتب تہا -

۱۹۸ رسول اللہ کے موالی سلمان سفینہ ابو کبشہ -

چہٹے سلمان فارسی تھے جن کی کنیت ابو عبد اللہ تہی اور اصفہان والون مین سے تھے - مگر بعض لوگ اونہین رامہرمز کا بتاتے ہین - کسی کلب کے شخص نے اونہین پکڑ لیا تہا - اور کسی یہودی کے ہاتہ وادی القریٰ مین بیچ دیا تہا - اِس یہودی نے اون سے مکاتبت کرلی (مکاتبت کہتے ہین - کہ غلام اپنے مالک کو کچہہ دیکر آزاد ہوجائے) نبی صلعم نے سلمان کی مکاتبت مین اعانت کی جس سے وہ آزاد ہو گئے -

ساتوین سفینہ ام سلمہ کے غلام تہے - جنہین اونہون نے آزاد کردیا تہا - مگر یہ شرط کردی تہی کہ رسول اللہ کی خدمت کیا کرین - کہتے ہین کہ اِن کا نام مہران یا ریاح تہا - اور یہ بہی کہتے ہین کہ وہ فارس کے عجمیون کی نسل سے تھے - اونکے بیٹے کی کنیت ابو مسرح تہی - اور یہ سراۃ کے مولدین سے تھے - اور رسول اللہ کے ساتہ اذان بہی دیا کرتے تھے - اور بدر اور احد وغیرہ کی تمام لڑائیون مین شریک رہے تھے - اور بعض نے اونہین اہل فارس سے بہی بتایا ہے -

آٹہوین ابو کبشہ تھے جن کا نام سلیم تہا - کہتے ہین کہ یہ مکہ کے موالی مین سے تھے اور بعض کا قول ہے کہ ارض دوس کے مولدین مین سے تھے - رسول اللہ صلعم نے اونہین مول لیکر آزاد کردیا تہا - یہ بدر وغیرہ کے کل مشاہد مین موجود رہے تھے - اِن کا انتقال

اوس روز ہوا ہے جس روز حضرت عمر بن الخطاب سنہ ۱۳ ہجری مین خلافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوے ہین۔

۱۹۹ رسول اللہ کے موال رویفع رباح الاسود فضالہ مدعم ابوضمیرہ یسار مہران ابوبکرہ اور ایک خصی۔

نوین رویفع ابو مویہبہ تہے جو مزینہ کے مولدین سے تہے انہین بہی رسول اللہ نے مول لیکر آزاد کر دیا تہا۔

دسوین رباح الاسود تہے۔ جو رسول اللہ صلعم کے موذن تہے۔

گیارہوین فضالہ تہے جو شام مین رہنے لگے تہے۔

بارہوین مدعم تہے جو وادی القریٰ مین قتل ہوے تہے۔

تیرہوین ابوضمیرہ تہے۔ کہتے ہین کہ یہ فارس والون مین بشتاسب بادشاہ کی نسل سے تہے۔ رسول اللہ صلعم کو کہین کسی لڑائی مین ہاتہہ پڑ گئے تہے۔ آپ نے اونہین بہی اسب دستور آزاد کر دیا تہا۔ یہی ابوحسین کے دادا ہین۔

چودہوین یسار یونانی الاصل تہے۔ یہ کسی غزوہ مین آپ کے ہاتہہ آ گئے تہے۔ اور انہین بہی آپ نے آزاد کر دیا تہا۔ انہین کو عرنیون نے اوسوقت مار ڈالا تہا۔ جب کہ اونہون نے آکر رسول اللہ کے شیر دار اونٹ لوٹے تہے۔

پندرہوین آپ کے مولا مہران تہے۔ انہون نے نبی صلعم سے حدیثین بہی بیان کی ہین۔

ایک خصی بہی رسول اللہ کے پاس تہا جس کا نام مابور تہا۔ اور اوسے مقوقس نے آپ کو ہدیہ مین بی بی ماریہ اور شیرین کے ساتہہ دیا تہا۔ کہتے ہین کہ اِسی کے ساتہہ بی بی ماریہ کو لوگون نے مطعون کیا تہا اِس واسطے رسول اللہ نے حضرت علیؑ کو بہیجا۔ کہ اوسے قتل

کردین۔ مگر اونہین معلوم ہوا کہ وہ خصی ہے اِس لئے چھوڑ دیا۔

جس وقت رسول اللہ نے طائف پر محاصرہ ڈالا تہا تو اوس وقت محصورین کے پاس سے چار غلام نکلکر رسول اللہ پاس چلے آئے تھے۔ آپ نے اونہین بہی آزاد کر دیا تہا ایک کا نام اون مین سے ابو بکرہ تہا۔

رسول اللہ صلعم کے کاتب

۲۰۰ رسول اللہ کے کاتب عثمان علی معاویہ وغیرہ۔

ذکر کرتے ہین کہ کبہی تو رسول اللہ کی تحریرات حضرت عثمان بن عفان لکہا کرتے اور کبہی حضرت علی لکہا کرتے تہے اور کبہی کبہی خالد بن سعید اور ابان بن سعید اور علا بن حضرمی بہی لکھتے تہے اول اول آپ کی تحریرات اُبی بن کعب نے لکہی ہین۔ اور زید بن ثابت نے بہی آپ کی تحریرات کا کام کیا ہے۔ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح بہی آپ کے نوشتہ لکہا کرتا تہا۔ لیکن یہ مرتد ہوکر پہر فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوگیا۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان اور حنظلہ الاسیدی نے بہی آپ کی تحریرین لکہی ہین۔ اُسَیّد بضم الہمزہ وتشدید الیا ہے۔ محدث اسی طرح بیان کرتے ہین۔ اور یہ نسبت اُسَیّد بن عمرو بن تمیم کی طرف ہے۔

رسول اللہ صلعم کے گہوڑونکے نام

۲۰۱ رسول اللہ کے گہوڑے اور اون کے نام وغیرہ۔

کہتے ہین۔ کہ رسول اللہ صلعم نے جو سب سے اول گہوڑا لیا ہے وہ وہ گہوڑا تہا جو آپ نے فزارہ کے ایک اعرابی سے مدینہ مین دس اوقیہ کو لیا تہا اور اوس کا نام سکب (تیز گام

رکھا تھا - گویا کہ وہ آب رواں کی طرح بہتا تھا - اور سب سے اوّل اس پر سوار ہو کر غزوۂ اُحد کو گئے تھے -

پھر ابو بردہ بن ابی نیار کا گھوڑا آپ نے لیا جس کا نام ملاوح (بلند) تھا -

ایک اور آپ کا گھوڑا مرتجز (رجز پڑھنے والا) نام تھا - اس کا یہ نام اس گھوڑے کی خوش آوازی کے سبب سے رکھا تھا - اور اسے خزیمہ بن ثابت لائے تھے جو بنی مرہ میں سے رسول اللہ کے ایک صحابی تھے -

رسول اللہ کے تین گھوڑے لزاز ظرب اور لحیف بھی تھے - لزاز تو مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ میں بھیجا تھا - اسے لزاز (پشتیوان در) اس وجہ سے کہتے تھے کہ وہ بدن کا بڑا مضبوط تھا - اور ظرب آپ کو فروہ بن عمرو الجذامی نے دیا تھا - ظرب چھوٹی پہاڑی کو کہتے ہیں - اس کی توانائی کے سبب سے اوس کا یہ نام رکھدیا تھا - اور لحیف آپ کو ربیعہ بن ابی البرا نے نذر کیا تھا - اس گھوڑے کی دم بڑی لمبی تھی - اسی لئے اوسے لحیف (یعنی لحاف والا) کہتے تھے - گویا وہ اپنی دم سے زمین کو چھپا لیتا تھا -

اور نیز آپ کا ایک گھوڑا ورد (گلگون) بھی تھا - جو تمیم الداری نے آپ کو دیا تھا - نبی صلعم نے اسے حضرت عمر بن الخطاب کو دیدیا تھا - اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک گھوڑا الیعسوب نام بھی تھا (یعسوب شہد کی مکھی کو کہتے ہیں) چونکہ یعسوب رئیس ہوتی ہے اور یہ بھی رسول اللہ کے سب گھوڑوں میں بہتر تھا اسواسطے اسے یعسوب کہنے لگے تھے -

رسول اللہ کے خچر اور گدہے اور اونٹ

۲۰۲ رسول اللہ کے خچر گدہے اونٹ اور اونکے نام	رسول اللہ کے ایک خچر کا نام دُلدُل (خارپشت)

تہا اہل اسلام مین سب سے پہلا خچر یہی ہوا ہے - اسی مقوقس نے رسول اللہ کو ہدیہ مین بہیجا تہا اور اوسکے ساتھہ ایک گدہا بہی تہا جس کا نام عفیر (خاکستری) تہا عُفَیر مصغر مرخم اعفر کا ہے اعفر ایسے سپید کو کہتے ہین جس کی سپیدی خالص نہ ہو - یہ خچری حضرت معاویہ کے زمانہ تک موجود تہی اور ایک خچری آپ کے پاس اور تہی جو فروۃ بن عمرو نے آپ کو دی تہی - اِس کا نام فضہ (چاندی) تہا رسول اللہ نے یہ خچری حضرت ابوبکر کو دیدی تہی - ایک گدہا بہی رسول اللہ پاس تہا جسے یعفور (خاکی) کہتے تہے - یہ لفظ بہی اسی طرح بنا ہے جیسے اخضر سے یخضور ہے - یہ رسول اللہ کے حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت مرگیا تہا - (مگر بعض لوگون نے لکہا ہے کہ یہ رسول اللہ کی وفات کے بعد رنج کے سبب سے ایک کنوے مین گرکر مرا تہا)-

اب آپ کے اونٹون کا حال سنیئے - آپ کے پاس ایک اونٹنی تہی جس کا نام قصوا (کن کٹی) تہا یہ وہی اونٹنی تہی جسے رسول اللہ نے حضرت ابوبکر سے چار سو درہم مین مول لیا تہا - اور اسی پر سوار ہو کر مدینہ کو ہجرت کی تہی - یہ بنی الحریش کے اونٹون کی نسل سے تہی - اور آپ کے پاس مدت تک رہی تہی - اسی کو غضبا اور جدعا (کن کٹی) بہی کہتے تہے - ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ اوس کا ایک طرف کا کان کٹا ہوا تہا - لیکن بعض نے کہا ہے کہ نہین اوس کا کان کٹا ہوا نہ تہا -

آپ کے لقاح (یعنی شیردار) اونٹ بیس تہے - اور غابہ مین (یعنی جہاڑی مین) چرا کرتے تہے - انہین کو غارت گرون نے آکر لوٹا تہا - اِن کا دودہ ہر روز رسول اللہ کے گہر کو آیا کرتا تہا - اور ان مین سے اچہے اچہے اونٹون کے یہ نام تہے - حنّا (منہدیکا

سے رنگ کی) سمراء (گندم گون) عریس (دولہا) سعدیہ بتوم یہ لفظ بغام سے ہے جسکے معنی اونٹ کی نرم آواز کے ہین (یعنی نرم آواز والی اونٹنی) یسیرہ (سطیعہ) ریّا (سیراب) مہرہ (جوان سانڈنی) شقراء (سرخ چتکبر وار)

رہے منائح (یعنی وہ جانور جو ایام سرما مین دودہ دیا کرتے تھے) اون مین سے سات تو آپ پاس بکریان تہین جنکے نام تھے عجرہ (دوہرے جسم کی) زمزم - سقیا (جہڑی) برکہ (حوض) ورسہ (سبک وشادمان) اطلال (پیار یا بلکانہ) اطراف (نئی چیز) اور سات بھیڑین تہین - اونہین امین ابن ام ایمن چرایا کرتا تھا -

رسول اللہ صلعم کے ہتیارون کے نام

۲۰۳ رسول اللہ کی تلوارین نیزہ زرہین ڈہالین ایک تلوار آپ کی ذوالفقار تہی جو آپ کو بدر کے روز غنیمت مین ملی تہی - پہلے یہ منبہ بن الحجاج کی اور بعض کہتے ہین کہ کسی اور کی تہی - اور قینقاع کی لوٹ مین سے تین تلوارین ملی تہین - ایک کا نام قلعی (یعنی مقام قلعہ کے بنی ہوی) تہا اور ایک کو بتار (قطاع) اور ایک کو حتف (موت) کہتے تہے اور مخذم (تیغ بران) اور رسوب (تیز تلوار) یہی دو تلوارین آپ کے پاس تہین - اور آپ اپنے ہمراہ مدینہ کو دو تلوارین اور بہی لائے تہے - جن مین سے ایک کا نام عضب (شمشیر قاطع) تہا جو آپ کے پاس بدر کی لڑائی مین موجود تہی - اور آپ کے پاس تین رمح (نیزہ) اور تین قوسین بہی تہین - ایک قوس کا نام روحاء (اوتہلا پیالہ) دوسرے کا نام بیضا تہا اور تیسری کا جو نبع کے درخت کی لکڑی کی تہی صفرا تہا (صفرا اوس کمان کو کہتے ہین - جو نبع کے درخت کی لکڑی کی ہو) آپ کی ایک زرہ کا نام صعدیہ تہا - اور ایک

کا نام فضہ تہا جو آپ کو بنی قینقاع مین لوٹ مین ملی تہی - اور ایک اور زرہ بہی ذات الفضول نام آپ کے پاس تہی - اِسے اور فضہ کو آپ اُحد کی لڑائی مین پہنے ہوے تہے -

آپ کے پاس ایک ڈہال تہی جس مین بکرے کے سر کی ایک تصویر بنی ہوئی تہی رسول اللہ صلعم کو یہ دیکہکر اوس سے کراہیت ہوئی اِسی مین ایک روز صبح جو ہوئی تو وہ زرہ خدا تعالی نے آپ کے پاس سے ندارد کر دی -

سنہ ١١ ہجری

۴۲۰ رسول اللہ صلعم کا اسامہ کی امارت مین شام کو لشکر روانہ کرنے کا حکم -

اِسی سال کے محرم مہینے مین رسول اللہ نے کچہہ فوج شام کے ملک کو بہیجی - اور اوس کا امیر اسامہ بن زید اپنے مولا کو کیا - اور اونہین حکم دیا کہ سوارون کو بلقا کی اور نیز داروم کی سرحد تک لیجائین جو فلسطین کے علاقہ مین ہے -

اِس پر بعض منافقون نے ایک بحث نکالی کہ رسول اللہ نے بڑے بڑے مہاجرین اور انصار پر ایک غلام کو امیر بنا دیا - رسول اللہ نے فرمایا - کہ تم لوگ جو اسامہ کی امارت کی نسبت طعنہ کرتے ہو تو یہی نہین ہے بلکہ تم نے اِس سے پیشتر اوس کے باپ زید بن حارثہ کی امارت کی نسبت بہی طعنہ کیا تہا - درحقیقت وہ امارت کے لائق ہے اور اوس کا باپ بہی امارت کے لائق تہا -

پہر تمام اول مہاجرین اسامہ بن زید کے ساتہہ ہوگئے جن مین حضرت ابو بکر و عمر بہی داخل تہے - یہ لشکر ابہی اچہی طرح تیار ہو کر چلنے نہین پایا تہا اور لوگ اسی گفت و شنید مین پڑے ہوے تہے کہ اِسی مین رسول اللہ صلعم کا وہ مرض شروع ہوا کہ جس سے آپ نے

اس جہان فانی سے رحلت فرمائی ہے

رسول اللہ کی بیماری اور وفات

۲۰۵ رسول اللہ کی بیماری اور عرب مین فسادون کا برپا ہونا اور اسامہ کی روانگی مین تاخیر

رسول اللہ صلعم کو یہ مرض ماہ صفر کے آخر مین شروع ہوا اسوقت آپ بی بی زینب بنت جحش کے مکان مین تھے آپ کا قاعدہ تھا کہ اپنی بیبیون مین سے ہر ایک بی بی کے مکان مین نوبت نوبت تشریف لیجایا کرتے تھے جس وقت مرض کو شدت ہوئی تو آپ بی بی میمونہ کے مکان مین تشریف رکھتے تھے۔ اس وقت آپ نے اپنی بیبیون کو جمع کر کے اجازت چاہی کہ تیمارداری کے واسطے بی بی عائشہ کے حجرہ مین چلے جائین۔ اور پھر اونکے حجرہ مین چلے گئے۔

(اس زمانہ مین جب رسول اللہ کی بیماری کی خبرین مشتہر ہوئین تو عرب کے سرکشون نے سر اٹھایا) اور یہ خبر آئی کہ یمن مین اسود العنسی نے اور یمامہ مین مسیلمہ نے اور بنی اسد مین طلیحہ نے سمیرا مین لشکر ڈالکر خروج کیا ہے جن کا ذکر انشاء اللہ آیندہ آتا ہے۔

پھر اس وجہ سے کہ رسول اللہ کی بیماری کو ترقی ہوگئی اور اسود العنسی اور مسیلمہ کی سرکشی کی خبرین متواتر آنے لگین حضرت اسامہ کی روانگی مین تاخیر ہوئی۔

پھر نبی صلعم درد سر کے باعث سر کو باندھے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ میرے بازوون مین سونے کے دو کنگن ہین اور اونمین مین نے پھونکا ہے اور اوس سے وہ اڑ گئے ہین۔ ان کی تعبیر مین نے یہ

کی ہے کہ یہ دو کنگن کذاب یمامہ اور کذاب صنعا ہین (جو ایک پہونک مارنے سے اُڑجاینگے) اور اسامہ کے لشکر کو جانے کا حکم دیا۔

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اون لوگون پر لعنت کرے جنہون نے اپنے انبیا کے قبور کو مساجد قرار دے لیا ہے۔

پہر اسامہ نکلے اور جرف کے مقام پر جاکر خیمہ ڈالے۔ مگر رسول اللہ کی گرانی بڑہتی گئی جس سے لوگون نے چلنے مین دیر لگائی۔ لیکن گو کہ رسول اللہ کی بیماری بڑی شدت سے ہوگئی تہی تاہم آپ نے اللہ تعالیٰ کے احکام مین تساہل نہ کیا۔ اور اسود العنسی کی تادیب کے واسطے انصار کے لوگون کو کہلا بہیجا۔ کہ اوسکی خبر لین۔ جس سے وہ رسول اللہ کے ایام حیات ہی مین وفات سے ایک روز قبل مارا گیا۔ پہر بہی رسول اللہ نے اپنے لوگون کو حکم بہیجا کہ جو لوگ وہان مرتد ہوگئے ہین اونکی تنبیہہ و تادیب کرین۔

۲۰٦ رسول اللہ کا گورستان بقیع کو جانا

ابو موہیبہ رسول اللہ کے مولیٰ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے مجہے ایک شب کو بیدار کیا۔ اور فرمایا کہ مجہے گورستان بقیع والون کی مغفرت مانگنے کے واسطے حکم ہوا ہے اور آپ وہان کو تشریف لے چلے مین بہی آپ کے ساتہہ چلا۔ وہان آپ نے جاکر اون پر سلام کیا پہر فرمایا کہ جو نعمت خدا تعالیٰ نے تمکو دے رکہی ہے اور اون فتنون سے تمہین بچا رکہا ہے جو تاریکی شب کی طرح علی الاتصال مخلوق پر آتی رہتی ہین۔ یہ حالت تمہاری تمکو مبارک رہے پہر ابو موہیبہ کی طرف توجہ کرکے فرمایا کہ " مجہے اللہ تعالیٰ نے خزائن زمین کی کنجیان عطا فرمائین کہ یہان ہمیشہ رہو اور پہر جنت مین آنا اور فرمایا کہ چاہو تو تم یہ بات اختیار کرلو۔ اور چاہے میرے پاس چلے آؤ مین نے اپنے رب کے پاس جانا اختیار کیا۔ پہر آپ

نے بہت دیر تک اہل بقیع کے لیئے استغفار کیا - اور آمرزش کی دعا مانگتے رہے -
پہر آپ وہان سے لوٹ آئے اور وہ مرض شروع ہوگیا جس سے آپ کی وفات ہوئی -

۲۰۷ رسول اللہ کا کہنا کہ جس کسی کا مجھہ پر حق ہو وہ لے لے اور اپنی موت کا اشارہ کرنا اور حضرت ابوبکر کا اوسے سمجھہ جانا -

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ جب رسول اللہ گورستان بقیع سے لوٹ کر آئے - تو آپ میرے پاس ایسے وقت آئے کہ میرے سر مین درد ہو رہا تہا - اور مین کہہ رہی تہی وارا ساہ (ہائے میرا سر) آپ نے فرمایا واللہ میرے سر کے درد سے مجھے کہنا چاہیئے وارا ساہ - پہر کہا کیا اچھا ہوتا کہ تم مجھہ سے پہلے مرجاتین اور مین تمہاری تجہیز وتکفین کا انتظام کرتا اور کفن دیکر اور نماز پڑہکر تم کو دفن کردیتا - عائشہ کہتی ہین مین نے کہا کہ جب آپ یہ سب کچھہ کر چکتے تو میرے مکان کو لوٹ کر آتے - اور کسی اور بی بی کو لیکر وہان خوشیان کرتے - اِس سے آپ مسکرا پڑے (یہ میان بی بی کی نازونیاز کی باتین تہین) اِس وقت آپ کی بیماری انتہا کو پہونچ گئی تہی - اور آپ تیمارداری کے لیئے میرے ہی مکان مین رہتے تہے - اِسی مین ایک روز آپ فضل بن عباس اور علی دو آدمیون کے سہارے سے باہر نکلے - فضل کہتے ہین کہ مین آپ کو باہر لیکر آیا تو آپ منبر پر بیٹہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی - اور پہر سب سے اوّل جو آپ نے کلام کیا وہ یہ تہا - کہ آپ نے اصحاب اُحد پر دعا کی - اور بہت دیر تک اِس مین مصروف رہے - اور اون کے لیئے استغفار کرتے رہے -

پہر فرمایا - کہ اے لوگو اگر کسی کا کوئی حق مجھہ پر چاہیئے ہو تو وہ مجھہ سے لے لے - اگر مین نے کسی کی پشت پر کوڑا مارا ہو تو یہ میری پیٹہہ موجود ہے - چاہیئے کہ اوس کا عوض لے لے - اگر مین نے کسی کو گالی دی ہو اور عزت کو اوس کی نقصان پہونچایا ہو - تو میری عزت

سے جو چاہے وہ مجھہ سے معاوضہ کر لے مین موجود ہون - اگر مین نے کسی کا مال لیا ہو
تو میرا مال موجود ہے مجھہ سے وہ لے لے - اور میری طرف سے اوسے کسی بات
کا خوف کرنا نہ چاہیئے - کہ مین اوس سے بغض و عداوت کرون گا - کیونکہ یہ میری شان
سے بعید ہے - یاد رکھو میرے نزدیک میرا وہی بڑھکر دوست ہے کہ جس کسی کا
مجھہ پر کچھہ حق ہو اور وہ مجھہ سے لے لے - یا مجھے حلال کر دے یعنی معاف کر دے -
کہ مین اپنے پروردگار کے پاس بخوشی خاطر اور باطمینان تمام جاؤن - پھر آپ منبر پر سے
اُتر آئے اور ظہر کی نماز پڑھی - پھر نماز کے بعد منبر پر گئے اور جو باتین پہلے کہی تہین وہ مکرر
بیان کین - اِس مین ایک شخص نے رسول اللہ سے تین درہم کا دعویٰ کیا (جنہین اوس
نے بیان کیا کہ آپ نے ایک روز مجھہ سے کسی محتاج کو دلادئے تھے) رسول اللہ
نے اوسے درہم دلا دئے - پھر آپ نے فرمایا لوگو جس کسی کے پاس دوسرے کی کوئی
شے ہو تو اوسے چاہیئے کہ وہ اوسے دیدے - اور یہ نہ کہے کہ اس دنیا مین مجھے
فضیحت ہوگی کیونکہ دنیا کی فضیحت عقبیٰ کی فضیحت سے بدرجہا خفیف ہے - پھر اصحاب اُحد پر
دعا کی اور اونکے لئے استغفار کرتے رہے -

پھر آپ نے فرمایا - کہ خدا کا ایک بندہ ہے - اوسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا -
کہ چاہے تو وہ دنیا لے لے اور چاہے وہ وہ چیز لے لے جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے
اِس پر اوس بندہ نے وہ چیز لے لی جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے (یہ سنکر حضرت ابوبکر
بات کو پہچان گئے - کہ بندہ حضرت رسول مقبول ہین - اور اونہون نے آخرت کو اختیار
کر لیا - اور وہ اب ہم سے بہت جلد جدا ہو جائینگے اور اسی واسطے) ابوبکر نے رو کر
عرض کیا یا رسول اللہ ہماری جانین اور ہمارے ماں باپ آپ پر سے قربان ہون

(یعنی آپ ہمکو اس قدر جلد چھوڑکر جاتے ہین - اگر آپ کے بچانے کے واسطے یہ ضرور ہو کہ ہم اپنی جانین اور اپنے مان باپ کو قربان کر دین تو ہم موجود ہین - مگر اور صحابہ اس رمز کو نہ سمجھے تھے اور کہنے لگے تھے - کہ دیکھو رسول خدا کیا کہہ رہے ہین - اور یہ بوڑھے آدمی یعنی حضرت ابو بکر جن کو چاہیئے تھا کہ کوئی عقل کی بات کہتے کیا کہہ رہے ہین - مگر آخر کو معلوم ہوا - کہ حضرت ابو بکر نے جو آپ کے بیان کا مطلب سمجھا تھا وہ ہی صحیح تہا - اور اسی واسطے) رسول اللہ نے فرمایا کہ مسجد مین بجز ابو بکر کے اور کسی کا دروازہ نہ رہے کیونکہ مین جانتا ہون کہ صحابہ مین میرے نزدیک کوئی اون سے بہتر و افضل نہین ہے - اگر مین چاہتا کہ کسی کو اپنا خلیل بناؤن تو مین ابو بکر کو ہی اپنا خلیل بناتا - مگر اسلام کی اخوت کافی ہے اور یہ فضیلت اور درجہ اونکو مل چکا ہے -

۲۰۸ رسول اللہ کا اپنی موت کی خبر پہلے سے دینا اور تجہیز و تکفین کے طریق بتانا -

ابن سعود کہتے ہین کہ ہمارے نبی اور ہمارے حبیب نے اپنے انتقال کی خبر ہم کو ایک مہینا پیشتر بتا دی تھی - جب زمانہ فراق قریب آیا تو آپ نے ہم سب کو بی بی عائشہ کے حجرہ مین جمع کیا - اور ہم کو دیکھا - اور خوب گھور کر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا مرحبا بکم حیاکم اللہ رحمکم اللہ آواکم اللہ رفعکم اللہ وفقکم اللہ سلمکم اللہ قبلکم اللہ یعنی تمہین اللہ سے تقوی اور خوف کرنے کی وصیت کرتا ہون - اور اوسے تم پر اپنا خلیفہ کر کے تمہین اوسکے حوالہ کرتا ہون - خدا کی طرف سے مین تمہارے لیئے نذیر و بشیر تہا - تم کو چاہیئے کہ اللہ کے بندون اور اوسکے ملک مین کوئی سرکشی کا کام نہ کرو - کیونکہ اوس نے میرے لیئے اور تمہارے لیئے کہدیا ہے کہ یہ آخرت کا گھر ہم نے اون لوگون کے لیئے بنایا ہے جو دنیا مین سرکشی اور فساد نہین کرتے ہین

اور عاقبت متقیون کے لئے ہے۔

اِس کے بعد ہم نے عرض کیا۔ کہ آپ کا کب انتقال ہوگا۔ فرمایا۔ کہ زمانہ مفارقت نزدیک آگیا ہے اور قریب ہے کہ مین اللہ تعالیٰ کے پاس جاؤن۔ اور سدرۃ المنتھیٰ اور رفیق اعلیٰ اور جنت الماوےٰ میرا مسکن ہو۔ (رفیق اعلیٰ سے مراد انبیا اور صالحین ہین جو اعلیٰ علیئین مین رہتے ہین) پہر ہم نے پوچھا کہ آپ کو کون غسل دے۔ فرمایا میرے گھر والے۔ کہا آپ کو کفن کس چیز کا دین۔ فرمایا میرے کپڑون کا۔ یا سفید کپڑے کا (یعنی یا تو میرے کپڑون ہی مین جو مین پہنے ہون مجھ کو دفن کر دینا یا کوئی سفید کپڑا لیکر اوس کا کفن دینا) پہر ہم نے پوچھا کہ آپ پر نماز کون پڑہے (یعنی امام ہوکر نماز کون پڑہا سکے) فرمایا کہ اس کے بعد ٹھیر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمھاری مغفرت کرے۔ اور تمہارے نبی کی طرف سے تمہین اچھی جزا دے۔ پہر ہم سب رو پڑے اور آپ بہی رونے لگے۔ پہر فرمایا کہ مجھے تم ایک سریر پر رکھکر لیجاؤ اور میری قبر کے کنارہ رکھدو۔ پہر وہان سے ایک ساعت کے لئے باہر نکل جاؤ۔ تاکہ مجھ پر جبرئیل اسرافیل میکائیل اور ملک الموت وغیرہ ملائکہ نماز پڑہین۔ پہر تم لوگ فوج فوج ہوکر آؤ اور مجھ پر نماز پڑہو۔ اور تزکیہ اور شور سے مجھ کو ایذا نہ دینا۔ اور جو لوگ کہ میرے اصحاب سے یہان نہین ہین اون پر میرا سلام پہونچا دینا۔ اور جو لوگ میرے دین کا اتباع کرین اون سے بہی میرا سلام کہدینا۔

۲۰۹ رسول اللہ کا قلم دوات طلب کرنا پہر زبانی وصیت کر دینا۔

ابن عباس کہتے ہین پنجشنبہ کے دن اور پنجشنبہ کا دن کیسا تہا یہ کہتے ہی اون کے رخسارون پر آنسوؤن کی جہڑی لگ گئی رسول اللہ کی بیماری اور دکہ کو شدت ہوگئی اور فرمایا

دوات اور بیضا (یعنی کاغذ وغیرہ لکھنے کی چیز) لاؤ کہ مین تم کو ایک نوشتہ لکھدون جس سے میرے بعد تم کبھی ضلالت مین نہ پڑو گے - اس پر لوگ آپس مین منازعت کرنے لگے - حالانکہ یہ مناسب نہین ہے کہ نبی کے سامنے کوئی جھگڑا کرے وہ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلعم بیماری مین بہکی باتین کرتے ہین پہر لوگ بار بار آپ سے انہین باتون کا اعادہ کرنے لگے - اس سے آپ نے فرمایا - کہ مجھہ سے یہ باتین نہ کرو - مجھے وہ اچھی نہین لگتین - وہ ہی باتین میرے لئے اچھی ہین جن مین مین مشغول ہون (یعنی یاد آلہی مین مجھے مشغول رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے) پہر آپ نے (جو وصیت لکھنا چاہتے تھے اوس کے بجاے زبان سے ہی) فرمایا کہ جزیرہ عرب سے مشرکون کو نکالدیا جاے اور ایلچیون کی خاطر داری اوسیطرح سے کی جاے جیسی مین کیا کرتا تھا - اور تیسری بات آپ نے یا تو عمداً نہ کہی یا فرمایا کہ مین اوسے بہول گیا ہون (چونکہ یہ روایت ایسی ہے - کہ جس سے پوری تشفی نہین ہوتی - معلوم ہوتا ہے کہ ابن عباس نے کم عمری کے سبب سے پوری بات بیان نہین کی ہے - اس لئے اس پر کوئی راے نہین دیجا سکتی)

۲۱۰ عباس کا علی سے کہنا کہ رسول اللہ سے خلافت کے لئے سوال کرو۔

اور حضرت علی رسول اللہ کی بیماری کے زمانہ مین آپ کے پاس سے نکل کر باہر آئے لوگون نے پوچھا کہ رسول اللہ کیسے ہین - اونہون نے کہا الحمد للہ اچھے ہین - اس مین حضرت عباس نے اون کا ہاتھہ پکڑ لیا - اور کہا عبد العصا (یعنی تم ایسے ہو کہ ڈنڈے کے زور سے کام کرتے ہو - یہ لقب پیار کا ہے) تین روز کے بعد تم اکیلے رہ جاؤ گے اور رسول اللہ اس مرض مین وفات پا جائینگے اوس وقت مین جانتا ہون کہ بنی عبد المطلب

کے چہرون پر موت چہاجایئگی - رسول اللہ پاس جاؤ- اور اون سے پوچہو کہ یہ امر (خلافت) آپ کے بعد کس کے لیئے ہوگا- اگر ہم مین سے کسی کے لیئے ہوگا تو وہ ہمین بتادین گے اور اگر کسی اور کے لیئے ہوگا تو وہ ہمین بتادین گے- اور اگر کسی اور کے لیئے ہوگا تو وہ اوس کا حکم کردین گے - اور ہم کو کچہہ وصیت کردین گے (حضرت علی یقیناً یہ جانتے تہے کہ رسول اللہ ہمارے لیئے خلافت نہ دین گے- کیونکہ تمام عمر وہ آپ پاس رہے تہے اور اونہین معلوم تہا کہ رسول اللہ کا خیال اونکی عقل اور تحمل امور جلیلہ خلافت کی نسبت اچہا نہین ہے اس وجہ سے اونہون نے رسول اللہ سے اِسکا پوچہنا خلاف مصلحت تصور کیا اور حضرت عباس سے) کہا کہ اگر ہم نے یہ بات رسول اللہ سے پوچہی اور آپ نے انکار کر دیا (کیونکہ حضرت علی کے ذہن مین رسول اللہ کا انکار کرنا اِس لیئے یقینی تہا) تو پہر لوگ ہمین خلافت کا کام کبہی نہ دین گے- واللہ مین تو یہ بات رسول اللہ سے کبہی نہ پوچہون گا- وہ کہتے ہین کہ جس وقت دہوپ مین تیزی آئی ہے (یعنی کوئی دس بجے کا وقت تہا) تو رسول اللہ کا انتقال ہوگیا-

۲۱۱ اسما کا رسول اللہ کو ذات الجنب کی دوا دینا اور اسامہ کا رسول اللہ پاس آنا اور رسول اللہ کا آخرت کو اختیار کرنا-

بی بی عائشہ کہتی ہین- کہ ایک مرتبہ رسول اللہ بیہوش ہوگئے- بی بی اسما بنت عمیس نے کہا کہ آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہے- اگر آپ لوگ دوا (یعنی عود ہندی اور ورس (جو زعفران کی سی کوئی دوا ہوتی ہے) اور چند قطرہ زیتون کے ملاکر) اون کو پلادین تو بہت اچہا ہو- اونہون نے ایسا ہی کیا جب رسول اللہ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچہا کہ یہ مجہے تم نے کیون پلایا- اونہون نے کہا کہ ہمین خیال ہوا آپ کو ذات الجنب کا عارضہ ہوگیا ہے- آپ نے فرمایا کہ اللہ

اللہ تعالیٰ یہ بیماری مجھہ پر مسلط نہ کرے گا۔ پہر فرمایا کہ مکان مین جتنے آدمی ہین سب لوگ یہ دوا میرے سامنے پیئین ورنہ اندہے ہوجائین گے۔ عباس بہی اوس وقت موجود تہے چنانچہ سب نے وہ دوا پی۔

اسامہ کہتے ہین کہ جب رسول اللہ صلعم پر بہت نقاہت ہوگئی۔ تو مین اور میرے ہمراہی شہر کو آئے اور رسول اللہ کے پاس گئے۔ وہ اِس وقت خاموش تہے اور بول نہ سکتے تہے۔ مجہے دیکہکر آپ نے آسمان کو ہاتہہ اُٹہایا۔ اور پہر میرے اوپر رکہا۔ جس سے مین نے جان لیا کہ آپ مجہے دعا دیتے ہین۔

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ صلعم سے بارہا سنا تہا۔ کہ اللہ تعالے اپنے کسی نبی کی جان اوسوقت تک قبض نہین کرتا کہ اوسے اختیار نہ دیدے۔ (یعنی اوس سے یہ نہ کہدے کہ چاہے دنیا مین رہو اور چاہے میرے پاس چلے آؤ تمہین اختیار ہے۔ یہ اون کی تعظیم وتکریم کے لئے ہوتا ہے) وہ کہتی ہین کہ جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو مین نے جو بات اون کی زبان سے سنی وہ یہ تہی۔ کہ آپ فرماتے تہے رفیق اعلیٰ (یعنی مین رفیق اعلیٰ کو اختیار کرتا ہون) وہ کہتی ہین کہ اِس سے مین نے اپنے دل مین کہا۔ کہ واللہ وہ ہمین اختیار نہین کرتے اور مین جان گئی کہ اون کو اللہ تعالیٰ کے یہان سے اختیار دیا گیا۔ کہ چاہین جو مقام اختیار کرلین دنیا مین رہین یا ملاء اعلیٰ کو تشریف لیجاوین۔

۲۱۲ رسول اللہ کا حضرت ابوبکر کو نماز پڑہانے کے لئے حکم دینا۔

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہوگئی تو بلال نے آکر آپ کو نماز کے وقت سے اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگون کو نماز پڑہادین بی بی عائشہ کہتی ہین

مین نے رسول اللہ سے عرض کیا - کہ ابو بکر ایک بڑے رقیق القلب شخص ہین - جب وہ آپ کے مقام پر نماز پڑہانے کو کھڑے ہون گے تو ادن کی طاقت طاق ہوجاے گی - اور اس کا عمل ادن سے نہ ہوسکے گا - رسول اللہ نے مکرر پہر وہی فرمایا - کہ ابو بکر کو حکم دو وہ جاکر لوگون کو نماز پڑہائین - عائشہؓ کہتی ہین مین نے پہر وہی عرض کیا - تو رسول اللہ نے ازراہ غضب فرمایا - کیا تم بہی یوسف کی سی عورتین ہوگئین کہو ابو بکر سے کہ وہ لوگون کو نماز پڑہائین - تب حضرت ابو بکر آگے ہوئے - اور نماز پڑہانے لگے - جبہی اونہون نے نماز شروع کی ہے کہ اسی مین رسول اللہ کو اپنی بیماری مین کچہہ خفت معلوم ہوئی - اور دو آدمیون کے سہارے سے باہر نکلے - جب آپ ابو بکر کے قریب گئے - تو حضرت ابو بکر پیچہے ہٹ آئے - رسول اللہ نے اشارہ سے فرمایا - کہ اپنی جگہہ کھڑے رہو - اور رسول اللہ وہان جاکر بیٹہہ گئے - اور حضرت ابو بکر کے برابر بیٹہکر نماز پڑہنے لگے اس وقت ابو بکرؓ تو رسول اللہ کے پیچہے نماز پڑہتے تہے اور باور لوگ حضرت ابو بکر کے پیچہے نماز پڑہتے تہے - حضرت ابو بکر نے رسول اللہ کے اس مرض مین سترہ نمازین پڑہائین اور بعض کہتے ہین کہ تین روز تک نماز پڑہاتے رہے -

پہر رسول اللہ صلعم اوس روز صبح کی نماز کے وقت باہر تشریف لائے جس روز کہ آپ نے وفات پائی ہے اس سے لوگون کو ایسی خوشی ہوئی کہ گویا مارے خوشی کے بیتاب ہوئے جاتے تہے - رسول اللہ نے نمازین بہی ادن کی یہ خوشی دیکہکر تبسم کیا - اور خوش ہوئے - پہر آپ بہی مکان کو لوٹ آئے - اور لوگ بہی اپنے

اپنے گھرون کو چلے گئے۔ اونہون نے جانا کہ اب رسول اللہ کو آرام ہوگیا۔ حضرت ابوبکر بہی محلہ سنح کو چلے گئے جہان وہ رہا کرتے تھے۔

۲۱۴ رسول اللہ کی وفات بی بی عائشہ کی گود مین۔

بی بی عائشہ کہتی ہین کہ مین نے رسول اللہ کو آپ کے مرتے وقت دیکھا۔ آپ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا۔ آپ اوس پیالہ مین ہاتہہ ڈالتے اور پانی ہاتھہ مین لگاکر چہرہ کو لگاتے تہے۔ اور کہتے جاتے تہے کہ اے اللہ سکرات موت مین میری اعانت و مدد کر۔

وہ کہتی ہین۔ کہ آل ابوبکر مین سے کوئی شخص اندر آیا۔ اور اوس کے ہاتہہ مین مسواک تہی۔ رسول اللہ نے اوس کی طرف دیکھا۔ مین نے وہ مسواک اوس سے لے لی اور (مُنہ مین چبا کر) اوسے نرم کردیا۔ پہر مین نے وہ مسواک رسول اللہ کو دے دی۔ آپ نے وہ مسواک کی۔ اور پہر رکھدی۔ پہر آپ بہاری پڑ گئے (یعنی اپنا بوجہہ چہوڑ دیا) اوس وقت آپ میری گود مین تہے۔ وہ کہتی ہین کہ اوس وقت مین آپ کے چہرہ کو دیکھہ رہی تہی۔ کہ یکایک آپ کی نظر تاریک پڑ گئی۔ اوس وقت آپ کہہ رہے تہے "رفیق اعلیٰ" اِسی مین آپ کی روح قبض ہوگئی۔ جس وقت آپ نے وفات پائی تو اوس وقت آپ میرے سینے اور ہنسلی کے درمیان تہے۔ یہ میری نادانی اور حداثت سن کی بات تہی کہ رسول اللہ کی روح میری گود مین ہی قبض ہوئی۔ پہر جب مین نے جانا کہ آپ کی روح قبض ہوگئی تو مین نے آپ کا سر تکیہ پر رکھدیا۔ اور کہڑی ہوکر عورتون کے ساتھہ سینہ زنی کرنے اور مُنہ پیٹنے لگی۔

۴۲۱ بی بی فاطمہ سے رسول اللہ کی آخری باتین اور آپ کی موت کا دن

جب رسول اللہ صلعم کے مرض کو بہت شدت ہوگئی اور موت کے آثار آپ پر نمودار ہوگئے تو اوس وقت آپ کی یہ حالت تہی کہ آپ ہاتھہ مین پانی لیتے اور اپنے چہرۂ مبارک پر ملتے تہے (تاکہ بخار کی حرارت کم ہوجاے) اور کہتے رہتے واکرباہ (اف ری سختی و شدت) یہ سنکر بی بی فاطمہ کہتی تہین۔ واکربی بکربک یا ابتی (اے میرے باواجان تمہاری سختی سے مجہ پربہی سختی ہورہی ہے) رسول اللہ اسپر فرماتے بیٹی آج کے بعد پہر تیرے باپ پر کبہی سختی نہوگی۔ جب رسول اللہ نے بی بی فاطمہ کے جزع و فزع کی شدت کو دیکہا۔ تو اونہین اپنے پاس بلالیا۔ اور اون سے چپکے سے کچہہ کہا اِس سے وہ رونے لگین۔ پہر آپ نے اون سے چپکے سے اور کچہہ کہا۔ اِس سے وہ ہنس پڑین۔

جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوگیا تو اوس کے کچہہ دنون بعد بی بی عائشہ نے اون سے پوچہا کہ پہلے سرگوشی کرنے کے وقت تم رودیری تہین اور پہر ہنس گئی تہین اس کا کیا سبب تہا۔ بی بی فاطمہ نے کہا کہ پہلے آپ نے مجہہ سے کہا تہا کہ آپ کا انتقال ہونے والا ہے۔ اِس سے مین روگئی۔ اور پہر دوسری مرتبہ آپ نے فرمایا تہا کہ گہر والون مین سے مرنے کے بعد مین سب سے پہلے آپ سے جاکر ملون گی اِس سے مین ہنس پڑی تہی۔ اور یہ بہی اون سے لوگون نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے مجہہ سے دوسری مرتبہ فرمایا تھا کہ مین تمام نساء جنت کی سیدہ ہون اِس سے

مین ہنس گئی تھی۔

اور رسول اللہ کی وفات ربیع الاول کی بارہوین تاریخ دوشنبہ کے دن ہوئی تھی۔ اور اوس کے دوسرے روز دوپہر کو دفن ہوے تھے۔ اور بعض کہتے ہین کہ ربیع الاول کی اٹھائیس تاریخ دوشنبہ کے دن دوپہر کو آپ کی وفات ہوئی ہے۔